سنین اسلام

جس مین مختصر حال اسلام کی تاریخ اور علم کا اس تشریح کے
ساتھہ مندرج ہے کہ تاریخ عالم کے سلسلہ مین اسلام کی
تاریخ اور اوسکی علوم و فنون کس درجہ پر ہین

واسطی استفادہ مولویونکی

مولفہ

ڈاکٹر جی ڈبلیو لیٹنر صاحب پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور

بمدد مولوی کریم الدین ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس امرتسر

حصہ دوم

فتح بغداد سے زمانہ حال تک سواء مفصل تاریخ ہندوستان کے

مطبع انڈین پبلک اوپینین مین چھپا

سنہ ۱۸۷۶ع مطابق سنہ ۱۲۹۳ ہجری

اعلان

اس کتاب مین بہت غلطیان کاتب سے واقع ہوئی ہین اس
لیے ایک صحت نامہ اسکے آخر مین لگادیا ہے پڑہنے والے کو چاہیے
کہ وہ غلطیان پہلے درست کرلیوے فقط

فہرست مطالب سپینِ اسلام

حصہ دوم

سلاطین غرناطہ

سنہ ۱۳۲۵ع سے سنہ ۱۵۰۲ع تک
۷۲۵ ہجری ۹۰۷ ہجری تک

خاندان ایوبیہ کردیہ

خاندان ملوک ترکیہ

جو غلام دولت کردیہ کی گذرے ہیں

اطلاع

اس کتاب مین درمیان سنون بادشاہان اسلام کے جنکا ذکر اسمین آیا ہے کاتب سے بہت غلطیان واقع ہوئی ہین اگر کسی مقام پر درمیان سنون اس فہرست اور متن کتاب کے فرق ہو تو اس فہرست کے سنون کو صحیح سمجھین اور کتاب کے متن کو درست کرلیوین فقط

تبصرہ

سال ہجری پندرہوین یا سولہوین تاریخ ماہ جولائی سنہ ۶۲۲ء سے شروع ہوتا ہے اور شمار اسکا چاند کی حرکتون پر مقرر ہے اور سال عیسوی کا حساب سورج کی حرکتون پر منحصر ہے - اگر سنہ ہجری سے سنہ

عیسوی معلوم کرنا چاہو تو طریق اوسکا یہہ ہی کہ سنہ ہجری مین سے
فیصدی ۳ عدد منہا کرکے باقی ماندہ کو ۶۲۱،۵ مین جمع کرو
- یا سنہ ہجری کو ۰،۹۷ مین ضرب دیکر حاصلضرب کو ۶۲۱،۵ مین
جمع کرو ان دونون صورتون مین جو حاصل جمع آوی وہ سنہ عیسوی
مقصود ہوگا

فہرست اون بادشاہان اسلام کی جنہوں نے بعد فتح بغداد کے اور ملکون اور شہرون مین اسلام کو شایع کیا جنکا ذکر حصہ دوم سنین اسلام مین کیا گیا ہے

تعداد	نام بادشاہ یا حاکم کا	سن ہجری	سن عیسوی
	عہد اول حکام ہسپانیہ یا اندلس کا زمانہ		
۱	طارق ابن زیاد الصدفی	۹۲	۷۱۱
۲	موسی ابن نصیر البکری	۹۳	۷۱۲
۳	عبد العزیز ابن موسے	۹۲	۷۱۳ و ۷۱۴
۴	ایوب ابن حبیب اللہمی	۹۸	۷۱۶ و ۷۱۷
۵	الحار ابن عبد الرحمان	۹۹	۷۱۷ و ۷۱۸
۶	علصمہ ابن مالک الکلبی	۱۰۱	۷۱۹ و ۷۲۰
۷	عمبشہ ابن سہیم الکلبی	۱۰۲	۷۲۲ و ۷۲۳
۸	ہدیرہ ابن عبد الفہری	۱۰۵	۷۲۳ و ۷۲۴
۹	یحیی ابن سلمہ	۱۰۵	۷۲۳ و ۷۲۴

تعداد	نام	سنہ ہجری	سنہ عیسوی
۱۰	خدیفہ ابن العیاص	۱۰۶	۷۲۴ و ۷۲۵
۱۱	نادہیقا ابن الاحوص	۱۰۷	۷۲۵ و ۷۲۶
۱۲	الہیثم ابن عبید الکنعانی	۱۰۸	۷۲۶ و ۷۲۷
۱۳	محمد بن عبداللہ	لا اعلم	
۱۴	عبدالرحمن بن عبداللہ	۱۱۳	۷۳۱ و ۷۳۲

عہد دوسرا

خاندان بنی امیہ کی بادشاہ اندلس میں

تعداد	نام	سنہ ہجری	سنہ عیسوی
۱	عبدالرحمن بن معاویہ ابن مروان	۱۳۸	۷۵۵ و ۷۵۶
۲	ہشام اول ابن عبدالرحمن	۱۷۱	۷۸۹ و ۹۰
۳	ابوالعاص حکم اول بن ہشام	۱۸۰	۷۹۶ و ۷۹۷
۴	عبدالرحمن الثانی	۲۰۶	۸۲۱ و ۸۲۲
۵	محمد الاول ابن عبدالرحمن الثانی	۲۳۸	۸۵۲ و ۸۵۳
۶	منذر ابن محمد اول	۲۷۳	۸۸۸ و ۸۸۹

۷	عبداللہ ابن محمد اول	۲۷۵	۸۹۱ و ۸۹۰
۸	عبدالرحمن الثالث ابن محمد المقتول	۳۰۰	۹۱۳ و ۹۱۲
۹	حکم ثالث بن عبدالرحمن ثالث	۳۵۰	۹۶۳ و ۹۶۲
۱۰	ہشام ثانی المؤید باللہ ابن الحکم	۳۶۶	۹۷۶ و ۹۷۷
۱۱	عبدالملک مظفر بن وزیر منصور	۳۹۳	۱۰۰۳ و ۱۰۰۲
۱۲	عبدالرحمن ناصر	۳۹۶	۱۰۰۶ و ۱۰۰۵
	طوائف الملوک آزاد		
۱	معتضد باللہ اللخمی	۴۲۹	۱۰۳۹ و ۱۰۳۸
۲	ابوالقاسم محمد معتمد باللہ	″	″
	موراویون کا زمانہ		
۱	یوسف ابن تاشفین	۴۵۸	۱۰۶۵ و ۱۰۶۶
۲	علی ابن یوسف تاشفین	۴۹۹	۱۱۰۶ و ۱۱۰۵
۳	تاشفین بن علی	۵۳۲	۱۱۳۹ و ۱۱۳۸
	الموحدین		

۱	امیر المومنین عبد المومن الموحد	۵۲۴	۱۱۳۰ و ۱۱۲۹
۲	یوسف ابو یعقوب المنصور	۵۵۸	۱۱۶۳ و ۱۱۶۲
۳	محمد ابو عبد اللہ ناصر لدین اللہ	۵۹۵	۱۱۹۸ و ۱۱۹۹
۴	یوسف ثانی ابو یعقوب	۶۱۰	۱۲۱۳ و ۱۲۱۴
۵	ابو مالک عبد الوحید	۶۲۱	۱۲۲۴ و ۱۲۲۵
۶	المامون ابو علی	۶۲۴	۱۲۲۷ و ۱۲۲۸
۷	محمد الثانی	۶۷۲	۱۲۷۳ و ۱۲۷۵
۸	محمد ثالث ابو عبد اللہ	۷۰۱	۱۳۰۱ و ۱۳۰۲
۹	الناصر	۷۰۸	۱۳۰۷ و ۱۳۰۸
۱۰	اسمٰعیل بن فرج	۷۱۴	۱۳۱۴ و ۱۳۱۵

سلاطین غرناطہ

۱	محمد الرابع بن اسمٰعیل بن فرج	۷۲۵	۱۳۲۵ و ۱۳۲۶
۲	یوسف ابو الحجاز بن اسمٰعیل	۷۳۳	۱۳۳۳ و ۱۳۳۴
۳	محمد نجم ابن یوسف ابو الحجاز	۷۵۳	۱۳۵۱ و ۱۳۵۲

۴	اسمٰعیل دوم ابن یوسف	۷۶۰	۱۳۵۹و۱۳۶۰
۵	یوسف ثانی ابوعبید ابن محمد ثالث	۷۸۹	۱۳۸۷و۱۳۸۸
۶	محمد ششم	۷۹۹	۱۳۹۶و۱۳۹۷
۷	یوسف سوم	۸۱۲	۱۴۰۹و۱۴۱۰
۸	محمد ہفتم بن یوسف سوم	۸۲۳	۱۴۲۰و۱۴۲۱
۹	محمد ہشتم	۸۳۱	۱۴۲۷و۱۴۲۸
۱۰	یوسف چہارم ابن العمر	۸۳۵	۱۴۳۱و۱۴۳۲
۱۱	محمد نہم	۸۴۹	۱۴۴۵و۱۴۴۶
۱۲	محمد دہم	۸۵۱	۱۴۴۷و۱۴۴۸
۱۳	مولا علی ابوالحسین ابن محمد دہم	۸۷۰	۱۴۶۵و۱۴۶۶

مجمل حال اسلام کا افریقہ میں

۱	ابوبکر عمر ابن العاص	۱۷	۶۳۸
۲	احمد بن طولون	۲۵۶	۸۷۰و۸۶۹
۳	آل اخشیدیہ	۳۲۳	۹۳۵و۹۳۶

٤	خاندان فاطمیہ	٣٥٨	٩٦٩ و ٩٧٠
٥	خاندان ایوبے	٥٦٦	١١٧١ و ١١٧٢
٦	ملوک بہاریہ	٦٤٢	١٢٤٤ و ١٢٤٥
٧	قیصر روم	٩٢٣	١٥١٦ و ١٥١٧
٨	ابراہیم بن اغلب	٢٠٢	٨١٧ و ٨١٨
٩	حکام خاندان زیری ملک ٹونس	٣٦٧	٩٧١ و ٩٧٢
	بیان خلفاء مصر کا جو عباسی تھے		
١	المستنصر باللہ احمد بن الظاہر	٦٥٩	١٢٦١ و ١٢٦٢
٢	الحاکم بامر اللہ	٦٦٠	١٢٦٢ و ١٢٦٣
٣	المستکفی باللہ بن الحاکم	٧٠١	١٣٠١ و ١٣٠٢
٤	الواثق باللہ محمد المستمسک بن الحاکم	٧٤١	١٣٤٠ و ١٣٤١
٥	الحاکم بامر اللہ بن المستکفی	٧٤٢	١٣٤١ و ١٣٤٢
٦	المعتضد باللہ ابوبکر بن المستکفی	٧٥٦	١٣٥٥ و ١٣٥٦
٧	المتوکل علی اللہ محمد بن المعتضد	٧٦٦	١٣٦٥ و ١٣٦٦

۸	المعتصم باللہ ذکریا بن ابراہیم بن الحاکم	۸۰۸	۱۴۰۵	۱۴۰۶
۹	الواثق باللہ عمر بن المعتصم ابراہیم	۸۲۴	۱۴۲۱	۱۴۲۲ء
۱۰	المستعین باللہ بن المتوکل	۸۲۸	۱۴۲۵	۱۴۲۶ء
۱۱	المعتضد باللہ بن المتوکل	۸۳۳	۱۴۲۹	۱۴۳۰ء
۱۲	المستکفی باللہ بن المتوکل	۸۴۵	۱۴۴۱	۱۴۴۲ء
۱۳	القایم بامر اللہ بن المتوکل	۸۵۵	۱۴۵۱	۱۴۵۲ء
۱۴	المستنجد باللہ بن المتوکل	۸۵۹	۱۴۵۵	۱۴۵۶
۱۵	المتوکل علی اللہ ابو العز عبد العزیز	۸۸۴	۱۴۸۰	۱۴۸۱ء
۱۶	المستمسک باللہ یعقوب ابن المتوکل	۹۰۳	۱۴۹۷	۱۴۹۸ء
۱۷	المتوکل علی اللہ بن المستمسک باللہ یعقوب	۹۲۷	۱۵۲۱	۱۵۲۲ء
	خاندان فاطمیہ اسمٰعیلیہ			
۱	المعز لدین اللہ ابو تمیم معد	۳۴۰	۹۵۱	۹۵۲ء
۲	العزیز باللہ ابو المنصور نزار بن المعز	۳۶۵	۹۷۶	۹۷۷ء
۳	الحاکم بامر اللہ ابو علی منصور بن العزیز	۳۸۶	۹۸۸	۹۸۹ء

۴	الظاہر لاعزاز دین اللہ ابو الحسن علی بن الحاکم	۴۱۱	۱۰۲۰	۱۰۲۱و
۵	المستنصر باللہ ابو تمیم بن الظاہر	۴۲۱	۱۰۳۰	۱۰۳۱و
۶	المستعلی باللہ ابو القاسم احمد ابن المستنصر	۴۸۷	۱۰۹۴	۱۰۹۵و
۷	الآمر باحکام اللہ ابو علی منصور ولد المستعلی	۴۹۵	۱۱۰۲	۱۱۰۳و
۸	الحافظ لدین اللہ عبد المجید محمد	۵۲۴	۱۱۳۰	۱۱۳۱و
۹	الظافر باعداء اللہ اسمٰعیل بن الحافظ	۵۴۴	۱۱۴۹	۱۱۵۰و
۱۰	الفائز بنصر اللہ عیسٰے ولد الظافر	۵۵۹	۱۱۶۴	۱۱۶۵و
۱۱	العاضد بن اللہ بن یوسف بن الحافظ	۵۶۵	۱۱۶۹	۱۱۷۰و
	فرقہ حشاشین			
۱	حسن ابن صَبّاح حُمیری	۴۸۳	۱۰۹۲	۱۰۹۳و
۲	کیاہ بزرگ امید	۵۱۸	۱۱۲۴	۱۱۲۵و
۳	محمد ابن بزرگ امید	۵۳۲	۱۱۳۷	۱۱۳۸و
۴	حسن ثانی ابن محمد بن کیاہ بزرگ امید	۵۵۹	۱۱۶۴	۱۱۶۵و
۵	محمد ثانی ابن حسن	۵۶۳	۱۱۶۷	۱۱۶۸و

۶	جلال الدین ابن محمد ثانی	۵۹۷	۱۲۰۱	و ۱۲۰۲
۷	علاء الدین ابن محمد ابن جلال الدین	۶۰۸	۱۲۱۱	و ۱۲۱۲
۸	رکن الدین ابن علاء الدین	۶۵۱	۱۲۵۳	و ۱۲۵۴

خاندان ایوبیہ کردیہ

۱	ملک الناصر صلاح الدین یوسف ابن ایوب	۵۶۴	۱۱۶۸	و ۱۱۶۹
۲	ملک العزیز عثمان بن صلاح الدین	۵۸۹	۱۱۹۲	و ۱۱۹۳
۳	الملک المنصور محمد بن عثمان	۵۹۵	۱۱۹۹	و ۱۲۰۰
۴	الملک العادل سیف الدین ابوبکر بن ایوب	۵۹۶	۱۲۰۱	و ۱۲۰۲
۵	الملک الکامل محمد ابن العادل	۶۰۷	۱۲۱۰	و ۱۲۱۱
۶	الملک العادل ابوبکر ابن الکامل	۶۲۷	۱۲۳۰	و ۱۲۳۱
۷	الملک الصالح ایوب نجم الدین	۶۲۹	۱۲۳۲	و ۱۲۳۳
۸	ملک المعظم توران شاہ ابن الصالح	۶۳۹	۱۲۴۱	و ۱۲۴۲
۹	ملکہ شجرۃ الدر کنیز ملک صالح	〃		〃
۱۰	ملک الاشرف موسیٰ بن یوسف	۶۴۰	۱۲۴۲	و ۱۲۴۳

خاندان ملوک ترکیہ جو غلام دولت گردیہ کے گذرے ہیں

۱	ملک المعز عز الدین ایبک ترکمانی	٦٥٣	١٢٥٥	و ١٢٥٦
۲	ملک المنصور علی ابن المعز	٦٥٥	١٢٥٧	و ١٢٥٨
۳	ملک مظفر قطز المعزی	٦٥٧	١٢٥٩	و ١٢٦٠
۴	ملک الظاہر رکن الدین بیبرس	٦٥٨	١٢٦٠	و ١٢٦١
۵	ملک السعید محمد ناصر الدین برکتہ الله	٦٧٥	١٢٧٦	و ١٢٧٧
٦	ملک العادل بدر الدین سلامش	٦٧٥		//
۷	ملک المنصور الفی قلاوون الصالحی	٦٧٥		//
۸	ملک الاشرف صلاح الدین خلیل	٦٨٩	١٢٨٧	و ١٢٨٨
۹	ملک الناصر محمد بن قلاوون	٦٨٩	١٢٩٠	و ١٢٩١
۱۰	ملک العادل کتبغا المنصوری	٦٩٦	١٢٩٧	و ١٢٩٨
۱۱	ملک المنصور حسام الدین لاجین المنصوری	٦٩٨	١٢٩٩	و ١٣٠٠
۱۲	ملک المظفر رکن الدین بیبرس	٧٠٠	١٣٠٠	و ١٣٠١

۱۳	ملک المنصور ابوبکر ولد الناصر	۷۰۱	۱۳۰۱	و ۱۳۰۲
۱۴	ملک الاشرف کجک ولد الناصر	۷۰۲	۱۳۰۲	و ۱۳۰۳
۱۵	ملک الناصر احمد ولد الناصر محمد	۷۴۲	۱۳۴۱	و ۱۳۴۲
۱۶	ملک الصالح اسمٰعیل ابوالفدا بن الناصر محمد	۷۴۵	۱۳۴۴	و ۱۳۴۵
۱۷	ملک الکامل شعبان ولد الناصر محمد	۷۴۶	۱۳۴۵	و ۱۳۴۶
۱۸	ملک المظفر حاجی ولد الناصر محمد	۷۴۷	۱۳۴۶	و ۱۳۴۷
۱۹	ملک الناصر حسن ولد الناصر محمد	۷۴۸	۱۳۴۷	و ۱۳۴۸
۲۰	ملک الصالح صالح ولد الناصر محمد	۷۵۹	۱۳۵۸	و ۱۳۵۹
۲۱	ملک المنصور محمد بن حاجی ولد الناصر محمد	۷۶۵	۱۳۶۴	و ۱۳۶۵
۲۲	ملک الاشرف شعبان حسین بن الناصر محمد	۷۶۸	۱۳۶۸	و ۱۳۶۹
۲۳	ملک المنصور علی بن الاشرف شعبان	۷۸۳	۱۳۸۱	و ۱۳۸۲
۲۴	ملک الصالح حاجی بن الاشرف شعبان	۷۸۹	۱۳۸۷	و ۱۳۸۸
۲۵	ملک الظاہر برقوق	۷۹۲	۱۳۹۰	و ۱۳۹۱
۲۶	ملک الناصر فرج ابوالسعادات بن برقوق	۸۰۹	۱۴۰۶	و ۱۴۰۷

۲۷	ملک المنصور عبد العزیز بن برقوق	۸۱۵	۱۴۱۲	و۱۴۱۳
۲۸	ملک المؤید ابو النصر شیخ المحمودی الظاہری	۸۱۶	۱۴۱۳	و۱۴۱۵
۲۹	ملک المظفر احمد ابو السعادات ابن المؤید	۸۲۴	۱۴۲۱	و۱۴۲۲
۳۰	ملک الظاہر ططر ابو الفتح	۸۲۴	۱۴۲۲	و۱۴۲۳
۳۱	ملک الصالح محمد بن ططر	۸۲۴	۱۴۲۲	و۱۴۲۳
۳۲	ملک الاشرف ابو النصر برسبائی دقماقی	۸۲۵	۱۴۲۲	و۱۴۲۳
۳۳	ملک عبد العزیز ابو المحاسن یوسف ابن الاشرف	۸۴۱	۱۴۳۷	و۱۴۳۸
۳۴	ملک الظاہر ابو سعید علی جقمق العلائی ابن اینال	۸۴۲	۱۴۳۸	و۱۴۳۹
۳۵	ملک المنصور عثمان ابو السعادات ولد ابو سعید	۸۵۷	۱۴۵۳	و۱۴۵۴
۳۶	ملک الاشرف ابو النصر اینال العلائی الناصری	۸۵۷	۱۴۵۳	و۱۴۵۴
۳۷	ملک المؤید احمد ابو الفتح ولد الاشرف ابو النصر	۸۶۵	۱۴۶۱	و۱۴۶۲
۳۸	ملک الظاہر ابو سعید خوشقدم	״		״
۳۹	ملک الظاہر ابو سعید بلبائی العلائی	۸۷۲	۱۴۶۷	و۱۴۶۸
۴۰	ملک الظاہر ابو سعید تمربغا	۸۷۲		״

۴۱	ملک الاشرف ابو النصر قایتبائی الظاہری	۸۷۲	〃	
۴۲	ملک الناصر محمد ابو السعادات ولد قایتبائی	۹۰۴	۱۴۹۶	۱۴۹۸ و
۴۳	ملک الاشرف قانصوہ مولی قایتبائی	۹۰۵	۱۴۹۹	۱۵۰۰ و
۴۴	ملک الظاہر ابو سعید قانصوہ ماموں الناصر کا	٠	٠	٠
۴۵	ملک الاشرف جنبلاط	٠	٠	٠
۴۶	ملک العادل سیف الدین طومان بائی	٠	٠	٠
۴۷	ملک الاشرف قانصوہ الغوری	۹۲۲	۱۵۱۶	۱۵۱۷ و
۴۸	ملک الاشرف طومان بائی بن اخی الغوری	〃	〃	

خاندان عثمانیہ کا بیان

۱	عثمان غازی	۶۹۹	۱۶۹۹	۱۳۰۰ و
۲	ارخان ولد عثمان خان غازی	۷۲۷	۱۳۲۷	۱۳۲۸ و
۳	سلطان مراد خان ابن ارخان	۷۶۲	۱۳۶۱	۱۳۶۲ و
۴	سلطان بایزید یلدرم	۷۹۱	۱۳۸۹	۱۳۹۰ و
۵	سلیمان اول	۸۰۵	۱۴۰۲	

۶	محمد خان	۸۱۶	۱۴۱۳
۷	مرادخان ثانی	۸۲۴	۱۴۲۱
۸	سلطان محمد خان ثانی	۸۵۵	۱۴۵۰
۹	بایزید ثانی	۸۸۶	۱۴۸۱
۱۰	سلطان سلیم خان اول	۹۱۸	۱۵۱۲
۱۱	سلطان سلیمان خان ثانی	۹۲۶	۱۵۲۰
۱۲	سلیم الثانی ولد سلیمان	۹۷۴	۱۵۶۶
۱۳	مرادخان ثالث بن سلیم خان ثانی	۹۸۲	۱۵۷۴
۱۴	محمد خان ثالث ولد مراد	۱۰۰۳	۱۵۹۵
۱۵	احمد اول بن محمد خان	۱۰۱۲	۱۶۰۳
۱۶	سلطان مصطفےٰ اول بھائی احمد کا	۱۰۲۶	۱۶۱۷
۱۷	عثمان ثانی بن احمد اول	”	۱۶۱۸
۱۸	سلطان مرادخان الرابع بن احمد اول	۱۰۳۲	۱۶۲۳
۱۹	ابراہیم بن احمد	۱۰۴۹	۱۶۴۰

٢٠	محمد الرابع بن ابراہیم المقتول	١٠٥٩	١٦٤٩
٢١	سلیمان خان ثالث بن ابراہیم	١٠٧٢	١٦٦٢
٢٢	احمد ثانی بن ابراہیم	١١٠٢	١٦٩١
٢٣	مصطفےٰ خان ثانی ولد محمد خان رابع	١١٠٦	١٦٩٤
٢٤	احمد ثالث بن محمد	١١١٦	١٧٠٣
٢٥	محمد خامس بن مصطفےٰ ثانی یعنی محمود اوّل	١١٣٨	١٧٢٦
٢٦	عثمان ثالث بن مصطفےٰ ثانی	١١٦٧	١٧٥٤
٢٧	مصطفےٰ خان ثالث بن احمد	١١٧١	١٧٥٨
٢٨	سلطان عبدالمجید خان بن احمد ثالث	١١٨٧	١٧٧٤
٢٩	سلیم ثالث بن سلطان مصطفےٰ ثالث	١٢٠٣	١٧٨٧
٣٠	مصطفےٰ رابع بن عبدالحمید	١٢٢٢	١٨٠٧
٣١	محمود الثانی بن عبدالحمید	١٢٢٣	١٨٠٩ و ١٨١٠
٣٢	سلطان عبدالمجید خان ابن سلطان محمود	١٢٥٥	١٨٣٩ و ١٨٤٠
٣٣	سلطان عبدالعزیز خان قیصر روم	١٢٧٧	١٨٦١ و ١٨٦٢

خاندان سلجوق

۱	ابو طالب محمد روشن الدین طغرل بیگ	۴۲۹	۱۰۳۸	
۲	الپ ارسلان	۴۵۵	۱۰۶۳	و ۱۰۶۳
۳	ملک شاہ معز الدین ابو الفتح بن الپ ارسلان	۴۶۵	۱۰۷۳	
۴	برقیارق ابن ملک شاہ سلجوقی	۴۸۶	۱۰۹۳	و ۱۰۹۵
۵	مالک شاہ	۴۹۶	۱۱۰۳	و ۱۱۰۴

ملک فارس

۱	یعقوب بن الیاس	۲۵۴	۸۶۸	
۲	عمر بہائی یعقوب کا	۲۸۷	۹۰۰	
۳	خاندان سامانی	۲۸۷	۹۰۰	
۴	خاندان بویہ	۳۳۷	۹۳۶	و ۹۳۸
۵	خاندان غزنوی	۳۷۳	۹۸۳	..
۶	خاندان سلجوق سے طغرل بیگ	۴۳۱	۱۰۴۰	
۷	ملک سنجر	۳۶۵	۱۰۰۲	و ۱۰۷۳

۸	طغرل سوم	۵۹۰	۱۱۹۳	و ۱۱۹۴
۹	سلاطین خوارزمیہ	"	"	
۱۰	محمد جانشین تکش	۶۱۴	۱۲۱۷	و ۱۲۱۸
۱۱	جلال الدین بن محمد	۶۱۷	۱۲۲۰	و ۱۲۲۱
۱۲	چنگیز خان	۶۲۷	۱۲۳۰	و ۱۲۳۱
۱۳	ہلاکو خان	۶۵۶	۱۲۵۸	و ۱۲۵۹
۱۴	اباقاآن بن ہلاکو خان	۶۶۳	۱۲۶۴	و ۱۲۶۵
۱۵	کیخاتو	۶۸۰	۱۲۸۲	و ۱۲۸۳
۱۶	غازان	۶۹۵	۱۲۹۵	و ۱۲۹۶
۱۷	الجایتو خان عرف خدابندہ	۷۰۲	۱۳۰۲	و ۱۳۰۳
۱۸	ابوسعید بہادر بن الجایتو خان	۷۱۵	۱۳۱۵	و ۱۳۱۶
۱۹	تیمور	۷۸۵	۱۳۸۳	و ۱۳۸۴
۲۰	خاندان صفوی	۹۱۹ سے ۱۱۴۸ تک	۱۵۱۳ عیسوی سے ۱۷۳۵ تک	
۲۱	نادر شاہ افغان	۱۱۴۸	۱۷۳۵	و ۱۷۳۶

۳	کریم خان زند	۱۱۹۰	۱۷۵۹ و ۱۷۷۵
	خاندان قاچار		
۱	آغا محمد شاہ قاچار	۱۲۱۰	۱۷۹۶ و ۱۷۹۵
۲	فتح علی شاہ قاچار	۱۲۱۲	۱۷۹۶ و ۱۷۹۷
۳	محمد شاہ قاچار	۱۲۵۰	۱۸۳۵ و ۱۸۳۴
۴	ناصر الدین شاہ قاچار	۱۲۶۴	۱۸۴۹ و ۱۸۴۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اطلاع

یہہ بات سبکو معلوم ہی کہ مذہب اسلام نی عرب سی ظہور پاکر اپنی قرب وجوار کی
شہرون مین شیوع پایا پہ اس مین بہی کچہہ شک نہین ہے کہ اسلام
کی سلطنت دیار عرب مین زیادہ پہیلی یورپ اور چند بلاد افریقہ مین
تہوڑے عرصہ تک رہی مگر ایران خراسان - توران - افغانستان
ہندوستان ان ملکون مین اسکو بہت قیام ہوا اگر بنظر غور ملاحظ
کیجئی تو حکومت اسلامیہ کا زور وشور (۶۲۴) برس تک بڑی دہوم
دہام سے رہا کیونکہ درمیان ۶۵۶ ہجری ۱۲۵۸ء کے خلفا کا نام بہی جاتا رہا تہا
پس اُسی دن سے اس سلطنت عربیہ کا خاتمہ سمجہنا چاہئی اسلئی کہ حکومت
غیر قوم مین چلی گئی اُسی دن سے بنیاد پادشاہت اور سلطنت
غیر قوم کی قایم ہوئی اور حکومت اسلامیہ اپنے ملک کے لوگون مین

۶۵۶ھ — ۱۲۵۸ء

نہ رہی ✤

پس اب اسباب کی تحقیق کرنی مناسب ہے کہ حکومت اسلامیہ کا دورہ کس قوم کے لوگون مین ہوا اور بعد خلفاء عباسیہ کی جنکا حال مختصر پہلی جلد اس کتاب مین لکھا گیا ہے کون لوگ بادشاہ ہوی وہ قوم ترک تھی تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ بادشاہان خاندان ظاہریہ جو خراسان کے حکمران ہوے سب ترک تھے

ادہر خاندان سامانیہ کو دیکھو جنکی علم کا پھریرہ تمام ایران - خراسان ترکستان پر لہراتا تھا اور جنکی عہد سلطنت مین بڑے بڑے عالم صاحب تصانیف گذری ہین وہ بھی قوم ترک سی تھی - دیلم اور آل بونہ بھی ترک تھی انکی زمانہ مین اچھے اچھے شاعر اور عالم فاضل صاحب تصانیف جلیلہ ہو گذرے ہین - قوم سلجوق بھی ترک ہی تھی جنھون نی قسطنطنیہ تک جاکر دوبارہ اسلام کا نام روشن کیا اور خلیفہ وقت کو ہمیشہ باغی سرکشون سے بچاتی رہے - اب کابل اور افغانستان کی طرف دیکھئی تو سبکتگین بانی سلطنت غزنی بھی ترک ہی تھا اُسکی سلطنت کی عظمت شان

اظہر من الشمس ہے اُسکی قدوم میمنت لزوم سے اسلام کی بنیاد
ہندوستان مین پڑی۔

خاندان خوارزم شاہی کے بادشاہ بھی ترک ہی تھے۔ خاندان
عثمانیہ جس خاندان کا بادشاہ خلیفۃ الروم اسوقت تک
کہلاتا ہے اور جنمین سے محمدؐ ثانی ایسا صاحب حوصلہ اور شجاع
بادشاہ ہوا کہ لاکھون آدمیونکی فوج لیکر قسطنطنیہ پر چڑھ گیا
اور اُسکو فتح کرکے آج تک یوروپ مین اسلام کا جھنڈا قایم
رکھا ترک ہی تھا۔

خاندان قاچار یعنے ایران کے بادشاہ سب ترک ہی تھے۔
بخارا۔ خوارزم۔ کوکان۔ کاشغر۔ وغیرہ مین ترک ہی
بادشاہ ہین ان سب پادشاہون کا حال مختصراً اِس حصہ دوم
مین لکھا جاے گا

مگر چند خاندان جنکی سبب سلطنت اسلامیہ نے بر اعظم افریقہ
اور یوروپ مین اپنا خوب زور دکھلایا وہ لوگ ترک

تہ تھی اور چونکہ اُنکا زمانہ بھی قریب یا درمیان زمانہ سلطنت عباسیہ
کے تھا اسلیئے اُنکا بیان اس کتاب مین مقدم لکھنا واجب
جانکر اونکے عہد سلطنت کی تقسیم اس طور پر
کی گئی +

۱ حکام ہسپانیہ یا اندلس کے سنہ ۷۱۱ء ۹۲ھ سے سنہ ۷۵۶ء ۱۳۷ھ تک
۲ خاندان بنی اُمیّہ کی پادشاہ اندلس مین سنہ ۷۵۶ء ۱۳۸ھ سے سنہ ۱۰۳۸ء ۴۲۹ھ تک
۳ طوایف الملوک آزاد کا عہد سنہ ۱۰۳۸ء ۴۲۹ھ سے سنہ ۱۲۳۸ء ۶۳۵ھ تک

اس تیسری عہد کی پادشاہون مین دو فرقہ نامی گذرے ہین جنکی عہد سلطنت
کی تفصیل یہہ ہے

اول... المرابطی .... سنہ ۱۰۵۸ء ۴۵۰ھ سے سنہ ۱۱۴۷ء ۵۴۲ھ تک
دوم... الموحدین .... سنہ ۱۱۴۷ء ۵۴۲ھ سے سنہ ۱۳۲۵ء ۷۲۵ھ تک
۴... سلاطین غرناطہ .... سنہ ۱۳۲۵ء ۷۲۵ھ سے سنہ ۱۵۷۱ء ۹۷۸ھ تک
۵... مجمل حال حکام افریقہ کا ... سنہ ۸۶۹ء ۲۵۶ھ سے لیکر سنہ ۱۰۵۶ء ۴۴۵ھ تک

تشریح

مُوْرْ اُن عربون کو کہتے ہین جنھون نے ملک ہسپانیہ کو آٹھوین صدی عیسوی مین فتح کیا اور پندرہوین صدی کے آخر تک اوسپر قابض رہے ہسپانیہ اور فرانس کے مورخون نے اُنکے مختلف لقب اپنی کتابون مین لکھے ہین بعضون نے سَرَاْقِینی (مشتق شرقین سے) بعضون نے اگرینی یعنے اولاد اگر کی بعض اونکو اسمٰعِلِاَئِیْٹِی یعنے اولاد اسمٰعیل کی اور بعض شایستہ مصنفون نے انکو اَرَیْبِین لقب دیا ہے پر سب سے بہتر اور عام لقب اونکا مُوْرْ ہے کیونکہ وہ لوگ اُس حصہ افریقہ سے اس ملک مین آئے تھے جسکو رومن لوگ مَارِیْٹِینِیَہ کہتے ہین اسواسطے وہ مُوْرْ کھلائے ۵۳ برس بعد وفات پیغمبر خدا کی بلکہ بعد فتح کرنے ایشیا کے سرسبز ملکون کے عربون نے برِ اعظم افریقیہ پر حملہ کیا بارقہ اور مَارِمِیکا کی

جنگل جہان پر رومن فوج سے سخت مقابلہ ہوا تھا بالکل تاراج
اور برباد ہو گئے کارتھیج جو اسوقت مین پایہ تخت افریقہ کا
تھا خاک مین ملا یا گیا - بعد لڑائی چالیس برس کے جو برابر جاری
رہی افریقہ مین بلادِ ھرکیولیز سے لیکر سوڈان کی آخری
حد تک ان فتح مند عربون کے قانون جاری ہوگئے اور سب
رعایا وھان کی تابع اور مطیع شرع محمدیؐ کی ہو گئی پر وہ لوگ
ان فتوحات پر بھی قانع نہوئے بلکہ اُنکے دلی جنگی جوش نے
جو کہ ہر ایک نئی فتح سے قوی تر ہوتا جاتا تھا بعد اسکے کہ افریقہ پر اُنکا
اچھی طرح سے تسلط ہو گیا ایسا اُنکو اکسایا کہ ھسپانیہ پر اُنکو چڑھا لیا
اُنھون نے اُسپر بھی حملہ کر کے فتح پائی •

اصلی باعث اسکا کہ یہہ عرب لوگ کس طرح یورپ کے بر اعظم
مین جا پھنچے روایات کی تاریکی مین چھپا ہوا ہے یہہ بات درست
ہے کہ اُس ملک کی تواریخین ایک عرصہ سے جل گئے ہین جو کچھ بچی ہین
اُنمین کھین کھین سے یہہ اشارہ نکلتا ہے کہ امیر خولیین نے

اس ملک پر حملہ کرنے کے واسطے ان عربون کو پوشیدہ لکھکر بلایا
تھا لیکن ثبوت اسکا کسی اچھی تواریخ سے اچھی طرح پر نہین
ہوتا اسلیے متاخرین نے اُسکو جھوٹ سمجھ کر رد کر دیا ہے
پس سوا اسکے اور کچھ نہین ہے کہ اس ملک کا اچھے موقع پر آباد
ہونا اور اُسکی آب و ہوا کی خوبی جو عوام الناس کی زبان پر مشہور
تھی اور مختلف اقوام بربر کی خواہش اجو ہر طرح عربون کے
جھنڈون کے نیچے جمع ہو جایا کرتے تھے اور وہ نا اتفاقی
جو کانتھلک کی حکومت مین پڑی ہوئی تھی اور یہودیون کا خواہان
مدد کا ہونا جو راڈرک کے بزرگون کے عہد سے ظلم اٹھاتے
اور بیرحمی سے سلوک کیے جاتے تھے بیشک اُن باعثون مین سے
ہین جو عربون کو ہسپانیہ پر چڑھا لائے ۔

۹۔ ۳۰ تاریخ ماہ اپریل ۷۱۱ء مطابق ماہ رجب ۹۲ھ کے ایک ۷۱۱ء
شخص مسمی طارق غلام معتق موسیٰ ابن نصیر حاکم عربی افریقیہ
کا تھوڑی سی جماعت اپنی متبعین کی ساتھ لیکر کبلپے

پہاڑکی نیچے آ اوترا جوکہ اُسکے نام سے جَبَل اُلطارق جسکو
انگریزی مین جبرالٹر کہتے ہین مشہور ہوگیا اُسکے اوترنے
کے دو مہینے بعد ایک مشہور لڑائی گاڈیلٹی کے کنارہ پر
ہوئی جس لڑائی نے کاتہک کی سلطنت کی بیخ و بنیاد ہسپانیہ
سے اوکہیڑ ڈالی کارڈوا گرناڈا - جاین - ملیگا - ٹالیڈ و
(جوکہ اُسوقت مین ہسپانیہ کا دار السلطنت تہا یا) تو جلد تر مفتوح
ہوگئے یا وہان کے باشندون نے خود ہی دروازہ اُنکے کہولدئے
تہے موسیٰ ابن نصیر مالک طارق کا بہی ایک بہاری فوج افریقہ
سے لیکر الجسیرا ز پر آ پہنچا اُسکے پہنچنے سے پہلے ہی
طَارِق نے بڑے بڑے دولتمند شہر اور وسیع صوبے
ہسپانیہ کے فتح کر کے اپنے قبضہ مین کر لئے تہے موسیٰ نے
آتے ہی تمام ملک سواے استودی اس پہاڑ کی گہاٹیون
کے ایسے جلد تر فتح کر لئے جیسے عربون کی فتح کی خاصیت
مشہور ہے ؞

تشریح

مُورز اُن عربون کو کہتے ہین جنھون نے ملک ہسپانیہ کو آٹھوین
صدی عیسوی مین فتح کیا اور پندرہوین صدی کے آخر
تک اوسپر قابض رہے ہسپانیہ اور فرانس کے مورخون
نے اُنکے مختلف لقب اپنی کتابون مین لکھے ہین بعضون نے
سراسینی (مشتق شرقین سے) بعضون نے اگرینی
یعنے اولاد ہاگر کی بعض اونکو اسمٰعیلائٹ یعنے اولاد
اسمٰعیل کی اور بعض شایستہ مصنفون نے اُنکو اربین لقب دیا ہے
پر سب سے بہتر اور عام لقب اونکا مُورز ہے کیونکہ وہ لوگ اُس
حصہ افریقہ سے اس ملک مین آئے تھے جسکو رومن لوگ
مارٹینیہ کہتے ہین اسواسطے وہ مُورز کھلائے ۵۳ برس بعد
وفات پیغمبر خدا کی بلکہ بعد فتح کرنے ایشیا کے سرسبز ملکون کے
عربون نے برِّ اعظم افریقہ پر حملہ کیا بادقّت اور مارٹینیا کو

جنگل جہان پر رومن فوج سے سخت مقابلہ ہوا تھا بالکل تاراج
اور برباد ہوگئے کارتھیج جو اُسوقت مین پایۂ تخت افریقہ کا
تھا خاک مین ملایا گیا۔ بعد لڑائی چالیس برس کے جو برابر جاری
رہی افریقہ مین بلز ہرکیولیز سے لیکر سوڈان کی آخری
حد تک ان فاتح عربون کے قانون جاری ہوگئے اور سب
رعایا وھان کی تابع اور مطیع شرع محمدی کی ہوگئی پر وہ لوگ
ان فتوحات پر بھی قانع نہوئے بلکہ اُنکے دلی جنگی جوش نے
جو کہ ہر ایک نئی فتح سے قوی تر ہوتا جاتا تھا بعد اسکے کہ افریقہ پر اُنکا
اچھی طرح سے تسلط ہوگیا ایسا اُنکو اوکسایا کہ ھسپانیہ پر اُن کو چڑہایا
اُنھون نے اُسپر بھی حملہ کرکے فتح پائی ٭

اصلی باعث اسکا کہ یہہ عرب لوگ کس طرح پر یوروپ کے براعظم
مین جا پہنچے روایات کی تاریکی مین چھپا ہوا ہے یہہ بات درست
ہے کہ اُس ملک کی تواریخین ایک عرصہ سے جل گئے ہین جو کچھ بچی ہین
اُنمین کہین کہین سے یہہ اشارہ نکلتا ہے کہ امیر حولیین نے

اس ملک پر حملہ کرنے کے واسطے ان عربون کو پوشیدہ لکھکر بلایا
تھا لیکن ثبوت اسکا کسی اچھی تواریخ سے اچھی طرح پر نہین
ہوتا اسلئے متاخرین نے اُسکو جھوٹ سمجھکر رد کر دیا ہے
پس سوا اسکے اور کچھ نہین ہے کہ اس ملک کا اچھے موقع پر آباد
ہونا اور اُسکی آب و ہوا کی خوبی جو عوام الناس کی زبان پر مشہور
تھی اور مختلف اقوام بربر کی خواہش (جو ہر روز عربون کے
جھنڈون کے نیچے جمع ہو جایا کرتے تھے) اور وہ نا اتفاقی
جو کا تھلک کی حکومت مین پڑی ہوئی تھی اور یہودیون کا خواہان
مدد کا ہونا جو راڈرک کے بزرگون کے عہد سے ظلم اٹھاتے
اور بیرحمی سے سلوک کئے جاتے تھے بیشک اُن باعثون مین سے
ہین جو عربون کو ہسپانیہ پر چڑھا لائے ۔

۳۰ تاریخ ماہ اپریل سنہ ۷۱۱ء مطابق ماہ رجب سنہ ۹۲ھ کے ایک
شخص مسمی طارق غلام معتق موسی ابن نصیر حاکم عربی افریقیہ
کا تھوڑی سی جماعت اپنی متبعین کی ساتھ لیکر کہ جبلی

سنہ ۹۲ھ
سنہ ۷۱۱ء

پھاڑکی نیچے آ اوترا جوکہ اُسکے نام سے جَبَلُ الطارق جسکو
انگریزی مین جبرالٹر کھتے ہین مشہور ہوگیا اُسکے اوترنے
کے دو مھینے بعد ایک مشہور لڑائی گاڈیلٹی کے کنارہ پر
ہوئی جس لڑائی نے کاتھلک کی سلطنت کی بیخ و بنیاد دھسیانیہ
سے اوکھیڑ ڈالی کارڈوا گرنداڈا - جاین - ملیگا - تالیڈ و
(جوکہ اُسوقت مین ھسپانیہ کا دارالسلطنت تھا یا) تو جلد تر مفتوح
ہوگئی یا دھان کے باشندون نے خود ہی دروازہ اُنکی کھولدئے
تھے موسٰی ابن نصیر مالک طارق کا بھی ایک بھاری فوج افریقہ
سے لیکر الجسیرا ز پر آپھنچا اُسکے پھنچنے سے پہلے ہی
طارِق نے بڑے بڑے دولتمند شہر اور وسیع صوبے
ھسپانیہ کے فتح کرکے اپنے قبضہ مین کرلئے تھے مُوسٰی نے
آتے ہی تمام ملک سواے استو دی اس پھاڑ کی گھاٹیان
کے ایسے جلد تر فتح کرلئے جیسے عربون کی فتح کی خاصیت
مشہور ہے ❖

عہدِ اوّل

حکّامِ ہسپانیّہ کا زمانہ

سنہ ۹۲ھ/۷۱۱ء سے لیکر سنہ ۱۳۸ھ/۷۵۶ء تک

بعد فتح ہونے ملک ہسپانیہ کے ۴۵ برس تک یہہ دستور رہا کہ اِس ملک پر امیر لوگ حاکم مقرر ہوتے تھے یہہ حکام ماتحت وزرا افریقہ کی رہتی تہی اکثر اونمین سے بسبب قدرت اور اختیار مسلمانون کے یا فوج کی مرضی پر مقرر ہوا کرتے تھے وہ حکام ۲۲ گذرے ہین اونمین سب سے اول طارق ابن زیاد الصّدفی اول فتح مند اور مظفر اور اُسکا مالک موسیٰ ابن نصیر البکری جنہی ہسپانیہ مین پہنچکر درمیان سنہ ۹۳ھ/۷۱۲ء کے حکمرانی اختیار کی تھی شامل ہین *

سنہ ۹۳ھ سنہ ۷۱۲ء

۳ عبد العزیز ابن موسیٰ

جبکہ موسیٰ پر چند طرح کے الزام لگانے گے تو وہ واسطے جوابدہی

۷۱۴ء ۹۵ھ کے دمشق مین طلب ہوا چنانچہ درمیان ۷۱۴ء ۹۵ھ کے وہان پر حاضر ہوا اس نے حکومت ہسپانیہ کی بروقت جانے دمشق کے اپنے بیٹے عبدالعزیز کو سپرد کردی تھی عبدالعزیز نے اپنے باپ کی پیروی کی فتوحات برابر جاری رکھین چنانچہ لیوسی ٹینیا کو اوسنے فتح کیا پھر تھوادی پر حملہ کیا اور عربونکی سلطنت کی بنیاد ہسپانیہ مین مستحکم کردی تقریباً دو برس اُسنے سلطنت کی تھی کہ درمیان ۷۱۶ء کے جبکہ وہ نماز پڑھنی مسجد سیول مین گیا (یہہ شہر اوسوقت سلطنت عربونکا پایہ تخت تھا) حسب الحکم خلیفہ سُلیمان بن عبدالملک کے قتل کیا گیا ۔

۴ ایوب ابن حبیب اللخمی

یہہ وہ حاکم ہے جو کہ اِس قتل کے فتوی کی تعمیل کرنیکے واسطے ہسپانیہ کو بھیجا گیا تھا یہ شخص چھہ مہینے تک تاوقت پہنچنے الحار ابن عبدالرحمن کے حاکم وہانکا رہا ۷۱۸ء ۹۸ھ مین الحار آپہنچا

۵ الحار ابن عبدالرحمن

سنہ ۹۹ھ — سنہ ۸١٨ء

اس حاکم نے درمیان ۸١٨ء ۹۹ھ کے ایک فتحیاب حملہ کاتھلک گال پر کیا پر اُسکے ظلم اور غارت اور سختی سے وہانکی باشندے کیا عرب اور کیا اہل وطن ایسے اُسسے ناراض ہوگئے کہ اُسکی فریاد دمشق کے

سنہ ۹۹ھ — سنہ ۸١٨ء

دربار مین پہنچی اسلیے ۸١٨ء ۹۹ھ کے اخیر مین اُس عہدہ سے برخاست کیا گیا ۔

۶ علصمہ ابن مالک الکلبی

اُسکے بعد علصمہ ابن مالک حاکم اسملک کا مقرر ہوا اُسکے زیر حکم مسلمانون نے پھر ایکدفعہ کاتھلک گال پر حملہ کیا اور شہر مین گھس گئے۔ کارکیسانی اور ناربانی کو فتح کر لیا اور قریب تہا کہ مشہور شہر تولس کو فتح کر لین مگر شہر کی فصیل کے نیچے مسلمانون کو ایسی شکست ہوئی کہ لاچار ہسپانیہ کو ادہین لوٹ جانا پڑا ایک لڑائی مین یہہ عربی سپہ سالار

سنہ ١٠٢ھ — سنہ ۷۲١ء

معہ ایک ہزار بہادران جنگی کے مارا گیا یہہ واقعہ درمیان ماہ مئی ۷۲١ء کے وقوع مین آیا ۔

۷ عمبثہ ابن سُحَیم الکُلَیبی

اُسکا جانشین ہوا اُسنے چار برس پانچ مہینے حکومت کی اور اِس عرصہ مین کئی بار زنا

حملے گال پر کئے ایک دفعہ بروقت بازگشت کے درمیان ماہ مئی سنہ ۷۲۵ء ۱۰۷ھ کے اپنی موت سے مرگیا

سنہ ۷۲۵ء — سنہ ھ

۸ هُذَیرابنِ عَبدُ اللہ الفِہرِی

اُسکے بعد ھُذَیر چند روز کے واسطے جانشین ہوا بروقت آنے یحیی کے درمیان سنہ ۷۲۵ء ۱۰۷ھ

کے برخاست کیا گیا +

۹ یحیی ابن سَلَما

درمیان سنہ ۷۲۵ء ۱۰۷ھ کے امیر ہسپانیہ کا مقرر ہوکر آگیا اُسنے تہوڑے ہی دن حکومت کی

۱۰ + ۱۱ حذیفہ بن العباص

یہہ شخص یحیی کے بعد جانشین ہوا اور اسکے موافق عمل کرتا رہا لیکن اُسکی

حکومت صرف چند مہینے رہی کیونکہ سنہ ۷۲۶ء ۱۰۸ھ مین حادہیفا ابن الاحوص

اُسکی جگہہ حاکم ہوا وہ بہی جلدی ہی برخاست کیا گیا تاکہ الہیثم مقرر کیا جاوے

سنہ ۷۲۶ء — سنہ ھ

۱۲ الہیثم ابن عبید الکنعانی

اسپر لوٹ اور بیرحمی کا الزام لگایا گیا اور حکّام فوج کی تحریک سے درمیان

سنہ ۷۲۹ء ۱۱۰ھ کے وہ بہی موقوف کیا گیا +

سنہ ۷۲۹ء — سنہ ھ

۱۳ — محمدؐ بن عبد اللہ

اوسکی بعد محمدؐ ابن عبد اللہ حاکم ہوا ✦

۱۴ — عبد الرحمن بن عبد اللہ

اس حاکم نے انصاف کی شہرت اور بہت ناموری حاصل کی کیونکہ سب ظالم حاکمون کو اسنے سزا دی اور عیسائیون کی زمین جو حاکمان سابق نے غصب کر لی تھی اُسنے پہر اُنکو دلوا دی ۱۱۲ھ ۷۳۲ء مین اُسنے گال پہ حملہ کیا اور اس قدر فوج لیکر چڑہائی کی کہ اُس سے پہلے کوئی حاکم اتنی فوج لیکر نہ چڑہا تھا وہ ٹورڈ تک پہنچا تھا کہ اُسسے جگہ اُسکے مقابلہ چارلس مارٹل آ پہنچا خوب لڑائی ہوئی انجام کار مسلمانون کو شکست ہوئی اور انکا سپہ سالار معہ اونکے بہادر سپاہیون کے میدان جنگ مین کام آیا یہہ معرکہ ۱۱۲ھ ۷۳۲ء مین ہوا تھا ✦

سوا اِنکی اور حکام اہل اسلام ہسپانیہ کا حال مثل جیسی عبد الملک ابن قطن فہری جو کہ افریقہ سے آکر حاکم یہان کا ہوا تھا اور تین

۱۱۲ھ ۷۳۲ء

سنہ ۱۲۱ھ

برس تک اُسنے حکومت کی بعد ازان برخاست کیا گیا اور عقبہ
ابن الحجاج - جو سنہ ۱۲۱ھ تک حاکم رہا - بلج ابن بشر - القیسی
ثعلبہ بن سلیما - حسام ابن ضِراد اور ثعوبا ابن سلیما -
بہت کم معلوم ہے صرف اتنا ذکر کرنا ضرور ہے کہ انکی
خانگی جھگڑون اور متواتر فسادون کے سبب نااتفاقی کی آگ
ہمیشہ شعلہ زن رہتی تھی اُسوقت مین حکومت عربی ھسپانیہ کی
بربادی کے کنارہ پر جا لگی تھی - یوسف بن عبد الرحمن
الفھری - آخر حاکم وہان کا ماتحت خلفاء عباسیہ کے ھسپانیہ
پر حکومت کرتا تھا یہہ شخص دس برس تک وہان کا حاکم رہا اور
اندرونی حصہ ہسپانیہ مین جنگ کے شیرون کا شکار ہو رہا تھا آخر کار
یوسف کو اسمعیل - اور امیر حسین الاوکیلی - اور سوائے
انکی اُن لوگون سے جو خواہان حکومت تھی لڑنا پڑا اور خانہ جنگی ہوتی رہی
یہانتک کہ خاندان بنی امیۃ کا اس ملک مین آفتاب اقبال کا چمک اُٹھا
اور بادشاہت ہسپانیہ کی اُس خاندان مین چلی گئی اور بالکل خلفاء

کے ہاتھ سے نکل گئی اس خاندان کے جو بادشاہ اس جگہہ ہوے ہین اُنکا نقشہ نسب کا یہہ ہے ۔

نقشہ نسب
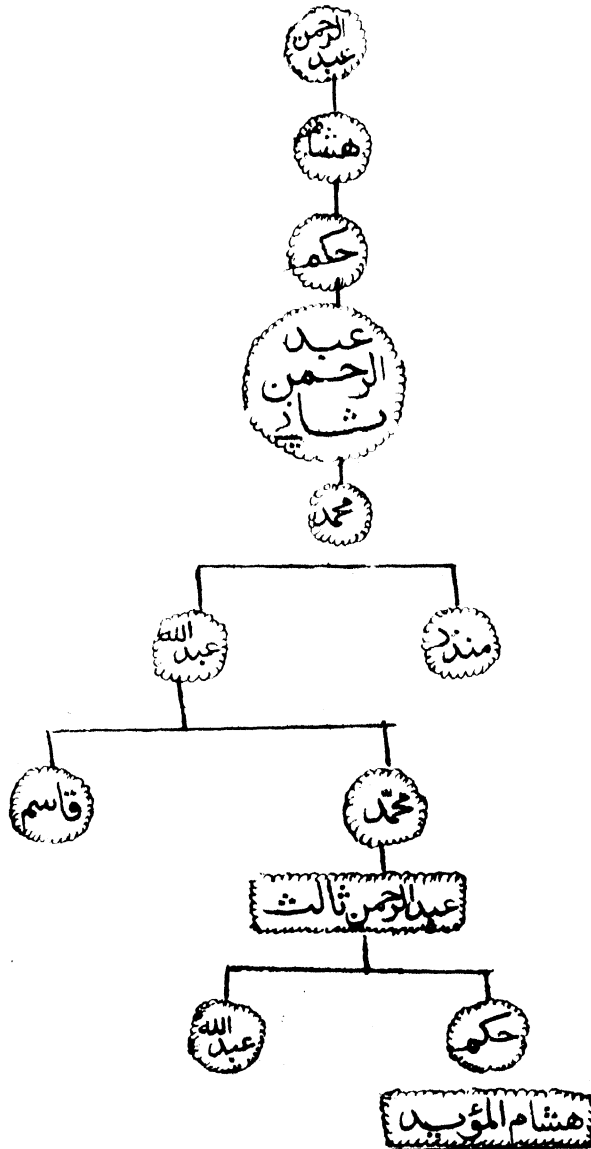
عہد دوسرا

خاندان بنی امیہ کے پادشاہ اندلس مین

سنہ ۷۵۶ء ۱۳۸ھ سے سنہ ۱۰۳۸ء ۴۱۹ھ تک

عبدالرحمن ابن معاویہ ابن مروان

جبکہ دولت بنی امیہ کا دمشق مین زوال آیا اور آل عباس کا ظہور اقبال
ہوا تو مروان مقام ذات السلاسل پر قتل ہوا اور بالاتفاق یہہ
ٹھہر گیا کہ امیّہ کی خاندان سے کوئی شخص تخت نشین نہو (۷۰) آدمی سر
گروہ بنی امیّہ کے دمشق مین لاٹھیون اور گرزون سے محمّد ابن
علی چچا سفاح خلیفہ اول عباسی کر روبرو حمام مین قتل کئی گئی اور
اُسیوقت اُنکی لاشون پر بچھونا بچھا کر سب نے کھانا کھایا بعد اُسکے
جہان جہان ملتی تھی قتل کی جاتی تھی ایک شخص مسمی عبدالرحمن نام
بھاگ کر درمیان سنہ ۱۳۵ھ کر افریقہ مین پہنچا اہل ۱۳۷ھ ۷۵۵ء
اندلس۔ خلفاء عبّاسیّہ سے بہت ناراض تھی اسلئی اُنھون نے

ف۔ یہہ تشریح اگلے صفحہ پر دیکھو

بکمال اشتیاق تین ایلچی دادخواہون کی صورت مین عبدالرحمن[١] کے پاس
بہیجکر اوسکو وہان بلوایا ۱۳۸ھ ۷۵۶ء مین عبدالرحمن اپنے ہمراہ بڑے
بڑے بہادر لیکر المنقاد کے گہاٹ پر جو غرناطہ سے ۵ کوس کے
فاصلہ پر واقع ہی جا اوترا اندلس کی طرف سے مبارکبادی اور خوشی
کے ساتہہ استقبال ہوا اور ہزارون عرب اور اہل بربر اوسکے
جہنڈے کے نیچی جمع ہو گئے جب مقام سویلا پر پہنچا تمام رعایا
اسکی جوانی اور زیبائی دیکہکر باغ باغ ہوئی اور اوسنے جو مصیبتین
اور تکلیفین اوٹہائی تہین اوسکی ہمدردی کی
یوسف فہری جو خلفائے عباسیہ کی طرف سے وہانکا حاکم تہا
اور سمیل اور اسمعیل مین جو ایک سردار خواصان حکومت تہا خانہ جنگی ہو رہی
تہی یہہ حال دیکہکر دونون کی آنکہین کہل گئین دونون آپس مین
مل گئے مگر اہل شہر نے دونون کو نکالدیا اس جوان فتح مند نے
اون کی جان بخشی کی یہہ ترحم ظاہر کرکے تمام جزیرہ نما پر اپنا

---

[١] دیکہو صفحہ ۶۰ حصہ اول سنین اسلام کا +

قبضہ کر لیا اور خلفاء عباسیہ سے اِس ملک کو بالکل الگ کر دیا چنانچہ
یوسف فہری اور اسمعیل کی طرف سے سپردگی ملک کا عہدنامہ
لکھا گیا مجمع عام میں پڑھا گیا اور اوسمیں یہہ اقرار لکھا کہ ہمکو حکام
ملکی سے کچھ تعلق نہیں ہے ہم بادشاہ وقت کے تابعدار رہینگے
یہہ مبارک جلوس ایسے سعید ساعت مین ہوا تہا کہ (۳۰۰) برس کی
طولانی مسند سلطنت کی بنی اُمیہ کے خاندان کے واسطے اِس ملک مین
بچھ گئی اور ۳۴ برس تک عبدالرحمن نے باستقلال تمام سلطنت
کی —

جیسی کہ حکام عربیہ مین خانہ جنگی شروع ہوئی تھی عیسائیون نے
موقع پاکر اپنے ملک کے حدود بڑھائی تھیں۔ عبدالرحمن کے حسن
انتظام سے سب پسپا ہوئے اور بڑے بڑے بہاری قلعون
مین جا چھپے اوسنے ملک کو وسعت دی قرطبہ شہر جو دارالسلطنت
تہا اُسکی زینت درجہ کمال کو پہنچائی جابجا نلون کے وسیلہ سے
پانی شہر مین پہنچایا دریا کے کنارون پر جہازی کارخانے

طیار کئی - انار - کہجور - تاڑ - روئی - چاول - توت - نیشکر - پستہ قسم قسم کی ترکاریان اور طرح طرح کے ساگ رنگ برنگ کے پہول جو اُس سرزمین مین پیدا ہونے کے قابل تہے دور دور سے منگاکر وہان لگائے علوم و فنون اور ملکی کارخانون کو شاہانہ شان سے ترقی دی باوجود اسکے حب الوطنی کبہی اوسکے دل سے فراموش نہوئی چنانچہ ایک کہجور کا درخت اپنے ملک سے منگاکر اُسنے وہان لگایا اور اکثر بار اُسکے نیچے بیٹہہ کر اشعار دردانگیز یادِ وطن مین پڑہا کرتا تہا یہہ نیک بادشاہ ۲۹ تاریخ ماہ ستمبر ۷۸۸ء کو بقضائے الہی فوت ہوا +

سنہ ۱۷۱ھ — ۷۸۸ء

هشام اوّل ابن عبد الرحمٰن

اگرچہ عبدالرحمٰن کی وفات کے وقت اوسکے تین بیٹے موجود تہے مگر سب سے چہوٹا فرزند مسمی ہشام چونکہ ولد رشید تہا اسلئے حسب وصیت وہ ہی بادشاہ ہوا سلیمان اور عبداللہ اوسکے دو چچا اوسسے پہر گئے تہے ہشام نے اونسے لڑائی کی اور اونکو

شکست دی آخر کار وہ بہی مطیع ہوگئی علاوہ ازین اور بہت سی
لڑائیون مین وہ کامیاب ہوتا رہا اور اوسکی فوج نے ملک فرانس
مین دور تک فتح حاصل کی چنانچہ ناربون کو لوٹکر جلا دیا اور
کرکسان مین پہنچکر شالمین کے قایم مقام ڈیوک ولیم کو شکست
دی اور بہت سا مال غنیمت کا لیکر مراجعت کی اسی مال کا پانچوان حصہ
مسجد قرطبہ کی بنا مین اوسنے صرف کیا اور مسجد مذکور کی تعمیر
سنہ ۷۹۶ء کامل کردی ماہ جون سنہ ۱۸۰ھ ۷۹۶ء مین اپنی موت سے فوت ہوا ۞ سنہ ۱۸۰ھ

ابو العاص حکم اوّل بن ہشام

اوسکے مرنے کے بعد ابو العاص حکم بن ہشام سریر ہسپانیہ پر رونق
افروز ہوا دو قدیمی دعویدار سلطنت کے حسب عادت قدیم
پھر کھڑے ہوگئی تھی ایک مارا گیا دوسرے نے صلح کرکے
افریقہ کی راہ لی ہشام بسبب اسکے کہ عیاش اور بدکار تھا
اسلئے کئی جگہہ بلکہ خاص قرطبہ مین اوسنے بہت لوگ پھر گئے اور
بغاوت اختیار کی اسلئے نہایت سختی اور خونریزی اوسکو کرنی پڑی اور

بڑی کوشش سے اس بغاوت کی آگ بجھائی جس محلہ سے یہہ بغاوت برپا ہوئی تھی اسکو جلاکر خاک سیاہ کر دیا اسیواسطے اس شہر کے باشندون نے اسکو خطاب ربضی دیا ہے کیونکہ ربضہ عربی مین محلہ کو کہتی ہین اور ۲۰ ہزار آدمی اس شہر کو مصر کی طرف جلاوطن کرکے نکالدئے ان لوگون نے جزیرہ **قریطہ** پر اپنا قبضہ کرلیا اور سنہ ۹۶۲ء ۳۴۹ھ تک اوسپر قابض رہے سنہ ۲۰۶ھ مین یہہ بادشاہ بقضائے الٰہی جان بحق ہوا ۔ سنہ ۸۲۲ء

عبدالرحمن ثانی

اسکی بعد اسکا بیٹا **عبدالرحمن ثانی** تخت اندلس پر متمکن ہوا اوسنے اپنے باپ بلکہ دادا سے بھی زیادہ ناموری حاصل کی اسکی باپ کا چچا عبد اللہ بہر حرص کے گھوڑی پر سوار ہو کر مدعی سلطنت کا ہوا پر کچھہ نہ کرسکا بلکہ بے نیل مرام اوسکو وہان سے بھاگنا پڑا اس بادشاہ نے عیسائیون پر بہت فتحین حاصل کین اور اندرونی بندوبست ملک کا بھی خوب طرح پر

کیا چنانچہ اکثر کارخانے مسجدین مدرسے تعمیر کیئے نہرین کھدوائین سڑکین بنائین زراعت کو ترقی دی علوم و فنون اور کاریگری کو بڑی فیاضی سے رونق بخشی سکنڈنیویا پر ایک شخص خود مختار سرکش کو جسنے سپین پر آکر شورش پیدا کی تھی شکست دیکر زیر کیا یہہ خوش اقبال اور اچھا بادشاہ ماہ اگست ۸۵۲ع ۲۳۹ھ مین عالم حقیقی کی مرضی سے موت کے پنجہ مین پہنس کر راہی ملک بقا کا ہوا ۳۱ برس اسنے بادشاہت کی ۶۴ برس کی اسکی عمر ہوئی +

۸۵۲ع ۲۳۹ھ

محمد اول ابن عبد الرحمن ثانی

اسکے مرنے کے بعد محمد اول اسکا بیٹا جانشین ہوا یہہ بادشاہ بے ہنر اور بد اقبال اور بیوقوف تھا پہلی بیوقوفی اسکی یہہ ہوئی کہ رعایا سے مخالفت پیدا کر کے خانہ جنگیاں اسنے کرنے شروع کر دین سیواسطے عیسائی حکومتون کی ترقی کو وہ روک نہ سکا بلکہ الفرڈ سوم نے سال بسال مسلمانون پر حملے کرنے شروع کر دئیے ملک پرتگال بالکل اسکے ہاتھ سے نکل گیا

* سکنڈنیویا کے لوگ بڑے زور آور اور بہادر ہیں یہہ باشندے سویڈن اور ناروی کے ہین
الفرڈ سوم گلیسا اور اسطوریا کا حاکم تھا

اور اکثر علاقون مین انہین لوگون کا دخل ہو گیا محیط سالی ۔ قدرتی بداقبالی
اور زلزلہ نے ملک کے ملک زمین غرق کر دی تب بھی ۲۰ برس حکومت
کرکے ۲۷۳ھ مین ۶۵ برس کا ہو کر فوت ہوا +

منذر ابن محمد اول

اوسکے بعد منذر ابن محمد اول تخت نشین ہوا ایک شخص سرکش مسمی کلیب
اوسکے باپ کے وقت سے آزاد پھرتا تھا اوسنے موقع پاکر اس شاہ
جوان دولت پر حملہ کیا منذر نے اوسکو شکست دی مگر
ایک برس ۱۱ مہینے سلطنت کرکے بتقضاے الٰہی وہ خود ہی فوت ہو گیا
یہہ واقعہ ۲۷۵ھ مین گذرا ہے +

۲۷۵ھ

عبد اللہ ابن محمد اول

اوسکے بعد اوسکا بھائی عبد اللہ اوسکا جانشین ہوا یہہ ایسا بد اقبال
بادشاہ تھا کہ اسکے وقت مین کلیب قدیمی دشمن تو مقابلہ پہ آیا ہی تھا
اور اسکے دونون بیٹے محمد اور قاسم بھی اوسی باغی ہو گئے چنانچہ بوقت

تمام اُسنی کُلیب کو اور پہاڑیان دو دون بیٹون کو شکست دی
اونکو گرفتار کر کے محمّد کے سپرد کیا اُسنے دونون کو قید کیا پھر
اوسکا گلا گھونٹ کر مار ڈالا اور قاسم کی جان بخشی کی اس بادشاہ نے
بتیس برس بادشاہت کر کے ۹۱۲؁ع مین انتقال کیا +

سنہ ۹۱۲ع

عبد الرحمن ثالث ابن محمّد مقتول

عبد اللہ کے بعد اوسکا پوتا تخت نشین ہوا حقیقت مین یہہ بادشاہ اپنی
خاندان کا فخر گذرا ہے اُسکی محنت علمی اور نیک اطواری اور فیاضی اور
ملنساری نے لڑکپن ہی سے لوگون کو اپنا گرویدہ بنا رکھا تھا اوسکی تخت
نشینی سے سبکی مراد برآئی سب سے اول اُسنے یہہ فکر کیا کہ دادا کی وقت کے مفسدون سے ملک کو
صاف کرے ان سب مین بڑا اگرگ کُہن کُلیب تھا جسنے عیسوی حکام سے ملکر
اچھی اچھی اضلاع ہسپانیہ کے دبا رکھی تھی اس بادشاہ نے اُسکا یہہ حال
کیا کہ وہ قلعہ بقلعہ بھاگتا پھرا آخر کو یہہ نوبت ہوئی کہ کُلیب بہین کے پہاڑون
کی طرف بھاگ گیا اور وہین کہین جا مرا اوسکی بعد اوسکی اولاد نے ارادہ فساد کا
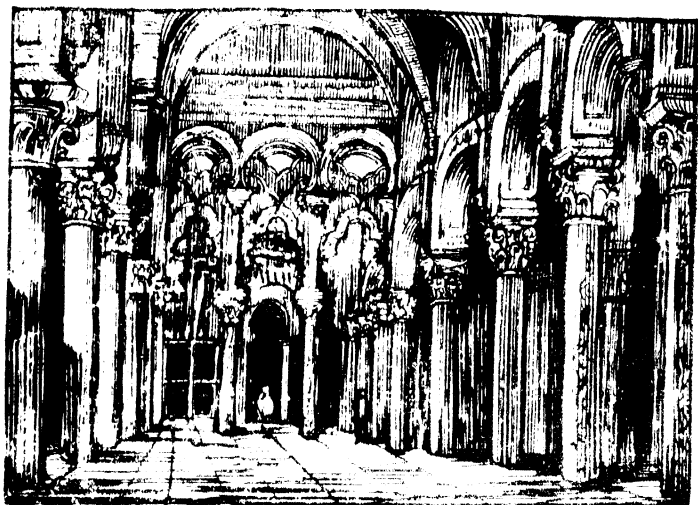
اندرون مسجد قرطبہ

جو اوسنی و بائی تھی زیر حکومت شاہی ہوگئی اور اوسکی قسمت سے
اون ایام مین عیسوی سلطنتون مین جنگ و جدل ایسی برپا ہوگئی کہ
اس بادشاہ کو بڑا موقع اپنی ملک کو بڑھانیکا ملا چنانچہ خود بطانیہ
کا ملک جسکی دار السلطنت فاس ہی ملک اندلس کے شامل ہوگیا۔
جب اوسنی دیکھا کہ زمانہ اوسکا مساعد ہی خلیفہ بغداد کا نام خطبہ سی دور
کیا اور الناصر لدین اللہ امیر المومنین عبد الرحمن اپنا لقب اختیار کرکے
اپنی نام کا خطبہ اور سکہ جاری کردیا اور خلیفہ بالاستقلال بن گیا۔
قرطبہ کی جامع مسجد کی بڑی شان و شوکت بڑھائی قصر اذہرا
کی تعمیر عالیشان کرکے اپنا نام ملکون مین روشن کیا بہت سی مدرسون
اور مسجدون کے لئی یک مشت زر خطیر دیکر علم اور دین کی بنیاد مستحکم
کردی اپنی گھر پر ایک کتب خانہ ایسا عظیم الشان ترتیب کیا کہ
اوسنی پہلی ایسا نہ تھا نل اور پمپ لگا کر جا بجا نہرین جاری کردین
ہرایک قسم کی کتابون اور علوم و فنون اور اجتماع اہل علم و کمال
سے اندلس [illegible] وہی عالم ہوگیا جو درمیان عہد منصور اور

ماسوی بغداد کے ہوا تہا خلیفہ مذکور ہمیشہ کار سلطنت مین مشغول
مصروف رہتا اور نہایت علم دوست کمال پرست اور عالی ہمت تہا۔
آئین انصاف کا دل سے پابند رہتا اوسنے اپنی بڑے بیٹے کو اپنا
ولی عہد مقرر کیا تہا اوسکے چھوٹے بہائی عبد اللہ نے حکم کو قتل کرنے
کی سازش کی جب یہہ حال برملا ہوگیا اگرچہ حکم نے سر دربار چھوٹے بہائی
کی عفو قصور کی درخواست کی پر نامنظور ہوئی حسب آئین عدالت کی اوسپر
حکم سیاست کا جاری کیا گیا یہہ بادشاہ سنہ ۹۶۱ع مین ۷۲ برس کی عمر مین
۵۰ برس خلافت کرکے فوت ہوا +

سنہ ۹۶۱ع
سنہ ۳۵۰ھ

حکم ثالث ابن عبد الرحمن ثالث

اوسکی وفات کے بعد اوسکا بیٹا حکم جانشین ہوا اوسنے المستنصر باللہ
کا لقب اختیار کیا یہہ فرزند رشید گویا اپنی باپ کے ذاتی جوہرون کی
تصویر تہا اور جیساکہ وہ نیک نیت تہا ویسا ہی اوسنے زمانہ
بہی امن وعافیت کا پایا اگرچہ حکام عیسوی سے لڑائیان بہی ہوتی
رہین پر جلد تر دفع ہوگئین افریقہ مین اپنی مصارف ذاتی کے

واسطے جو اراضی قدیم سے جاگیر شاہی تھی ایک بالشت بہی زیادہ نہ لی
غرضکہ تمام غور اور فکر اور سعی اور تدبیر اوسکی علوم و فنون کی ترویج
اور ملک کی افزایش اور تزئین مین صرف ہوی اوسکا زمانہ تصانیف
اندلس اور اہل تاریخ کی کتابون مین عصر الذہب العلم والادب
مشہور ہے کالجون اور مدرسون کی دوامی بنیاد اوسنے ڈالی اوسکی قدر
دانی اور فیاضی نے قرطبہ کو مجمع علما اور اہل کمال کا بنا دیا دار الخلافت
مین اتنا بڑا کتب خانہ ہوا یا کہ ۴۴ سو ٹی سوٹی جلدون مین فقط اوسکی
فہرست مرتب ہوئی تہی آخر الامر ۱۵½ برس بادشاہت کرکے
۹۷۶ء ۳۶۶ھ وفات پائی +

۹۷۶ء

ہشام ثانی المویّد باللہ ابن الحکم

بعد اوسکی وفات کے اوسکا بیٹا دس برس کی عمر مین تخت نشین ہوا
زمام سلطنت کی منصور وزیر کے ہاتہہ مین تھی یہہ وزیر بڑا صاحب
تدبیر اور سخی اور بہادر تھا اگرچہ اوسنے ہشام کو حرم سرا کے بردون
مین ایسا بٹہا یا کہ پہر باہر نہ نکلنے دیا مگر ملک کو حسن انتظام اور فتوحات

سے نہایت ترقی دی ۲۷ لڑائیان عیسائی حاکمون سے یہہ وزیر لڑا اوسکا مطلب صرف یہہ تھا کہ تمام ملک اندلس ایک قبلہ کی طرف صف باندہ کر سجدہ کرتے ہوے اوسکو نظر آوے اسلئی اوسنی بہت بڑی نامی شہر اور قلعہ فتح کئی بہت سے جلا کر راکہہ کر دئیے اقومپوستلا مقدس کا گھنٹا اوتار لایا اوسکی قندیل بنوا کر مسجد مین لٹکائی اوسنی ۲۶ برس شاہانہ وزارت کی اور حق یہہ ہے کہ اوسکا عہد تاریخ اسلام کی فلک پر ایک کوکب افتخار رہا مگر اخیر ستائیسوین لڑائی سے جسمین وہ پہلی فتحیاب ہو چکا تھا واپس آ کر یا تو زخم کاری یا زہر سے اوسنی درمیان ۳۹۲ھ کے وفات پائی اور عنان سلطنت اپنی بیٹی کے ہاتھہ مین دیدی اکثر مورخ اس وزیر کو ملوک قرطبہ کی تعداد مین درج کرتے ہین +

عَبدُ المُلک مُظفّر ابن وزیر منصُور

بعد وفات وزیر منصور کے اوسکا بیٹا عبد الملک المظفر وزارت سلطنت [illegible]

رکھا پڑا ور باتون مین اپنے باپ کی خوبیونکو نہین پہنچتا ہے کیونکہ عیسائی حکومتون سے ہمیشہ بہت ناکام رہا اور ملک کا انتظام بھی اچھی طرح نہ کرسکا وہ اپنی موت سے ۳۹۹ھ سنہ ۱۰۰۶ع مین راہی ملک بقا ہوا ✦

عَبْدُالرَّحْمٰن نَاصِر

اوسکے مرنے کے بعد اوسکا بہائی عَبْدُالرَّحْمٰن مالک سلطنت کا ہو بیٹھا ہشام مرحوم سسر مین قید رہا پر بسبب اسکے کہ ہر کمال کے لئے زوال ہے اور ہر طلوع کو غروب لازم ہے اب آل مروان کی حکومت کا وقت اخیر آپہنچا اور اوسکا زوال اس ملک مین شروع ہو گیا ہشام المؤیدیا بیچارہ ۴۹ برس کا مرد حرم سرا مین عورتون کی مانند مقید تھا اور عَبْدُالرَّحْمٰن نَاصِر طلیطلہ پر فوج کشی کرنے گیا ہوا تھا میدان خالی پاکر مُحَمَّد اِبْن ہشام ایک شخص نے ہشام مقید بادشاہ کی طرف سے جہنڈا کہڑا کردیا اور ۴۹۹ھ سنہ ۱۰۰۹ع مین قرطبہ پر آقابض ہوگیا اور خلیفہ بن گیا المہدی باللہ

تب بھی مقرر کر لیا یہہ خبر عبدالرحمن کا لشکر سنکر تتر بتر ہوگیا اوسکے
رفقا ہونے اسکا ساتھہ چھوڑ دیا اور اِسی سال مین یعنے ۴۰۹ہجری مین
گرفتار ہوکر مقتول ہوا اب وزرا کے ہاتھہ سے تو سلطنت کو خلاصی
ہوا پر ہشام المویدا جو عورتون مین قید تہا اوسکا فکر اس
محمد ابن ہشام کے دلمین خار کی مانند کہٹکتا رہتا تہا اتفاق سے
ایک عیسائی شخص جو ہشام المویدا کی شکل کے بہت مشابہہ تہا
بقضای الہی مرگیا تہا اوسکی لاش منگواکر عوام الناس کو دکھلائی
گئی اور یہہ مشہور کردیا کہ ہشام المویدا مرگیا ہے جب رعایا میں
ہشام کا مرجانا مشہور ہوگیا تو محمد مذکور نے مانع اور مزاحم
کی اور فتنہ سے بیخوف ہوکر مالک سلطنت ہوگیا مگر یہہ بات عدالت
الہی کو گوارا نہ تھی اسلئے ایک شخص سلیمان نام الراشد باللہ
کا لقب اختیار کرکے اسی سال مین کہڑا ہوا اور ۳۵ ہزار آدمی محمد
کی فوج کے قتل کئے محمد بہاگ کر قلعہ مین جا چھپا سلیمان
نے اسکا محاصرہ کیا جب مجبور ہوا تب اوسنے ہشام المویدا کو جسکا

مرنا پہلے مشہور کیا تھا حرم سرا سے باہر لا کر اوسکو دکھلایا اور کہا کہ
مستحق سلطنت کا موجود ہے مگر کسیکو یقین نہ آیا آخر الامر محمدؔ
قلعہ سے نکلکر بھاگا اور ایک سردار عیسوی مذہب کو اپنا مددگار
ٹھراکر عیسائیون کی مدد لیکر پھر آیا اور شہر قرطبہ پر قابض ہو گیا
مگر عامی لوگون نے بغاوت کی اور فورًا اوسپر چڑہ آئے سلیمان
نے قلعہ مین گھس کر محمدؔ کو قتل کر ڈالا وہ ۳۳ برس کا تھا اور

سنہ ۱۴۰۰ھ — سنہ ۱۰۱۰ع

ہشام المویدؔ کو پھر رعایا نے سنہ ۱۴۰۰ھ ۱۰۱۰ع مین تخت پر بٹھایا
سلیمان ادہر اودہر پھر کر بربری لوگونکی مدد لایا اور ۵۴ دن تک
قرطبہ کا محاصرہ سخت کیا مگر فتح نکر سکا پھر دوبارہ بڑی جدوجہد
سے قرطبہ کو آگھیرا انجام کار اوسکو فتح کیا مگر اسی اثنا رمین
ایک سردار کچھہ فوج لیکر شہر کے اندر سے نکلا اور کشت وخون کا
ہنگامہ بڑا گرم ہوا سلیمان کو دو خواجہ سراؤن نے حمام مین قتل
کر ڈالا افسوس یہہ ہے کہ ہشام المویدؔ بھی مرا ہوا ملا

سنہ ۴۲۲ھ — سنہ ۱۰۳۱ع

الغرض ۲۵۱ برس کی حکومت کے بعد سنہ ۴۲۲ھ ۱۰۳۱ع مین بعد فرمانروائی

۷ ابادشاہان بنی امیہ کے اس خاندان کا خاتمہ ہوگیا

پس اب اندلس کا یہہ حال تھا کہ مختلف مدعی سلطنت کی اوٹھتی
تھے اور زور پکڑکر پھر گر پڑتے تھے ہر ایک ضلع خودسر ہوگیا تھا جسے
جیسا موقع پایا دبا لیا جو ضلع یا پرگنہ جسکے قبضہ مین آگیا لے لیا
اور وہی جگہہ کا حاکم بن بیٹھا

حکومت بنی امیہ مین کیا حال اندلس کا تھا
اور کیا کیا کارنمایان اس خاندان سے وہان ہوے

اس ملک اندلس مین بنی امیہ کی حکومت کو (۳۰۰) برس تک قیام
اسواسطی ہوا کہ یہہ لوگ بہت شایستہ تہے اور حکام یوروپ کے
اوسوقت مین درمیان جہالت کے پہنسے ہوئے تھے اندلس
کے عرب اگرچہ بالطبع جنگی اور خونریز تو تھے مگر اونکی ملنساری
اور صلح کلی کے طور اور خوش خلقی کی کامیابیون نے فتحمندی
سے زیادہ کام کر دکھلایا تھا ان عربون نے شائستگی اطوار
کی اور علم اور ہنر اپنی حوصلہ اور شوق سے حاصل کئی تھی

الماسدُ فی الحمرہ
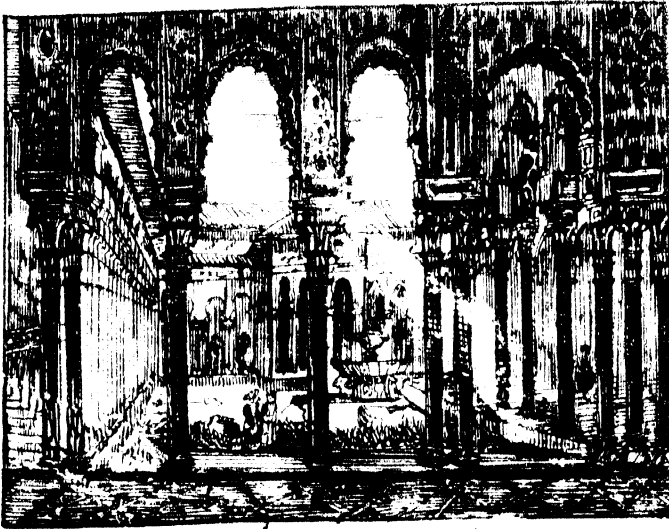
سالانہ تھا اس قلیل محاصل پر قرطبہ کو وہ رونق اور شان و شوکت حاصل
تھی کہ ممالک شرقیہ ایشیا مین اوسکا کوئی شہر نظیر نہ تھا *

ادب - علوم - فنون

تمام علماء یورپ نے یہہ مقدمہ بالاتفاق فیصل کر دیا ہے کہ یونان کے
بعد علوم و فنون کا وارث عرب ہوا جب رومیونکی بادشاہت کے ایک
حصہ مین جہالت چھا گئی تو علم اللسان اور فلسفہ نے عرب مین جا کر سکونت
اختیار کی - اقوام کی تاریخ اور اُسکے اقبال اور ادبار کی گردش کو دیکھو
کہ یورپ گویا اپنی شروع تحصیل مین اسلام کے حملہ آور ونکا
ممنون احسان ہے - ان ملکون مین علم کی ہر شاخ بڑی جوش
اور کامیابی سے سرسبز اور بار آور ہوئی خیال کر کے دیکھو تو یہہ
بات کچھہ کم نہین ہے کہ اکثر خزانہ علوم یونان کا عربون کی آبادی
مین آکر محفوظ رہا *

جن لوگون نے اندلس کو فتح کیا تھا وہ تو علم سے بے بہرہ تھے مگر
عبدالرحمن ابن معاویہ ہی سے اُسکا چرچا شروع ہوا اور سنہ

خود پہراوسکی اولاد نے کئی مدرسے تعمیر کئے اور تدریس جاری کی کتب خانے عام ترتیب دئیے - اونکی سخاوت اور فیاضی عالم کی ضرب المثل ہے اونہین کی سعی اور کوشش کی بدولت جو برابر جاری تھی علوم و فنون ان ملکون مین داخل ہوئے اور بہ نسبت اور ممالک اسلامیہ کے علم کا جہنڈا اسجگہہ پہ بڑے زور وشور سے قایم رہا اس بیان کی وسعت اسقدر ہے کہ علم ادب کا پورا حال لکہنے نہین دیتی ہے اسلئے ہم الہیات اور صرف و نحو وغیرہ کو چہوڑ کر ان علوم کا مختصر حال لکھتے ہین جنمین اونہون نے بڑی کامیابی سے ترقی حاصل کی نظم - نظم تو ان لوگون کے ہمیشہ سے مرغوب الطبع رہی ہے اونہون نے نہایت ذوق وشوق سے اسپر توجہ کی ہے چنانچہ عالم کے دیوانکو ورق ورق کرکے دیکھ لیا عرب کے برابر کوئی شاعر نظر مین نہین آتا - اندلس مین بہی اس فن نظم نے کچھ ترقی کی اور نہ فقط قصاید شجاعت مدح - قدح - اور مناظرہ وغیرہ کے معمولی مضامین مین بلکہ صرف و نحو - تصوف - فصاحت - و بلاغت کے قواعد

علم فرایض وغیرہ بھی نظم مین لکھے - انکی نظم مین مرثیے - ہجو - غزلین
رباعیان - قصیدے - داستان سوانگ وغیرہ بہت پای جاتی ہین -
سب سے علاوہ یہہ بات ہے کہ نظم موشح کا ہار سب سے اول انہین
لوگون نے پرو دیا چنانچہ انکے چند شعرا رنامور کے نام اسجگہہ لکھی
جاتے ہین +

یحیی بن ہذیل - احمد ابن عبد ربہ یہہ دونون نوین صدی عیسوی
مین گذرے ہین یحیی ابن الحکم غزالی جسنے درمیان
۸۴۰ سنہ ۹۳۱ ء موسی کا فتح نامہ ملک اندلس کا عربی زبان مین
لکھا ہے - ابن عبدون اُسنے ایک تاریخ عربی زبان کی نظم مین
لکھی ہے المعتمد بن عباد نے شاہ سیول المنذر
کی تاریخ لکھی ہے اور عبد الولید ابن زیدون نے سارگوسا کی
تاریخ عربی نظم مین لکھی ہے +

مورخان اندلس بھی بہت گذرے ہین انکی لیاقت اور سمجھہ بھی
کچھہ کم نہین ہے اِن مین سے بڑا مورخ ابوبکر الرازی سے

جسنے واقعات کے سبب اور بواعث بھی بیان کئی ہین یہہ شخص نوین صدی عیسوی کے آخر مین تھا ابن حبان بڑا مورخ ہے جسنے (۳۰) جلدون مین تمام تاریخ اندلس کی لکھی ہے الحمیدی سلطان ابن مظفر یحیی بہت عمدہ مورخ ہے جسنے اپنی وقت کی تاریخ لکھکر گویا اپنی یادگار اس دنیا پر چھوڑی الحمیدی مورخ نے مشاہیر اہل اسلام کا تذکرہ عربی مین لکھا۔ ابن اشکوال قرطبے۔ ابن الآبار ویلنسیا کا رہنی والا۔ وزیر ابن الخطیب جسنے شاہان غرناطہ کی بڑی تاریخ لکھی ہے

علم طبعیات اور ہندسہ ان دونون علمون مین ان لوگون نے فضیلت کا میدان مارا ہوا ہے عبد الرحمن کے عہد سے علم ہندسہ کی طرف زیادہ توجہ ہوئی چنانچہ ڈس کارڈیز۔ ہیوگر ہیٹیز جالینوس۔ ارسطو۔ اپالونیس اور سوا انکی اکثر یونانی حکیمون کی کتابین زبان رومی یعنی لاطینی اور یونانی سے دار الخلافت قرطبہ مین ترجمہ ہوئی ہین یہانکے مشہور عالم ان علوم کی

یہہ لوگ ہوئے ہین +

۵۹۵ھ عبد اللہ ابن رشد قرطبی - جو درمیان ۵۹۴ و ۵۹۵ھ کے فوت ہوا ۱۱۹۸ع

ابن زہر یعنی عبد الملک - ابن یحیی جسکو اہل یوروپ ہیومپیس کہتے ہین +

رقوم ہندسی اور مراتب اعداد اسی ملک سے تمام یوروپ مین پہیلے ورنہ رومان پر رقمون کے لکھنے کا طور اور انکی شکل اور طرح کی تہی +

علم نبات - طب - کیمیا - ان فنون کے بہی وہی میدان ہین جنمین انہون نے باغ لگا کر گلزار کر دکھلائی چنانچہ علم ہندسے کی طرح اسمین بہی انہون نے بڑی ناموری پائی بلکہ اکثر مسائل مین انکو فخر ایجاد کرنیکا حاصل ہے +

اندلس نے فن اسطرلاب مین بہی بڑی ترقی کی اور اجرام فلکی کی تحقیق کے لئے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا جو آج تک اپنے موجد کے نام سے مشہور ہے +

اکثر لوگ اونمین سے صاحب ہمت شوقین فن زراعت اور باغبانی
کی طرف بمتوجہ ہوے چنانچہ نہرین اور آب پاشی کے سامان جو انہون
نے طیار کی اب تک مرشیا اور والنشیا اور غرناطہ کی
میدانون مین اس گواہی سے تر زبان ہین کہ وہ لوگ اوس کام مین نہایت
تھے اسیطرح کلین اور آلات صنایع کی بنانے مین بہی بڑا کمال
پیدا کیا۔ کاغذ مروجہ کے بنانے کا استعمال یورپ مین وہان سے
پہنچا۔ باروت بنانے مین اُنہون نے کمال دکھلایا اور لڑائیون
مین اوسکا استعمال کیا

اُنکی یونیورسٹی کے مدرسون کی تحصیل ایسی اعلی درجہ پر پہنچی تہی
کہ یوروپ کے لوگ اس جگہہ تحصیل علم کے واسطے آتے تھے اور
ان مدرسون کی تحصیل فضل وکمال کی لئی دلیل اور سند کامل
ہوتی تہی۔ مگر پہر اہل فرنگ نے اپنی تحصیل اور تکمیل کو ایسی
ترقی دی کہ اب اون علمون کی صورتین ہی بدل گئین اور آج
کے روز یہہ لوگ خود صاحب ایجاد ہو گئے ہ

طوائف الملوک ازاد

سنہ ۴۲۹ھ سنہ ۱۰۳۸ء سے سنہ ۴۸۴ھ سنہ ۱۰۹۱ء تک

یہہ بیان اوپر گذر چکا ہے کہ بعد مارے جانے ہشام المؤید باللہ کی طوائف الملوک کا دورہ آیا یعنے ہر ایک شخص جسکو کچھہ قدرت اور اختیار نے مساعدت کی بادشاہ بن گیا چنانچہ درمیان سنہ ۴۲۹ھ کے طوائف الملوک کی بادشاہت اسطرح شروع ہوئے ٭

سنہ ۴۲۹ھ — سنہ ۱۰۳۸ء

معتضد باللہ اللخمی

سنہ ۴۲۹ھ مین ایک شخص نعمان ابن منذر کے اولاد سے بادشاہ اندلس کا مقرر ہوا اور اوسنے لقب معتضد باللہ کا اختیار کیا پر چند ہی روز گذری تھی کہ وہ تخت سے اتارا گیا ٭

سنہ ۴۲۹ھ — سنہ ۱۰۳۸ء

ابوالقاسم محمد معتمد باللہ

اوسکے بعد اوسکا بیٹا ابوالقاسم محمد ملقب معتمد باللہ تخت پر بیٹھا اس شخص نے علماے اور اہل کمال کو اہل تدبیر کے ساتھہ جمع کیا اور ملک مین امن وچین پیدا کرلی کی تدبیرین کین پر خداے تعالی کو

مرابطین کا ستارہ اقبال کا چمکتا منظور تھا یوسف ابن تاشفین

بربر سے اوٹھا اور تمام اندلس کو اوسنے تحت حکومت کر لیا جسکا بیان

مواویون کے زمانہ مین آگے آتا ہے ۔

موراویون کا زمانہ

سنہ ۵۴۱ھ سے سنہ ۶۶۷ھ تک

المورادی نام ہے ایک قبیلہ عربی کا اصل مین وہ لوگ باشندے

دیارحمیر کے ہین حضرت ابوبکر رض کے خلافت مین درمیان ملک شام

کے یہہ لوگ آبسی تہی بعد ازان مصر کو چلی گئی وہان پہنچکر افریقہ کی مغرب کی

طرف درمیان صحرا کے رہنی لگی صحرا نشینی نے انمین شجاعت اور علو ہمت پیدا کی

ابتدا مین یہہ لوگ عیسائی تہی یہہ بسبب اسکی کہ مسلمانون سے انکا ملنا

جُلنا بہت ہوتا رہتا تہا اسلئی مذہب عیسوی کا اونمین کچہہ بہی اثر رہا اور

مسلمان بہی برای نام ہی تھے کیونکہ سوا کلمہ شہادت کے اور کچہہ نہ

جانتی تھے انمین جلادت اور بہادری اپنی حد سی زیادہ ہوگئی تہی

چنانچہ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ اونکی عورتین بہی اپنے مردون کے

ہمراہ گھوڑون پر سوار ہوکر اور دہان بند مونہہ پر باندہ کر دشمنون سے
لڑتی تھین دہان بند کو عربی مین لثام کہتے ہین اسیواسطے
ان لوگون نے ملثمین کا لقب اپنی فرقہ کا اختیار کیا ہے تاکہ وہ
معرکہ دہان بندی کا یاد رہے - انکے وقت مین آل مروان
کے ضعف سے عرب کے سب قبیلون کی حالت پریشان ہوگئی تہی
اسی قبیلہ المراوی سے ایک بطن تہا جسکو گدالہ کہتے ہین
اوس بطن کا ایک نیک مرد مسمی یحیی ابن ابراہیم ایک دفعہ
مکہ مین گیا وہان سے لوٹ کر درمیان شہر فاس کی جو دار الخلافت
مراکو یا مراکش کا تہا آیا اس شہر مین ابو عمران فقیہ سے ملاقات
ہوئی اونسے کہا کہ ہماری قوم بالکل جاہل ہے مگر مادہ قابل رکھتی
ہے اگر اونکو اخلاق اور مذہب کی تعلیم آپ کرین یا اپنی کسی شاگرد کو
وہان بہیجین تاکہ دین کی آئین اونکو سکہلاوی تو بہت مناسب ہے
سفر دور و دراز دیکہکر کسی نے نہ مانا آخر کو ایک شاگرد عبد اللہ
یمیم نامی نے منظور کیا چنانچہ عبد اللہ اوسکے ساتہہ افریقہ کو گیا

وہ قوم صحرائی عبد اللہ سے بہت تعظیم اور تکریم کی ساتھہ پیش آئی چنانچہ
اوسکو اپنا پیر بنا لیا اور بعض قبیلون سے لڑکر اونہی فتح حاصل کی اوسوقت
اوس نے اپنی شاگردون کو خطاب مرابطین دیا یعنے یہہ لوگ خداسی
مربوط ہین دوسرے سے انکو لگاو نہین ہے عبد اللہ مذکور ۴۵۰ہجری مین بسہپیان کسی
معرکہ کے مارا گیا اوسکی بعد ابوبکر ابن عمر ملتونی نے اسکا جانشین ہوا اونہی
جمعیت کافی بہم پہنچا کر مغرب پر حملہ کیا اور شہر اکمت کو دار السلطنت بنا کر
تلمسان سے لیکر دریاء محیط کے کنارہ تک ایک سلطنت قایم کردی
اور مراکش کو اپنا پایہ تخت بنایا اسی اثنا مین قبیلہ کدالہ نے
ملتونی سے لڑائی کی ابوبکر فوراً ادن پر آیا وہان اُسنی یہہ سنا کہ
ایک بڑھیا اور رہی ہے قریب جا کر اسکا رونا سنا وہ یہہ کہتی جاتی تہی کہ اے
ابوبکر تو نے ہمکو برباد کردیا اس بات کا ایسا اثر ملتونی کے دل پر ہوا
کہ اپنے رشتہ دار یوسف ابن تاشقین بربری کو لشکر اور حکومت
سپرد کرکے آپ دست بردار ہوکر اپنی وطن کو چلا گیا
یوسف نے تمام ملک بربر اور فیض کو فتح کیا اور مراقو شہر کی

بنیاد مستحکم کی اور اپنی حسن اخلاق ملنساری اور خوش خلقی اور شجاعت سے سبکو
مطیع کر لیا چونکہ ابو بکر بلتونی کی بہن مسماۃ زینب بہت خوبصورت
اور حسین تہی اوسی اپنا نکاح کیا ان شہرون کی رعایا یوسف سے بہت
خوش تہی ابو بکر نے اپنی قبیلہ سے واپس آکر دیکھا کہ یوسف کے قبضہ اقتدار
مین بہت ملک آگیا ہے اوسکو رشک پیدا ہوا چنانچہ الملت پر حملہ کیا
پر کچھہ نہو سکا آخر کو یہی ہوا کہ یوسف سے ملکر کچھہ تحفہ و ہدیہ لیکر اپنی
قوم کی طرف جنگل کو لوٹ گیا اب یوسف نے لقب امیر المومنین کا
اختیار کیا اور چاہا کہ اپنا ملک دور تک بڑہا دے - اندلس مین
جو مسلمان حکومت کرتے تہے اونہون نے یہہ بے وقوفی کی کہ یوسف
ابن تاشفین کو فتحیاب صاحب اقبال سنکر لکہہ بہیجا کہ الفونزو
ششم حاکم ژنلک نے ہمکو عاجز کر رکھا ہے بادشاہ اسلام کو چاہئے
کہ ہماری مدد کرے یوسف خوش ہوگیا اور انکو جواب مین لکہا کہ
الجزیرہ جو افریقہ مین ہے وہ مجکو دیدو تاکہ مجکو پناہ لینے کے واسطے
ٹہکانا رہی اونہون نے یہہ بات نہ مانی پہر ایک اور حاکم نے اندلس

سنہ ۱۰۸۶ء — سنہ ۴۷۹ھ

سے پیغام بہیجکر اوسکو جلد تر بلوایا یوسف ماہ اگست ۱۰۸۶ء مین
بڑی بہاری فوج لیکر براہ دریا اندلس کے کنارہ پر جا پہنچا اور صوبہ
استرہ مادورا کی طرف کوچ کیا وہان سے الفونزو کو لکہا کہ مینے سنا ہے
تم میرے ملک پر آنے کا ارادہ رکہتے ہو پس اسلئے مین خود ہی آگیا ہون
تاکہ آپکو تکلیف سفر کی نہو اب یا جزیہ دینا منظور کرو یا مسلمان ہوجاؤ
جبکہ وکیل یہہ مراسلہ لیکر الونزو کے پاس گیا اوسنے پہاڑ کر پاؤن کے تلے
ایلچی کے سامنے وہ مراسلہ رکہکر مل ڈالا اور کہا کہ اپنے بادشاہ سے
یہہ حال مراسلہ کا بیان کرنا اور کہنا کہ میدان جنگ مین زبان شمشیر
سے ہمارے تمہارے سوال و جواب ہونگے چہپ نہ جانا اور
آپ فوج لیکر ناحیہ اداگون سے جلد تر مقابلہ کرنیکو آیا غرضیکہ زلکا
کے میدان مین سخت لڑائی ہوئی الونزو بہت زخمی ہوا رات کو
میدان جنگ سے بہاگ گیا مسلمانون کی فتح ہوئی بعد ازان
یوسف مذکور افریقہ کو مراجعت کر گیا پہر دو برس کے بعد میان

سنہ ۱۰۸۸ء — سنہ ۴۸۱ھ

۱۰۸۸ء کو سیرین ابن ابو بکر نے دوبارہ لشکر کشی اندلس پر کی

اور مسلمانون بادشاهون کو شکست دیکر اندلس کو اپنی قبضه مین لایا معتمد بالله

جو اوسوقت وهان کا خلیفه تها مقید هوا

یافعی کا قول هے که اوس عهد مین یوسف ابن تاشقین کی برابر کوئی سلطان

جلیل الشان نه تها اور مورخین لکهتی هین که یهه بادشاه نهایت بامروت تها

عفو اوسکا غصه پر غالب تها اسنی عمر بهر کسی پر حکم سیاست کا نهین دیا

سنه ۱۱۰۶ع درمیان سنه ۴۹۹ هجری ۹۷ برس کی عمر پاکر فوت هوا مراقش مین مدفون ۴۹۹ھ

هوا اوسنی کچهه اوپر تیس برس بادشاهت کی یهی شخص قبیله المراوی کا اول

بادشاه شمار کیا جاتا هے اسکی تمام قلمرو مین المستظهر بالله عباسی

کا نام خطبه مین پڑها جاتا تها اب سلطنت المراوبین کی جبل اٹلس

سے لیکر سایلامودینا تک جو اسپین مین هے پهیل گئی اندلس کا دار السلطنت

شهر قرطبه اسکے وقت مین تها ٭

علی ابن یوسف بن تاشقین

علی ابن یوسف نے اپنی باپ کی جگهه قرطبه کی تخت پر جلوس کیا یهه بادشاه

شروع مین پابند شریعت کا نه تها آخر کو ایسا پابند اور متعصب هوگیا

کہ امام غزالی کے کمال کا بھی اُسکو اعتقاد نرہا چنانچہ جو کتاب اوسکی

سنہ ۵۳۷ تصنیف سے اسکو ملتی تھی پہونک دیتا تھا وہ درمیان ۱۱۴۲ء کے فوت ہوا

تاشفین بن علی

اوسکے بعد تاشفین بن علی تخت نشین ہوا اور چند روز کے بعد

عبدالمومن موحد نے ایک نیا خاندان بلقب موحدین قایم کر دیا اِس

سنہ ۵۴۲ خاندان نے ۱۱۴۷ء مین المورادیین کی ایسی بیخ کنی کی کہ سوائے

اُنکی نام کے تاریخ کے دفتر مین اور کچھہ نرہا سب نیست و نابود کئے گئے

الموحدین

۱۱۴۷ء سے ۱۲۵۵ء تک

ابتدا اِس خاندان کی یون پڑی کہ محمد ابن عبداللہ درمیان شہر

هرگا کے افریقہ مین پیدا ہوا یہہ شخص ایک غریب آدمی کا بیٹا

تھا اوسکا باپ ایک مسجد مین چراغ جلایا کرتا تھا اُسنے قرطبہ مین

تعلیم پائی وہان کی تحصیل سے جب فارغ ہوا تو اپنا علم بڑہانے کے

لئے قاہرہ اور بغداد مین گیا چنانچہ بغداد مین آکر درمیان مدرسہ

ابو حمید الغزالی کے داخل ہوا اس عالم نے ایک کتاب قانون
ریاست کی تصنیف کی تہی وہ کتاب قرطبہ مین مردود ہو چکی تہی
باعث اسکا یہہ تہا کہ اسکے مطالعہ سے چند اعتراض اسلام پر عاید ہوتے
تہے علی ابن یوسف نے جو بادشاہ قبیلہ المراوی سے شہر قرطبہ
کا تہا اس کتاب کو آگ مین جلوا دیا تہا یہہ حال ابن محمد کو خوب معلوم تہا
امام غزالی نے اجنبی آدمی مغرب سے آیا ہوا خیال کر کے پوچہا
کہ تم قرطبہ مین بہی کبہی گئے تہے کچہہ حال میری کتاب کا معلوم ہے کیا
رائے وہان کے علما نے اوسپر دی محمد ابن عبد اللہ نے سب حال
بیان کیا اور کہا کہ علی بادشاہ نے وہ کتاب آگ مین جلوا دی ہے یہہ
سنتے ہی الغزالی دنگ رہ گیا اور اسکے چہرہ کا رنگ بدل گیا اسوقت
اوسکے ہاتہہ مین ایک کتاب تہی اوسکو پہاڑ کر آسمان کی طرف متوجہ
ہو کر یہہ دعا کی کہ خداوند تم بہی اسی طرح کافر علی ابن یوسف کی
بادشاہت کو شق کر دو محمد ابن عبد اللہ بہی اس دعا مین شریک
ہوا اور اوسنے یہہ دعا کی کہ ای خداوند مجکو اس انتقام کا آلہ بنا دے

تین برس تک اوسنے امام غزالی کے مدرسہ مین اور تعلیم پائی پہر
مادرتیانیہ کو لوٹ گیا وہان پر بہت تنگی سے بسبب افلاس کے گذارہ
کرتا تہا گو جہان جاتا تہا اُس بادشاہ علی ابن یوسف کی اور قوم
مراوبین کی بد چلنی اور بدعتون کی شکایت اپنے وعظ مین جابجا
کرتا رہتا تہا ایک روز ایک گانون مین گیا وہان پر ایک خوبصورت
جوان مسمی عبدالمومن اوسنے دیکہا یہہ شخص اپنے چچا کے ساتہہ
تحصیل علم کے واسطے مشرق کی طرف جانیکو طیار تہا محمد ابن
عبداللہ نے اوسی کہا کہ جو علم تمکو پڑہنا ہو مجہسی پڑہو مین تمہارا
شوق پورا کردونگا اُسنے مان لیا اور اُسکے ساتہہ ہولیا محمد نے
ایکروز اوسکو کہا کہ ایک پیشین گوئی مین تمکو سناتا ہون وہ
یہہ ہے کہ حکومت فقہ کی تمہارے زمانہ مین شروع ہوگی اسطرح
کے خیالات اوسکے دلمین بٹہلاتا رہا بعدازان عبدالمومن
کو اپنا وزیر بنایا پہر یہہ دونون فاس مین آے وہان سے
مراکو کی طرف گئے اُس جگہہ پہنچکر ایک مسجد مین جاکر بادشاہ وقت کے

مسند پہ مسجد مین جا بیٹھا مسجد کے خادمون مین سے ایک نے کہا کہ یہہ جگہہ
بادشاہ کی بیٹھنی کی ہے اُسنی نہایت وقار اور سنجیدگی سے جواب دیا کہ
اِنَّ المَسَاجِدَ لِلّٰہِ - بعد ازان بادشاہ آیا نماز ختم ہوئی محمد
ابن عبد اللہ کہڑا ہوکر علی ابن یوسف سے کہنی لگا کہ ظلم اور بدعت
تمہاری ملک مین بہت ہو رہا ہے اسکو جلد تر دفع کرو ورنہ خدا
تمسی اس کا حساب لیگا یہہ سنکر بادشاہ اُسپر ناراض ہوا اور حقارت
سے پیش آیا مگر محمد ابن عبد اللہ نے یہہ چالاکی کی کہ وعظ کہنا شروع
کر دیا اور عوام الناس کو اپنی طرف متوجہ کر لیا اسلئی علی ابن
یوسف نے اہل شہر کو جمع کر کے اُسکی قتل کا فتوے مانگا
اہل شہر نے یہہ فتوے دیا کہ اسکو شہر بدر کر دو چنانچہ محمد ابن
عبد اللہ شہر سے نکالا گیا اُسنی قبرستان مین جا کر اپنی
رہنے کی جگہہ ٹہرائی اور اسی جگہہ اُسکی وعظ سننے کی واسطی خلق اللہ
کا ہجوم ہونے لگا اُسنی امام موعود امام مہدی کے پیشین
گوئیان بیان کرنی شروع کین اور یہہ بات ہمیشہ کہتا تہا کہ مین

علی رضا کی اولاد سے بارہوان امام ہون لوگون کو نجات کا راستہ
دکھلانے آیا ہون اب ظلم کا زمانہ ختم ہونے والا ہے تمام دنیا مین خوشی
اور نیکی پیدا ہوگی اور ساتھہ ہی اسکی مورادیون کے بدیان اور
عیب اور ظلم لوگون کو سناتا تھا اور اپنی متبعین سے بڑی بڑی
وعدے کرتا تھا بادشاہ نے جب یہہ حال سنا اسکی حبس و قتل کا
حکم نافذ فرمایا یہہ سنکر وہ تِمّال کی طرف جو سوس شہر کے
پاس ہے بہاگ گیا ایکروز اسنی عبدالمومن سے کہا کہ یہہ پیشین
گوئی تمہارے لئی ہے اصل مین مہدی آخر الزمان تم ہو چنانچہ
اوسوقت (۵۰) آدمی ایمان لائے اور عبدالمومن کے مہدی
ہونے کا اونہون اقرار کیا بعد ازان (۷۰) آدمی اور ایمان
لائے اور اسکی مطیع ہوگئی محمد ابن عبداللہ نے دو مجلسین
اہل شعر رہی کی مقرر کین اول مجلس مین وہ لوگ ممبر مقرر ہوے
جو (۵۰) آدمی پہلی ایمان لائے تہی اونکو مہمات جہاد اور کارہای
بزرگ سپرد کی گئی - دوسری مجلس مین وہ لوگ (۷۰) داخل

ہوے جنہون نے پہیچہی بعیت کے تہی انکی سپرد سلطنت کی خفیف کام
اور فیصلہ مقدمات کے ہوے - بعد ازان پہاڑون کی طرف گیا وہان
پہنچکر خدا کی وحدانیت پر بہت وعظ کہی بیس ہزار آدمی اوسکی ساتہہ ہوگئے
انکو خطاب الموحدین کا اوسنے دیا اسی لفظ سے المحادی انکا لقب
مشہور ہوا ہے اس جمعیت کثیر کا سپہ سالار محمد ابن عبد اللہ تہا ۔
ابو اسحاق ابراہیم بہائی علی ابن یوسف کا یہہ حال دیکہکر
موحدین کے مقابلہ پر آیا اسکو بڑی بہاری شکست ان لوگون نے
دی اور بہت سا مال اور لوٹ کا اسباب موحدین کے ہاتہہ آیا
یہہ حال سنکر دو تین قبیلے اور بہی آکر موحدین کے شامل ہوگئے علی ابن یوسف نے
یہہ حال سنکر اپنی بہائی تمیم کو ہسپانیہ سے بلا لیا اور بسر کردگی فوج کثیر موحدین کے
مقابلہ کیواسطے پہاڑ کو روانہ کیا تمیم اگرچہ بہ نسبت ابراہیم کے زیادہ کامیاب ہوا
مگر الموحدین کے فرقہ کو شکست نہ دے سکا موحدین نے شمال
مین ایک قلعہ آباد کیا اور اوسکی نواح و اطراف مین لوٹ مار شروع
کردی اور شہر مراکو - فیض اور رسوائی انکی اور بڑے بڑے

شہر اور قصبی فتح کر لئی +

تین ۳ برس کے بعد عبد المومن نے (۳۰۰۰۰) تیس ہزار آدمیون کی فوج

لیکر مراویون پر فتح پائی اور تمال کو مراجعت کی محمد ابن عبد اللہ

مہدی - اُسکی استقبال کو آیا دوسرے دن ۱۰ آدمیون

کو سبچہ مین بلا کر کچھہ مشورت اور وصیت کرتا رہا پھر اونکو رخصت

کیا عبد المومن تھوڑی دیر تک اوسکی خدمت مین زیادہ حاضر رہا

مہدی نے اوسکو کتاب الغزالی دی اور آپ انتقال

کر گیا یہہ واقعہ ۲۹ سنہ ۵۲۴ھ مین ہوا

سنہ ۵۲۴ھ

اوسنے کئی مسئلون کی اصلاح کی تھی مثلاً ایک یہہ کہ گھوڑون

کی کاٹھیون اور اُونٹون کی رحلونپر خواہ جنگ مین ہون یا سفر مین

نماز پڑہنا جایز ہے اِس مسئلہ سے اونکو یہہ فایدہ حاصل ہوا

کہ اپنے دشمنون پر ہمیشہ غالب رہے - دوسرا مسئلہ یہہ اُسنے

بتلایا کہ اقرار امان کا دیکہکر اوسکو فسخ کر دینا موقع ضرورت

مین درست ہی اسیطرح اور بہت سے ہین +

بعد مرنی المہدی کے روسا الموحادی جمع ہوے مشورت ہوی کہ آیا جمہوری سلطنت جاری ہی یا ایک شخص بادشاہ مقرر کیا جاوے آخر کو یہہ فیصلہ ہوا کہ ایک امام ہونا چاہئی چنانچہ عبدالمومن کو امام بنایا اور امیرالمومنین کا خطاب دیا گیا +

امیرالمومنین عبدالمومن الموحادی

بعد وفات محمد ابن عبداللہ کے عبدالمومن تخت نشین ہوا اور سرگرمی سے جہادون مین مشغول رہا اوسنی تین سال کے عرصہ مین مراویون کی سلطنت کی بیخ کنی بالکل کر دی اور کئی شہر افریقہ مین فتح کئی مراکو جو دارالسلطنت مراویون کا تہا اوسکا محاصرہ بذات خود کیا اور ابو عمران کو لشکر دیکر اندلوشیا کی فتح کو لئی بہیجا اس عرصہ مین بہت امیر ہسپانیہ کے عبدالمومن سے ملگئی نامہ اور پیغام جانبین کے آچکی تہی مگر محاصرہ مراکو کا ہورہا تہا اسلئی دیر ہوی باشندگان مراکو نی بہت بہادری اور کوشش اس محاصرہ کے اٹہانے کے واسطی ظاہر کین پہ موحادیون نے قسم کہالی کہ جبتک شہر کو فتح نکرین محاصرہ

نہ اٹھا دین گے اس سبب سے شہر مین قحط پڑ گیا تین حصے باشندگان کے بہوک کے

سنہ ۵۴۳ھ سنہ ۱۱۴۸ع مارے مرگئے باقی چوتہا حصہ محاصرہ کرنے والون کو روک نہ سکا سنہ ۱۱۴۸ع مین شہر فتح ہوا ابراہیم بادشاہ وہان کا قتل کیا گیا اور باقی باشندے

بڑی بیرحمی سے مارے گئے اور شہر کو اجاڑ کر خاک مین ملا دیا ایک مؤرخ

لکھتا ہے کہ عبدالمومن نے اپنی قسم پوری کرنے کے واسطے یہہ بیرحمی

کی تہی پہر اوس شہر کی تعمیر کروائی اور صحرائی لوگ وہان لاکر بسائے

بعد ازان ہسپانیہ پر موحدین نے فتح پائی مگر اسپر بہی قانع نہوئے چنانچہ

سنہ ۵۵۷ھ سنہ ۱۱۶۱ع سنہ ۱۱۶۱ع مین ایک لاکھ سوار اور تین لاکھ پیادے ہمراہ لیکر مستعد جہاد

کے ہوے پر ملک الموت ان ارادون کو دیکھکر ہنستا تہا کہ ناگاہ عبدالمومن

سنہ ۵۵۸ھ سنہ ۱۱۶۲ع خود ہی سنہ ۱۱۶۲ع مین موت کے پنجہ مین پہنس گیا

یوسف ابو یعقوب المنصور

یوسف ابو یعقوب چہوٹا بیٹا عبدالمومن کا باپ کی جگہہ تخت نشین

ہوا پر اوسمین باپ کا سا حوصلہ نہ تہا صلح کی طرف اوسکی طبیعت

سنہ ۵۶۳ھ سنہ ۱۱۶۷ع زیادہ راغب تہی اوسنے رعایا مین امن قایم کیا اور فوج کم کردی سنہ ۱۱۶۷ع

سنه ٦٧٦ھ — سنه ١٢٧٣ع

مین ہسپانیہ پہ چڑہائی کی اور ١٢٧٥ء مین کیسٹل کے بادشاہ سے لڑا اوسکو شکست دی اور سب مقیدین کو رہا کر دیا یہہ بات آجتک کسی مسلمان بادشاہ نے نہ کی تہی بعد ازان میڈرڈ دار السلطنت ہسپانیہ کو اور سوا اسکے اور کئی شہر فتح کر کے

سنه ٦٩٥ھ — سنه ١٢٩٥ع

افریقہ کو مراجعت کی یہہ بادشاہ اپنی موت سے درمیان ١٢٩٥ء کے فوت ہوا +

محمد ابو عبد اللہ ناصر الدین اللہ

بعد وفات پانے یوسف کے اوسکا بیٹا محمد بادشاہ ہوا اگرچہ وہ کم زور اور پست ہمت بادشاہ تہا پہر بہی اوسنے اسقدر فوج جمع کی تہی کہ بموجب بیان عربی اور ہسپانی مورخون کے پانچوان حصہ اوسکی فوج کا ایک لاکہ ساٹہ ہزار آدمیون کا تہا یہہ حال سنکر تمام یوروپ مین بڑا خوف پیدا ہوا اور تمام عیسائی حکام بموجب اشتعال یوروپ کے مستعد جہاد کرنے پر ہوے چنانچہ کیسٹل جدید اور اندولیشیا کی پہاڑون پر عیسائی لوگون نے آکر ڈیرہ کیا اور بڑی خونریزی ہوئی بعد تباہی اور خونریزی کے محمد ابو عبد اللہ مراکو کو مراجعت کر کے آیا اور وہان آکر اپنی بیٹی

یوسف ثانی کو جو ابھی گیارہ برس کی عمر کا تہا تخت پر بٹھلا دیا اور آپ عیش

سنہ ۱۲۱۳ع و عشرت مین مصروف ہوا اوسی جگہہ درمیان سنہ ۱۲۱۳ع ۶۱۰ھ کو ماہ جولائی مین سنہ ۶۱۰ھ

وفات پائی مورخ لکھتے ہین کہ اغلب یہہ ہی کسینے اوسکو زہر دیا تھا

یوسف ثانی ابو یعقوب

یہہ بادشاہ گیارہ برس کی عمر مین تخت پر بیٹھا اور اوسنے بڑی تکلیفین اور

سنہ ۱۲۲۴ع اور مصیبتین اُٹھائین وہ درمیان ماہ جنوری سنہ ۱۲۲۴ع ۶۲۱ھ کو بے اولاد سنہ ۶۲۱ھ

فوت ہوا ؛

ابو مالک عبدالوحید

بعد مرنے یوسف ثانی کے موحدین کے بادشاہت کو تنزل شروع ہوا

اوسکے بعد ابو مالک عبدالوحید بادشاہ ہوا چند مہینے سلطنت کرنے

پایا تہا کہ بعد ہزار ہا تنازع اور فساد دن کے عبداللہ ابو محمد

سنہ ۱۲۲۷ع نے درمیان سنہ ۱۲۲۷ع ۶۲۴ھ کے اوسکو قتل کر ڈالا ✦ سنہ ۶۲۴ھ

المامون ابو علے

المامون ابو علی ویلنشیا کے حاکم کا بھائی بادشاہ بجای ابو مالک کے

ہوا اوسنے برخلاف مہدی کے ایک کتاب تصنیف کی تہی جو لوگ مخالف اوس عقیدہ کے تہے اونہون نے اوسکو تخت سے اتار دیا اور یحیی ابن ناصر کو بادشاہ بنا لیا المامون نے اوسے مقابلہ کیا اور شکست دی پہر مراکو مین جاکر تمام اہل ہدائی اور اوسکے معاونون کو جمع کر کے سبکو قتل کر ڈالا ہسپانیہ مین موقع پاکر ابن ہود اسکا حریف کہڑا ہوگیا اور اپنے تئین حاکم وہان کا قرار دیا اور موحدین کی حکومت سے ازادی حاصل کی المامون درمیان سنہ ۱۲۳۱ع ۶۲۹ہ کے بقضاے الہی فوت ہوگیا اب ہسپانیہ کی حکومت نہایت تنزل پکڑ گئی محمد نے جو مامون کی جگہ تخت نشین ہوا تہا بفایدہ موحدین مین پہر اپنی حکومت قایم کرنے کے لئے کوشش کی کیونکہ بی نیل مرام اوسکو وہانسے واپس آنا پڑا ابن ہود کی حکومت اراگان اور اندلوسیا مین تہی۔ محمد ابن احمر حاکم گرنادا کا تہا چونکہ ادن مین آپسکی نااتفاقی و خانہ جنگی اور فساد قایم ہوا تہا اسلئے وہ قابل اسکی نہ رہی کہ عیسائیون کا مقابلہ کرسکین کارڈووا جو اسلام کا دار السلطنت تہا عیسائیون کے قبضہ مین درمیان سنہ ۱۲۳۶ع ۶۳۴ہ کے آگیا اور تمام قلعے اور بڑے بڑے شہر اہل فرنگ نے فتح کر لئے محمد

سنہ ۱۲۳۶

سنہ ۱۲۴۸ع — سنہ ۶۴۶

ابن عمر گرناڈا کا بادشاہ درمیان سنہ ۱۲۴۸ع ۶۴۶ھ کے عیسائیون کے
زیر حکم ہوگیا اور شہر سیول بہی عیسائیون نے فتح کر لیا محمد ابن عمر
گرناڈا کا بادشاہ ماتحت حکومت فردانند کے ہوکر مطمئن ہوگیا
کہ جبتک فردانند زندہ ہے امن سے حکومت کرونگا الفنود ہم جب اپنے باپ
فردانند کی جگہہ پر کیسل کا بادشاہ ہوا اوسوقت پہر لڑائی محمد ابن عمر سے
شروع ہوئی آخر کو درمیان سنہ ۱۲۶۶ع ۶۶۵ھ کے بیچ بچاو ہوکر صلح ہوگئی

سنہ ۱۲۷۳ع — سنہ ۶۷۲

آخر کار محمد بن عمر ماہ جنوری سنہ ۱۲۷۳ع ۶۷۲ھ مین فوت ہوا ۔

محمد ثانی

جب یہہ اپنے باپ محمد ابن عمر کی جگہہ تخت نشین ہوا اوسکے عہد مین پہر مسلمانون
نے ارادہ کیا کہ ملک ہسپانیہ مین اپنی حکومت کا جہنڈا قایم کرین چنانچہ

سنہ ۱۲۷۵ع — سنہ ۶۷۴

سنہ ۱۲۷۵ع ۶۷۴ھ مین فیض در مراکو کے بادشاہ ابو یوسف نے بڑی فوج جمع
کی اور ہسپانیہ مین جا اوترا اول اول تو کچہہ فتح پائی پر آخر کو مایوس ہوکر
اپنے ملک کو واپس چلا آیا محمد کا یہہ ارادہ بیشک تہا کہ جو ملک اوسکے باپ نے
اپنے قبضہ سے کہو دیے تہے پہر اونکو فتح کرے پاسلئی ۲۹ برس تک عیسائیون سے

لڑتا رہا پر کچھہ نہو سکا وہ ۱۳۰۲ع سنہ ۷۰۲ھ مین فوت ہوا +

محمد ثالث ابو عبد اللہ

بعد وفات محمد ثانی کے اسکا بیٹا محمد ثالث بادشاہ ہوا یہہ شخص نہایت بدقسمت تہا نہ صرف اسواسطے کہ اوسکی رعایا بالمیرہ اور گادِکس کی اوسسے پہر گئی تہی بلکہ عیسائیون سے بہی مقابلہ کر کے درمیان سنہ ۱۳۰۹ع کے جبل الطارق انہی ہاتھہ سے دے بیٹہا جب وہ بالمیرہ سے ناکام ہوکر گرنا د کو واپس آیا سب رعایا اور اراکین سلطنت کو اپنے سے ناراض پایا اسلیئے وہ حکومت سے دستبردار ہوا اور اپنے بہائی ناصر کو تخت سپرد کر دیا +

الناصر

ناصر کے اقبال کا ستارہ اوج پر تہا اوسنے بالمیرہ کا محاصرہ کیا اور رسونا کو جو ادریقہ مین ہے فتح کیا مگر وہی لوگ جو اوسکے پہلے خوش تھے اور اونہون نے اسکو تخت پر بیٹہلایا تہا اونہون نے ہی اوسکو تخت سے اوتار دیا ۱۳۱۴ع مین اسمعیل ابن فرج کو تخت پر بیٹہلایا ناصر نے اگرچہ بڑی کوشش پہر تخت پانی کی کی اور لڑائیان بہی لڑا پر کچھہ نہو سکا مجبور ہوکر دست بردار رہوا +

اسمعیل ابن فرج

اسکی کنیت ابوالولید تھی یہہ شخص جنگی اور ملکی کام مین بہت لیاقت اور شعور رکھتا تھا

سنہ ۱۳۱۹ع ۔ سنہ ۷۱۹ھ

اگرچہ جبل الطارق عیسائیون سے نہ لیسکا پر سنہ ۱۳۱۹ع ۷۱۹ھ مین سخت لڑائیان

عیسائیون سے لڑا اور فتحیاب ہوا اور درمیان سنہ ۱۳۲۵ع ۷۲۵ھ کے مارتس اور

باز اوسنے فتح کیا اور مشرق مین مرشیا کی بادشاہت فتح کر لی پر اندرونی

فسادون سے وہ بھی آزاد نہوا ۔ محمد ایک بادشاہزادہ بسبب بیعزت

ہونے کے ہمیشہ یہہ چاہتا تھا کہ اوس سے اپنا بدلا لے ایک روز موقع پاکر جبکہ اسمعیل

سنہ ۱۳۲۵ع ۔ سنہ ۷۲۵ھ

اپنے وزیراعظم کے ساتھہ ٹہل رہا تھا دفعتہً حملہ کر کے درمیان سنہ ۱۳۲۵ع ۷۲۵ھ کے

اسکو معہ وزیراعظم اور مرمان ہمراہی کے قتل کر ڈالا اب ملوک ہسپانیہ کا خاتمہ ہو گیا

سلاطین غرناطہ

سنہ ۱۳۲۵ع ۷۲۵ھ سے سنہ ۱۵۹۱ع ۹۷۰ھ تک

اسمعیل ابن فرج کے مقتول ہونے کے بعد اوسکا بیٹا محمد چہارم غرناطہ

کے تخت پر بیٹھا مگر اوسکی حکومت چندان کامیاب نہوئی عثمان سپہ سالار

نے سرکشی کی محمد ابن فرج کو بادشاہ بنا دیا اور افریقہ سے فوج لاکر

الجسیرس ۔ ماربلا اور رونڈا شہر فتح کئی بکر محمد کے آخر عہد مین اُسکی فوج نے
یہہ کارنمایان کیا کہ ۱۳۲۹ء مطابق ۷۲۹ھ مین مشہور شہر بیئیا فتح کیا اور ۱۳۳۲ء مطابق ۷۳۲ھ مین جبل الطارق
کو مسخر کیا اور تمام سرکش صوبون کے فرمان بردار کرنے مین کامیاب ہوا جبکہ ابوالحسن
بادشاہ سی ملاقات کو محمد جاتا تہا جبل الطارق پر درمیان ۱۳۳۳ء مطابق ۷۳۳ھ کے مارا گیا

یوسف ابوالحجاز

جو اپنی بہائی محمد کے مرنے کے وقت غرناطہ مین موجود تہا تخت کا مالک ہوا
مورخین عرب اس بادشاہ کی بہت تعریف کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ حلیم الطبع محب الوطن
اور تمام سلاطین غرناطہ سے مشہور اور نامور گذرا ہی زمانہ امن مین وہ انصاف
اور علم طبعی اور سوا اسکی اور فنون کی ترقی کرنے مین اور رفاہ عام کی کامون مین
مصروف رہتا تہا اس بادشاہ کی عہد مین افریقہ والون نے پہر سپین کی سلطنت
اسلامیہ قایم کرنیکی لئی آخری حملہ ابوالحسن بادشاہ افریقہ کے وقت مین کیا وہ کیسل
اور پرتگال کے لوگون سی اکتوبر ۱۳۴۰ء مطابق ۷۴۱ھ مین دریای تلوڈو کے کنارہ پر مقابل
ہوا فوج افریقہ کی تتر بتر ہو گئی اور بہت نقصان اوٹہایا اُنکی عورتین اور
بہت سا اسباب لوٹ کا عیسائیون کے ہاتہہ آیا بعد اس فتح کی جو عیسائیون نے

۱۳۴۴ء — کی تھی الجسیرس درمیان ۱۳۴۳ء کے اور گئی مشہور شہر ۱۳۴۴ء مین مسلمانون کے — ۷۴۴ھ
ہاتھہ سے نکل گئی اس سبب غرناطہ کی سلطنت بہی تنزل پر آگئی یوسف
۱۳۵۴ء — ابو الحجاز بہی اپنی بزرگون کی مانند ماہ دسمبر ۱۳۵۴ء مین ایک پاگل آدمی کے — ۷۵۵ھ
ہاتھہ سے مارا گیا ۔

محمد پنجم ابن یوسف

اسکے بعد محمد پنجم بڑا بیٹا یوسف کا تخت نشین ہوا اسمین باپ کی سب نیکیان اور قابلیتین پائی جاتی تہین اُسنی عیسائیون سی صلح کر کے اپنا تمام خیال رعیت کی بہبودی ور ترقی کی طرف مصروف کیا مگر بسبب آئی دن کی سرکشیون کے اِس نیک خیال کو پورا نکر سکا کئی ایک ناراض حاکم جو اسکی سخت حکمون سے ناخوش ہوگئی تہی اسکی بہائی اسمعیل کو بادشاہ بنانے کی نیت پر درمیان ۱۳۵۹ء کے (۱۳۵۹ء — ۷۶۰ھ) محمد مذکور کے محل مین گہس گئی اور سپاہیان خاصہ کو قتل کر ڈالا محمد پنجم نے جب دیکھا کہ اب اپنی جان پر آبنی ہے مجبور ہو کر اسمعیل کو تخت دیدیا اور آپ دست بردار ہو گیا ۔

اسمعیل دوم ابن یوسف

اسمعیل دوم بھی بہت دنون سلطنت نہ کرنے پایا چنانچہ ابھی ایک ہی برس حکومت کو
نہ ہوا تھا کہ ایک رئیس ابوسعید نام نے اُسکا محاصرہ الحمرا پر کیا اور فوراً قید کرکی آخر ماہ
جولای ۱۳۶۰؁ء سنہ ۷۶۱؁ھ مین اُسکو قتل کر ڈالا یہہ وہی ابوسعید ہی جسنی اسمعیل کو تخت دلانے کے واسطے
بہت مدد دی تھی ابوسعید بھی اپنی دغابازی کا میوہ مدت تک نہ کھا سکا جبکہ وہ
پیڈرو حاکم کیسل ملقب ظالم اور محمد پنجم سی جو تخت سی اوتار اگیا تھا لڑ رہا تھا یہہ سوچکر
کہ وہ دو دشمنون سی مقابلہ اکیلا آدمی نہین کر سکتا حاکم کیسل سی ملاقات کو گیا اور اس شرط پر
صلح منظور کی کہ مین اس بادشاہت پر قابض رہون اور میری نسل مین پشت بہ پشت یہ ملک
بطور جاگیر کے دائم رہی چنانچہ اسی منشا پر فوج کیسل سے راہ لیکر تھوڑے
سپاہی اپنی ہمراہ لیئے حاکم کیسل کے روبرو گیا مگر پیڈرو نی صلح نہ کی یا
تو اس سبب سی کہ وہ زر جو ابوسعید نے پیڈرو کو دینا کیا تھا کم تھا
یا یہہ کہ محمد پنجم اُسکا قدیمی دوست تھا اُسی ملا ہوا ہوگا اسلیئے اُسنی بلا لحاظ مہمان
نوازی کی ابوسعید کو قتل کروا ڈالا اُسکے مارے جانے کے بعد
غرناطہ کا تخت پھر اصلی حقدار کی قبضہ مین آگیا محمد پنجم پھر تخت نشین ہوا
اور باقی عمر اُسنی بڑی تکلیفون مین گذاری اُسنی پھر الجسیرس شہر کو دشمنان

۱۳۸۰ء؁ — ۱۳۸۱ء؁ کے فتح کیا اور ۱۳۹۱ء؁ ۷۸۹ھ؁ مین بقضاے الٰہی فوت ہوا ٭ — ۷۸۱ھ؁

یوسف ثانی ابو عمید ابن محمد ثالث

یوسف دوم ملقب ابو عمید اپنی باپ کی جگہہ تخت نشین ہوا اِس تخت نشینی
کے بعد قریب تھا کہ اُسکا بیٹا محمد اُسی قتل کروادی مگر خدا نی اُسکو بچا لیا
سبب اِسکا یہ تھا محمد نی اپنی باپ پر یہہ الزام لگایا تھا کہ وہ عیسائیون سی
ملا ہوا ہے اور اُنسی دوستی رکھتا ہے اس تہمت سے اُسنی اپنی باپ کے
۱۳۹۱ء — برخلاف فوج جمع کی یہ حال دیکھکر یوسف نی ۱۳۹۱ء؁ ۷۹۲ھ؁ مین مرشیا کے مقام — ۷۹۲ھ؁
۱۳۹۴ء — اُسپر حملہ کیا مگر کامیاب نہو سکا ۱۳۹۴ء؁ ۷۹۵ھ؁ مین اُسکی قسمت نے پھر یہہ مدد کی کہ — ۷۹۵ھ؁
القنطارہ کا حاکم بادشاہ غرناطہ کی مدد کو آگیا جسکی فوج مع
۱۳۹۸ء — اُسکی اِسمقام پر مقتول ہوی یوسف مذکور ۱۳۹۸ء؁ ۷۹۹ھ؁ مین فوت ہوا — ۷۹۹ھ؁
اُسکی لاش سی علامت زہر کی ظاہر تھی شاید زہر دیکر مارا گیا

محمد ششم

یوسف کی بعد محمد ششم جسنی اپنے باپ پر سرکشی کی تھی اپنی بڑے
بھائی یوسف سوم کا حق چھین کر آپ بادشاہ بن گیا اور اپنی بھائی

کو سلو برینا کے قلعہ مین مقید کیا پہلے سال تو وہ عیسائیون سے صلح اور
ملاقات سے پیش آیا چنانچہ الفرنز سوم جو ٹولیڈو کا حاکم تھا اُسسے بھی
ملاقات کرنے گیا تھا مگر دوسرے برس اُسنے عیسائیون سے جنگ وجدل
کرنا شروع کر دیا چنانچہ درمیان سنہ ۱۳۹۹ء کے امونٹی کا قلعہ مسلمانون
کے ہاتھ آگیا اور فوج عیسوی کو کاڈیانہ پر شکست دی مگر یہہ فتوحات
زہرہ اور سوا اُسکے اور شہرون کو اپنے ہاتھ سے کہونے
کے برابر ہوگئین کیونکہ فردانند نے سنہ ۱۴۱۶ء مین سب ریاستین مسلمانون
کی چہین کر تمام ملک کو اپنے قبضہ مین کر لیا تھا اُسکا بیان آگے آتا ہے
محمد ششم درمیان سنہ ۱۴۱۰ء کے فوت ہوا

(حاشیہ: سنہ ۸۱۹ھ — سنہ ۱۴۱۶ء؛ سنہ ۸۱۲ھ — سنہ ۱۴۱۰ء)

یوسف سوم

بعد وفات محمد کے اُسکا بڑا بہائی یوسف سوم جو قید مین تھا بادشاہ
ہوا اُسنے چودہ برس تک بڑے امن سے حکومت کی سنہ ۱۴۱۶ء مین
سب عیسائیون نے متفق ہوکر فردانند کے ماتحت ہوکر فساد برپا
کیا اور مسلمانون سے انتقیرا چہین لیا یوسف مذکور سنہ ۱۴۲۳ء

(حاشیہ: سنہ ۸۱۹ھ — سنہ ۱۴۱۶ء؛ سنہ ۸۲۶ھ — سنہ ۱۴۲۳ء)

مین فوت ہوا ٭

محمد ہفتم بن یوسف سوم

اُسکے بعد اُسکا بیٹا محمدؐ ہفتم تخت کا مالک ہوا اُسنے تخت نشینی کے بعد
عیسائیون سے صلح کر لی اس سبب تمام رعایا اُسسے بیزار ہو گئی سوا
اِسکے یہہ بیوقوفی کی کہ میلے اور تماشے جو شہر مین ہوا کرتے تھے سب
بند کر دئیے اُسکا انجام یہہ ہوا کہ غرناطہ مین سرکشی اور بغاوت پیدا
ہوئی اُسکے محل پر باغیون نے حملہ کیا اور دروازہ توڑ کر اندر
گھس گئے وہ بھاگ کر ٹونس کے سلطان کے پاس پہنچا اور اُسسے
پناہ لی یہہ واردات ۱۴۲۷ء مین ہوئی تھی ٭

سنہ ۱۴۲۷ء — سنہ ۸۳۱ھ

محمد ہشتم

خالی تخت پا کر محمد ہشتم بادشاہ بن بیٹھا محمد ہفتم جو تخت سے اُتارا
گیا تھا وہ ٹونس سے فوج لیکر انڈلیوسیا مین اور غرناطہ مین داخل
ہو کر اُسکے محل کا محاصرہ کیا بعد اُسکے قتل کرنے کے بادشاہ
ہوا پر محمد ہفتم کی تقدیر مین پھر دوبارہ تخت کا کھونا لکھا تھا

اسلئی یوسف ابن العمر نے جو غرناطہ کے اول بادشاہون کی اولاد سے تھا جو ناد وم عیسائی بادشاہ سے ملکر محمد پر فوج کشی کی اور اُسکے لشکر کو شکست دی ۸۳۵ھ ۱۴۳۲ء مین درمیان غرناطہ کے داخل ہوا اور تخت کا مالک ہوگیا محمد ھفتم پھر ملاگا کی طرف پناہ لینے گیا ✦

سنہ ۸۳۵ھ — سنہ ۱۴۳۲ء

یوسف چھارم

اُسکے بعد یوسف چھارم تخت نشین ہوا مگر چھہ مہینے کے بعد ۸۴۶ھ ۱۴۴۵ء مین فوت ہوگیا محمد ھفتم جو ملاگا مین رہتا تھا تیسری دفعہ پھر بادشاہ ہوا اب بھی اُسکو امن سے راج کرنا نہ ملا کیونکہ لوگون نے درمیان ۸۴۶ھ ۱۴۴۵ء کے محمد کو گرفتار کرکے قید کر دیا جہان پر وہ ساری عمر قید رہا اور اُسی جگہہ وفات پائی ✦

سنہ ۸۴۶ھ — سنہ ۱۴۴۵ء

سنہ ۸۴۶ھ — سنہ ۱۴۴۵ء

محمد نہم

اُسکے بعد محمد نہم بادشاہ ہوا لیکن کیسل کے بادشاہ نے اِس تخت کا ایک جدید حقدار کھڑا کر دیا تھا جسکا کچھہ بھی محمد نہم نہ کرسکا

چار یا پانچ برس تک عیسائیون کے حملے اور ملکی لڑائی جاری رہی آخر کار باغیون نے عیسائی بادشاہ جو ناسی مدد لیکر غرناطہ پر حملہ کیا اور محمد نہم کی لشکر کو شکست دیکر دار الخلافت مین گھس گئی محمد نہم اُسوقت بھیس بدلکر اُنکے ہاتھ سے بچکر بھاگ گیا

محمد دھم

اُسکے بعد محمد دھم تخت نشین ہوا اکیس برس تک اُسنے امن چین سے حکومت کی اُسکے وقت مین کوئی سرکشی ایسی نہ ہوئی جو موجب تخت کے کھونے کی ہو مگر اب غرناطہ کی حکومت انجام کو پہنچ گئی تھی مشیت ایزدی کو یہہ ملک عیسائیون کے قبضہ مین کرنا منظور تھا ۱۴۶۲ء مین عیسائیون نے جبل طارق اور ارکیدونہ اور تمام اُن شہرون کو جو ان دونون کے درمیان مین تھی فتح کرلئے اور حملات سرحدی نے اور بھی زیادہ اِس حکومت سلطانی کو کمزور کر دیا ۱۴۶۳ء مین یہ صلاح ہوئی کہ مسلمان بادشاہ غرناطہ کا ماتحت بادشاہ کیسل کے رہا کرے اور ایک ہزار دوسو پستل سالانہ مسلمان بادشاہ کیسل کے

سنہ ۱۴۶۰ء — سنہ ۸۶۴ھ

سنہ ۱۴۶۳ء — سنہ ۸۶۷ھ

پستل ایک سکہ طلائی ہے

۸۷۰ھ عیسائی بادشاہ کو بطور نذر دیا کرے محمد دہم درمیان ۱۴۶۶ء کی سنہ ۱۴۶۶ء

مر گیا ۔

مولا علی ابو الحسین بن محمد دہم

مولا علی بڑا بیٹا محمد دہم کا تھا بعد وفات اپنی والد کے اُسکی تخت پر

۸۷۵ھ بیٹھا بادشاہت کی صورت روز بروز تنزل پکڑتی جاتی تھی ۱۴۷۰ء سنہ ۱۴۷۰ء

مین ملاگا کا حاکم سرکش ہوکر آخر کار کیسل کے بادشاہ کا مطیع ہوگیا

غرناطہ اور حرم سرا مین البتہ نزاع اور فساد برپا ہوے جنسی سلطان

کی بادشاہت انجام کو پہنچ گئی چنانچہ علیشاء سلطانہ ابو عبداللہ

کی والدہ بادشاہ کی اور جوروں سے نفرت رکھتی تھی خصوصاً زورایا

سے جو ہسپانیہ کی باشندہ تھی اس سبب سے اراگان اور کیسل

کے بادشاہ موقع پاکر غرناطہ کی سلطنت برباد کرنے پر مستحکم ہوگئے اسی

۸۸۶ھ اثنا مین ابو الحسین کے سپہ سالار نے شہر ظہرہ کو درمیان ۱۴۸۱ء سنہ ۱۴۸۱ء

کے فتح کر لیا تھا یہہ وجہ لڑائی کی عیسائیون سے پیدا ہوئی اور

۸۸۷ھ عیسائیون نے ۱۴۸۲ء مین شہر البنادہ فتح کر لیا اسے بادشاہت سنہ ۱۴۸۲ء

اہل اسلام کی پشت ٹوٹ گئی بعد ازان ایک سال کے عرصہ مین بہت
سے قلعے عیسائیون نے فتح کئے اسی اثنا مین غرناطہ مین فساد
اور جھگڑے خانگی برپا ہو گئے چنانچہ ابو الحسین کی دونون جورون
نے آپس مین لڑائی ٹھان دی علبشاء کی مدد پر ذگولیس اور
زودایا کی مدد پر بنی سراج تھے ایک عورت انمین سے بلنیرا
مین دوسری الیاندہ مین رہتی تھی ان فسادون کے سبب غرناطہ
مین بڑی خونریزی ہوئی اگرچہ ابو عبداللہ اپنے باپ کو تخت سے اتار
دینے مین کامیاب ہوا مگر خود مقام لوگا پر درمیان سنہ ۸۸۳ھ ۱۴۸۴ع کے
اہل غرناطہ کی قید مین آگیا اسلئے ابو الحسین پھر تھوڑے دنون کے
لئے تخت نشین رہا کیونکہ ابو عبداللہ قید سے رہائی پاکر پھر اپنے
بوڑھے باپ سے تخت لینے کے لئے تنازع کرنے لگا آخر کو
غرناطہ کے باشندون نے باپ اور بیٹے کو آپس مین لڑنے کی
اجازت دیدی اور شہر کا بادشاہ عبداللہ زاغل بنا لیا اسی
عرصہ مین فردانند عیسائی بادشاہ شہرون کو فتح کرتا ہوا آ

سنہ ۱۴۸۳ع

سنہ ۸۸۴

۸۸۹ھ پہنچا اور ماہ جون ۸۸۹ھ ۱۴۸۴ع مین الورہ اور سٹینل کا محاصرہ کیا ۱۴۸۴ع

دو لڑائیان مسلمانون سے لڑا اور انکو شکست دی ۸۹۰ھ ۱۴۸۵ع مین

رونڈا - ماربیلا - کائن - وغیرہ شہرون پر قبضہ اپنا کر لیا

۸۹۲ھ اور شہر لاکسا کو ۸۹۲ھ ۱۴۸۶ع مین عیسائیون نے فتح کیا اور دوسری ۱۴۸۶ع

لڑائی مین شہر ملاگا فتح ہوا ان فتوحات کو دیکھہ کر بہی مسلمان لوگ

نہ جاگے خواب غفلت مین پڑے سوئے رہے اور ابو عبداللہ

صغیر نے ابو عبداللہ زاغل کو غائب پا کر اسکا تخت چہین لیا

یہہ بادشاہ ہسپانیہ کی تواریخ مین آخری بادشاہ غرناطہ گذرا ہی

۸۹۷ھ ۸۹۷ھ ۱۴۹۱ع مین درمیان موسم بہار کے فرڈانند بادشاہ نے غرناطہ ۱۴۹۱ع

کا محاصرہ کیا اور ایک سال کے محاصرہ کے بعد اسکو فتح کر لیا

اور مسجد الیمیادہ مین عیسائی جہنڈا ہلنے لگا یہہ بادشاہت

اہل اسلام کی جو آٹھہ صدی تک رہی اس طور پر اب ختم ہو گئی

اس ملک ہسپانیہ مین خاندان بنی امیہ نے ۴۲۹ھ ۱۰۳۱ع تک

حکومت کی اور شہر غرناطہ مین ۸۹۷ھ ۱۴۹۲ع تک رہ سکے عیسوی بادشاہ

فردانند نے اِنکو وہان سی نکالا اور باقی جو مسلمان وہان رہ گئی تھی
اُنکو جبراً عیسائی بنایا اور اُنکو مورسکو (یعنے نسل اہل مور) لقب
دیا اگرچہ یہہ لوگ عیسائی ہو گئی تھے پر دلمین مسلمان ہی تھے جبتک
کہ فیلپ بادشاہ ظالم تخت نشین ہوا یہی حال رہا فیلپ نے
یہہ ظلم کیا کہ اپنے دلمین پختہ ارادہ کر لیا کہ اِنکو باتون مین عیسائی
پکّے بناؤن گا یا اِس ملک سے ان کو نکالدونگا چنانچہ درمیان
۱۵۶۸ء ۱۵۷۰ء کے بہت بھاری خونریزی ہوئی ان مخفی مسلمانون سی
جو نہایت تابعداری اور محنت سے نیک نام تھے زبردستی فساد
کرکے (۱۰۰۰۰۰) ایک لاکھہ آدمی کے قریب جلاوطن کر دئی
تب بھی بہت لوگ ایسی رہ گئی تھے کہ ظاہر مین عیسائی تھے پر
دلمین مسلمان تھے فیلپ ثالث نے اُنکو بھی نکالدیا چنانچہ
دس لاکھہ آدمیون نے اُس ملک سے ہجرت کی اور جانب
شمال افریقہ کے جا بسے وہان پر ان لوگون نے چوری سمندر
مین کرنی شروع کر دی جو جہاز عیسائیون کا پاتی اُسکو لوٹ

۱۵۶۸ء ۱۵۷۰ء

بیتی تھی اس طور پر اپنا انتقام لیتے تھے چنانچہ کئی سو برس تک یورپ
کی تجارت کو بہت نقصان ہوتا رہا

زبان حال جو ھسپانیہ مین رائج ہے اُس مین بہت الفاظ
عربی کے ملے ہوے ہین اور کئی شہرون کے نام عربی اثر کی
گواہ ہین وہ مسلمان مور اور عرب جو ہسپانیہ سے نکالے گئے
تھے متعصب نہ تھے اور جس دن سے وہ نکالے گئے ہین
آجتک وہ رونق اس ملک ھسپانیہ پر نہین ہے فقط

تجارت

بعد فتح ہونے - شام - ایران - افریقہ اور
ھسپانیہ کے عربون کے توجہ تجارت - کی طرف بہت زیادہ
مصروف ہوئی - اور اُنہون نے یہہ مناسب سمجھا کہ جن جن مقامون
پر تجارت کو رونق زیادہ ہو وھان مذھب اسلام پھیلایا جاوے
کیونکہ پھیلانا ایک مذھب اور ایک زبان کا تجارت اور
سفر کے واسطے نہایت مفید تھا اور مصارف شان وشوکت

خلفاء عباسیہ اور اہل بغداد نے زیادہ تر رغبت سوداگران کو ہندوستان میں آنے کی دی چنانچہ قبل ۸۰۰ء کے اہل عرب نے کئی جگہہ ہندوستان میں آکر اقامت اختیار کی اور کئی راجہ ہند کے رفتہ رفتہ مسلمان ہو گئے اور پھر اہل عرب جزایر ہند میں داخل ہوئے چنانچہ سیلون - سمطرہ جاوا سلبس بلکہ چین میں بھی پہنچے - اور کاروان عرب شمال کی طرف ہو کر تاتار اور سبیریہ تک آئے - افریقہ میں دریای نیگر تک گئے جہان ۹۲۰ء میں کئی ملک اہل اسلام کے مقر رہو گئے چنانچہ ملک گانا ملک ونگرہ تکرور کوکو بعد ازان سنار درفود برنو تمکتو اور ملّی جو کہ ساحل افریقہ پر واقع تھے پھر آبنا باب المندب سے زنگبار تک پہنچ گئے اور مقامات مفصلہ ذیل پر بندرگاہ مسلمانون کی بنائے گئے مقدشو ملندہ - سونالا - گلو - مزنبیق اور پھر جزیرہ

۹۲۰ء

۳۰۰ء

میدیے غاسکر کو گئے بلکہ اُنکا حوصلہ اس درجہ تک پہنچ گیا تھا
کہ دوس اور اسکینڈینویا کے ساتھ بھی ارتباط تاجرانہ
رکھنے لگے تھے۔ بعضے یہہ بھی لکھتے ہین کہ قریب ۱۴۸۴ء کے اُن
عربون مین سے بعض نے جو اندلس مین رہتے تھے امریکہ کو پایا
اور کولمبس سے اول اِس نئی دنیا کو عربون نے پا لیا تھا مگر کسیکو
خبر نہ ہوئی اور نہ اُنکو اُسسے وہ فائدہ حاصل ہوا جو کولمبس
کو ہوا +

مجمل حال اسلام کا افریقہ مین

۶۳۸ء حضرت عمر کی خلافت مین ابو بکر عمرو ابن العاص نے درمیان ۶۳۰ء ۱۳۰۸ء
کے مصر پر حملہ کیا اور رومیون کے دو بڑے مضبوط شہر پلوشیم
اور مصر بابل سات مہینے محاصرہ کر کے فتح کر لئے یوحنا حاکم جو
بیزنٹائنی بادشاہ کی طرف سے اُس جگہہ حکومت کرتا تھا
جزیہ گذار اہل اسلام کا ہوا پر بوڑھے مرد لڑکے اور عورتین
اور یہ جاری اِس سے مستثنے تھی چونکہ یونانیون اور مصریون مین

ناموافقت تھی اس واسطے مسلمانون نے مصر کو باسانی فتح کر لیا
اول مسجد درمیان شہر فسطاط کی جو بابل کے متصل تھا تعمیر
کی گئی - شہر اسکندریہ تھوڑی مدت تک بچا رہا آخر کو وہ بھی
فتح ہوا اور لوٹا گیا کتب خانہ وہان کا سیرم کی جگہہ جلایا گیا اِس
جگہہ پر پہلا کتب خانہ جو بادشاہ تولومیز نے مرتب کیا تھا وہ تو
آگے ہے قیصر دوم کی حکم سے جل چکا تھا اُسکے بعد جو پھر یہہ کتب خانہ
طیار ہوا تھا وہ حضرت عمرؓ کے حکم سے جلایا گیا اُسوقت سے تمام ملک
مصر ماتحت خلافت اہل اسلام کے ہوا اور اُسکا دار الخلافہ شہر
فسطاط مقرر ہوا

احمد بن طولون جو خلفای عباسیہ کے ماتحت مصر کا حاکم
تھا درمیان ۸۶۹ء ۲۵۶ھ کے المعتمد باللہ خلیفہ عباسی سے منحرف
ہو کر حاکم مستقل مصر کا ہو گیا اُسکے خاندان مین ۹۰۵ء ۲۹۲ھ تک
بادشاہت جداگانہ قایم رہی جبکہ مصر پھر تابع خلفاء کے ہو گئی
تو درمیان ۹۳۵ء ۳۲۳ھ سے لیکر ۹۶۹ء ۳۵۸ھ تک آل آخشیدیہ

۸۶۹ء | ۲۵۶ھ
۹۰۵ء | ۲۹۲ھ
۹۳۵ء | ۳۲۳ھ

مسجد طولون

(یعنے خاندان ابوبکر محمد کا جو ملوک فرغانہ کی نسل سے تھے)
ملک مصر زیر حکم رہا پھر درمیان سنہ ۹۶۹ء ۳۵۸ھ کے خاندان فاطمیہ کے زیر — سنہ ۹۶۹ء
حکم رہا اس خاندان کی حکومت مصر پہ دو سو برس تک رہی جسکا
بیان آگے آتا ہے اس خاندان کی حکومت دریا فرات سے لیکر
قیروان تک تھی - بعد ازان خاندان ایوبیہ درمیان سنہ ۱۱۷۱ء ۵۶۶ھ — سنہ ۱۱۷۱ء
کی قایم ہوا ملک مصر انکی تابع رہا - پھر سنہ ۱۲۵۰ء ۶۴۸ھ مین مملوک بھادیہ مصر
پر غالب آئے آخر کار سنہ ۱۵۱۷ء ۹۲۲ھ مین مصر تابع قیصر روم کے ہوا + — سنہ ۱۵۱۷
قیروان مین ابراھیم بن اغلب حاکم تھا وہ درمیان سنہ ۸۰۰ء ۲۰۲ھ — سنہ ۸۰۰ء
کے خلیفہ ھارون الرشید سے پھر گیا ان اغلبیون کی حکومت ایک
سو برس تک قرتاکو زمین پر قایم رہی +
فاس مین اولاد ادریس فاطمے نے درمیان سنہ ۷۸۸ء ۱۷۱ھ کے خلفاء — سنہ ۷۸۸ء
سے منحرف ہوکر علم استقلال کا بلند کیا سنہ ۹۸۵ء ۳۷۴ھ تک اس خاندان
کی حکومت قایم رہی بعد ازان فاطمیون کے مطیع ہو گئے +
ٹونس مین خاندان ازیری حکومت کرتے تھے یہہ لوگ

یوسف بلقین بن زیری کی اولاد سے تھے ۳۶۲ھ ۹۷۲ء سے لیکر ۵۴۵ھ ۱۱۵۰ء
تک ٹونس اور اُسکے اطراف پر قابض رہے *

مارروقو مین تقریباً ۵۴۴ھ ۱۱۵۰ء مین عبد اللہ موحد بانی مذہب اور حکومت
مرابطین نے اپنی بادشاہت جدا ہی قایم کی جو تھوڑے سے
عرصہ مین ابواب جبل الطارق تک پہنچ گئی اور سبب زوال بانی
سلطنت بنی امیہ کے درمیان ھسپانیہ کے ہوئے *

بیان خلفاء مصر کا

جو عباسیے تھے

صفحہ (۱۲۲) حصہ اول مین لکھا گیا ہے کہ ۶۶۰ھ ۱۲۶۱ء مین مظفر
مارا گیا اُسکی جگہہ بیبرس ملوک بانی خاندان بحاریہ جو لشکر مصر
مین سردار تھا تخت نشین ہوا اور لقب ملک ظاہر اختیار کیا
اسکا زمانہ خلیفہ سے خالی تھا مگر احمد ابن الظاہر جو اس ہل چل
مین بھاگا ہوا پھرتا تھا کہین سے مصر مین آ پہنچا ملک ظاہر
بیبرس نے اِسکو مصر مین لاکر بعد تحقیق خاندان کے اُسکو مستنصر

کا لقب دیا اور پیرزادون کے موافق مسند خلافت پر اُسکو بٹھلایا
تک بعد چھہ مہینے کے تاتاریون کی لڑائی مین وہ ایسا غایب ہوا
کہ پھر اُسکا پتا نہ لگا کہ کہان گیا اُسکے بعد حاکم بامر اللہ خلیفہ
ہوا اُسکے خاندان سے ۵ اپشت تک برائے نام خلیفہ کہلاتے
رہے پس اُن خلفاء کا حال مختصر لکھا جاتا ہے +

الحاکم بامر اللہ

یہہ خلیفہ ہارون الرشید کی اولاد سے تھا مستنصر کی سامنے
اُسکی کچھہ قدر نہ تھی بعد گم ہونے المستنصر کے وہ مصر کا
خلیفہ مقرر ہوا کچھہ اوپر چالیس برس اوسنے خلافت کی درمیان
سنہ ۷۰۱ھ کے اُسنے وفات پائی +

سنہ ۱۳۰۱ع

المستکفی باللہ بن الحاکم

اُسکے بعد اُسکا بیٹا المستکفی خلیفہ ہوا اُسکے نام کا خطبہ ممبرون
پر پڑھا گیا ناصر نامی حاکم نے اُسکو شہر قوص مین حکم آنے
کا دیا اُسی جگہہ تمام عمر جلاوطن رہا سنہ ۷۴۰ھ مین فوت ہوا +

[illegible]

الواثق باللہ بن محمد المتمسک بن الحاکم

عوام الناس اسکو المستعطی الواثق ابراہیم کہتے تھے چونکہ ناصر اسنے محبت زیادہ رکھتا تھا اسلئے اسکو خلافت ملی مورخین مین اختلاف ہے بعض اسکو خلیفہ شمار کرتے ہین کوئی خلفاء کے سلسلہ مین گنتا ہے ایام منصور مین اسکی خلافت سے خلع کیا گیا ۷۴۲ھ ۱۳۴۲ء مین وہ مسند خلافت سے اُتارا گیا +

سنہ ۱۳۴۲ء

الحاکم بامر اللہ بن المستکفی

بعد ازان الحاکم بامر اللہ بن المستکفی کی بیعت ہوئی وہ اپنے باپ دادا کے قدم بقدم چلا ۱۲ برس خلافت کر کے درمیان ۷۵۳ھ ۱۳۵۳ء کے فوت ہوا +

سنہ ۱۳۵۳ء

المعتضد باللہ ابو بکر بن المستکفی

بعد وفات حاکم کے المعتضد کے بیعت ہوئی ابن حبیب حسن بدر الدین لکھتا ہے کہ اس خلیفہ کی بیعت قاہرہ مین ہوئی اور اسکی نصیب نے مساعدت اچھی کی ۱۰ برس تک خلافت کی پھر ۷۶۲ھ ۱۳۶۲ء مین فوت ہوا +

سنہ ۱۳۶۲ء

المتوکل علی اللہ محمد بن المعتضد

یہہ خلیفہ تین بار مسند خلافت پر بٹھلایا گیا اور دو دفعہ اُتارا گیا تیسری دفعہ تا پانے وفات کے مسند خلافت پر متمکن رہا ۵۴ برس تک اُسکی خلع اور حبس مین گذرے اُسکے دس بیٹے تھے پانچ اونمین سے علی التوالی خلیفہ ہوئے اس خلیفہ نے سنہ ۸۰۸ھ سنہ ۱۴۰۵ع مین وفات پائی +

۸۰۸ھ | ۱۴۰۵ع

المعتصم باللہ ذکریا بن ابراھیم بن الحاکم

اُسکے بعد المعتصم خلیفہ ہوا یہہ شخص دو دفعہ مسند پر بٹھایا گیا ایک دفعہ واثق عمر خلیفہ مقرر کیا گیا اور وہ اُتارا گیا دوسری دفعہ پھر اُسکی بیعت کی گئی ۷ برس اُسنے خلافت کی آخر سنہ ۸۲۴ھ سنہ ۱۴۲۱ع مین فوت ہوا +

۸۲۴ھ | ۱۴۲۱ع

الواثق باللہ عمر بن المعتصم ابراھیم

اُسکے بعد الواثق خلیفہ ہوا اُسکو ابن قلاوون نے خلافت کی مسند دلوائی اور ہمیشہ اُسکا طرفدار رہا یہانتک کہ سنہ ۸۲۸ھ سنہ ۱۴۲۵ع

۸۲۸ھ | ۱۴۲۵ع

مین بقضای الهی فوت ہوا +

المستعین باللہ بن المتوکل

مستعین باللہ ابو الفضل عباسی نے وراثت مین خلافت پائی اور اچھی طرح خلافت کی سلطان ناصر کی ہمراہ شام کی طرف گیا وہان جا کر سلطان ناصر فوت ہو گیا اسلئے خلافت اور سلطنت دونون اُسکو مل گئین بعد ازان موئد شیخ نے اُسکو اسکندریہ مین رہنے کا حکم دیا اور خلافت کی مسند سے برطرف کیا گیا اُسی جگہہ درمیان

۱۴۲۹ء ۸۳۳ھ کے فوت ہوا + ۱۴۲۹ء ۸۳۳ھ

المعتضد باللہ بن المتوکل

یہہ بہائی مستعین باللہ کا تھا جسدن اُسکی خلافت سے خلع ہوا اُسیدن اُسکی بیعت کی گئی اُسکا لقب معتضد باللہ اور کُنیت ابو الفتح اور نام داؤد تھا اسنے مدت تک خلافت کی چنانچہ کئی سلاطین اُسکی خلافت مین گذرے اور مصر مین اسنے جو رتبہ پایا وہ کسی خلیفہ عباسی کو نصیب نہوا تھا یہہ خلیفہ اہل علم اور

ادب کا دوست تہا اور کوئی دقیقہ فقہ کا عمل کرنے سے نہ چہوڑتا تہا واجب اور مستحب سب پہ نظر کرتا اور عمل مین لاتا اور بہت نیک خصلت اور خوش خلق تہا تیس برس تک اُسنے خلافت کی ۸۴۵ھ درمیان ۱۴۴۱ء ۸۴۵ھ کے اُسنے وفات پائی +

۱۴۴۱ء

المستکفی باللہ بن المتوکل

اس خلیفہ کا نام سلیمان تہا جب وہ اُسکا بہائی داؤد مرا اوسیدن اوسکی خلافت کی بعیت ہوئی اسنے اپنے بہائی سے زیادہ عزت اور اقبال مین ترقی کی خاموش بہت رہتا تہا اور تنہائی اور عزلت پسند تہا تمام مسکرات اور محرمات سے عفیف و پاک تہا بیس برس خلافت کرکے درمیان ۱۴۵۱ء ۸۵۵ھ کے وفات پائی +

۸۵۵ھ ۱۴۵۱ء

القایم بامر اللہ بن المتوکل

اس خلیفہ کا نام حمزہ تہا بعد انتقال اُسکے بہائی سلیمان کے اوسکی بعیت ہوئی اور اُسیکی وقت مین یہہ رسم جاری ہوئی

کہ بادشاہ وقت نے تحفہ اور ہدیہ اُسکو مسند خلافت پر بیٹھنے کے بعد
بھیجا مگر اس سلطان کے بعد جو متولی سلطنت کے ہوئے اُنسے
مخالفت اور فساد اس خلیفہ سے ہو گیا تھا اسلئے وہ خلافت سے
برطرف کیا گیا اور سلطان نے اُسکو حکم دیا کہ شہر اسکندریہ مین
جا کر رہے اُسی جگہ اُسنے انتقال پایا اور چار برس اُسکی
خلافت کی ۱۴۵۵ء ۸۵۹ھ مین وہ خلافت سے دست بردار ہوا تھا

المستنجد باللہ بن المتوکل

۱۴۵۵ء ۸۵۹ھ

سلطان اشرف نے مستنجد باللہ یوسف ابو المحاسن کو ۱۴۵۵ء ۸۵۹ھ
مین خلیفہ بنایا اور منصب خلافت کا نذرانہ بھی اُسکو دیا ۲۵ برس
اُسنے خلافت کی ۱۴۸۰ء ۸۸۴ھ عیسوی مین اوسنے انتقال کیا

۱۴۸۰ء ۸۸۴ھ

المتوکل علی اللہ ابو العز عبد العزیز

عبد العزیز متوکل علی اللہ کی خلافت بیعت اُسکے چچا
مستنجد باللہ کے وقت مین ہو گئی تھی اُسکی بیعت کے واسطے
سلطان قایتبائی خود آیا تھا اور اُسکے چھوٹے بڑے سب

سنہ ۹۰۳ھ | راضی تھی ۹ ابرس اوسنے خلافت کی بچ ۹۰۲ ہ میں انتقال کیا ۔ | سنہ ۱۴۹۷ع

المستمسک باللہ یعقوب ابن المتوکل

اُسکا لقب المستنصر تہا بعد وفات اپنے باپ کے اُسکی خلافت کی بعیت ہوئی اور ہر ایک خورد و کلان اُسے راضی رہا یہہ خلیفہ

سنہ ۹۲۲ھ | درمیان سنہ ۹۲۲ھ کے فوت ہوا ۔ | سنہ ۱۵۲۲ع

المتوکل علی اللہ بن المستمسک باللہ یعقوب

اس خلیفہ کا نام محمد تہا اسکی بعیت شہر قسطنطنیہ مین بھی ہوئی سلطان سلیم کے ساتھ وہ قسطنطنیہ کو گیا اور پھر وہان سے بڑی عزت اور توقیر کے ساتھ مصر کو مراجعت کر کے آیا اس پر

سنہ ۹۲۳ھ | خلافت عباسیہ مصر کی ختم ہوگئی اُسنے درمیان سنہ ۹۲۳ھ کے انتقال کیا ۔ | سنہ ۱۵۲۳ع

فرقہ اسمعیلیہ کا بیان

بانی اس فرقہ کا عبداللہ ابن سبا یہودی باشندہ

شہرا ہوا زا صد بخون سنبان ملک فارس کا تہا اُسکی آباو
اجداد مذہب قدیم اور اپنی بادشاہت کی محبت اپنے دل مین
رکھتے تھے جن عربون نے فارس کو فتح کیا تہا اُنکے دشمن
دلی تھے خصوصاً باشندے شمال و مشرق اِس ملک کے منتظر
وقت کے تھے کہ پھر کوئی موقع ہاتھ آوے تو اپنی سلطنت اور
پھلی آزادی حاصل کرین عبد اللہ نے سوچا کہ اگر اپنا ارادہ
دلی دفعتہً ظاہر کرون تو عوام الناس اُسکے قابو مین نہ آوینگے
گے اسلئے اُسنے کئی مکان مثل اُن مکانون کے جو اس زمانہ مین
فری میسن کے فرقہ کی ہین جنکو لاج کہتے ہین کئی جگہہ بنوانے
کا ارادہ کیا اور اُن مکانون مین حمیلا وسر راز کی سکہلانے
وانے مقرر کرکے اُنکی سات درجی ٹھہرائے وجہ اسکی یہہ تھی
کہ ساتوین امام کو اولاد حضرت علی رضؓ سے جو اُنھون نے اپنا
پیشوا اقرار دیا تھا وہ اسمعیل ابن جعفر صادقؓ تہا اسلئے اُن
مکانون مین سات ہی درجی اُسنے ٹھہرائے جنکی یہہ نام ہین

اول درجہ	شیخ الجبل	یہہ اُسکا درجہ تہا
۲ "	داعی الکبیر	
۳ "	دحلیس	یعنی عالم اسرار و بحث کنندہ
۴ "	رفیق	
۵ "	فدای	
۶ "	لصیق	
۷ "	عوام الناس	

جو شخص اسکے مذہب مین آتا تھا اُسکو وہ کتاب جو عبد اللہ کی سات باب مین بنائی ہوئی تہی درجہ بدرجہ سکہلائی جاتی تھی۔ عوام الناس درجہ تعلیم سے شروع ہوکر اوپر کے درجون تک فایز ہوتے تھے اور ہر ایک درجہ کی مشق کے واسطے دحلیس لوگ طیار رہتے تھے اُنکا راز بہی مانند فری میسن لوگون کے نہ کہلتا تہا یہی شخص یا بنی خاندان فاطمہ کا ہے اُسکی اولاد سے کئی خلیفہ قاہرہ مصر مین اور کئی جگہہ حاکم ہو چکی ہین مطلب اونکا صرف

یہہ تہا کہ خلافت کا حق خلفاء فاطمیہ کو پہنچا ہے یہہ خلفاء تمام دنیا کی حکومت کے مستحق ہین خدا تعالے نے مذہب حق ان ہی کی معرفت دنیا مین نازل کیا جو شخص خلفاء عباسیہ سے ہوا اوسکو قتل یا معزول کرو اور امامت منحصر سات اماموں مین ہے علی رضا سے لیکر جعفر صادق تک چہہ خلیفہ ہوئے ساتوان خلیفہ اسمعیل تہا موسی رضا خلیفہ نہ تھے کیونکہ خدا نے زمین و اسمان سات ہی دن مین بنائے دنون کے شمار بہی سات ہی پر رکہی سیارات بہی سات ہی ہین اسی طرح امام بہی سات ہین ساتوین پر امامت ختم ہو گئی + عبد اللہ ابن سبا نے جب ایسے اعتقاد ظاہر کئے تو المعتمد باللہ کی خلافت مین مقید ہوا مگر کسی اسمعیلے کے مدد سے قید خانہ سے نکلکر اوسنے علم بغاوت کا شمال افریقہ مین جا کر کہڑا کیا اور اپنا نام عبد اللہ رکہا اور دعوے کیا کہ مین اصلی اور حقیقی وارث علی رضا اور فاطمہ کا ہون اور المہدی خطاب اختیار کیا جو بارہوین امام موعود کا تہا مغربی عرب اسکی فریب مین آگئی

اور کہنے لگے کہ محمد صلعم نے بھی پیشین گوئی کی ہے کہ تین سو برس کے بعد مغرب سے ایک بیٹا ظاہر ہوگا سو وہ یہی ہے ✦

اسی عبید اللہ نے قیروان شہر کو دار السلطنت مقرر کیا اور اوسیوقت بنیاد ایک نیئی دار الخلافہ کی دلوا دی جسکا نام شہر مہدیہ رکھا

اسی سے درمیان ۲۹۶ھ کے خلفاء فاطمیہ کی بنیاد پڑی کیونکہ اسکی تیسری نسل مین المعز لدین اللہ نے اپنی دار الخلافت مصر مین درمیان ۳۶۶ھ کے مقرر کی اون حاکمون کا بیان سلسلہ وار علیحدہ لکھا جاسے گا ✦

۹۱۰ع

۹۷۶ع

خلفاء فاطمیہ نے جہان تک ہوسکا اس مذہب کو خوب پہیلایا اور جو کوئی اونکی عقیدہ مین شامل ہوا اوسکو اچہا عہدہ دیا اسرار اسمعیلے کے سکہلانے کے واسطے پہلے پہل ایک کالج قیروان مین تعمیر ہوا پہر جب دار السلطنت شہر مہدیہ کو منتقل ہوئی تو کالج بھی وہان جاکر تعمیر ہوا پہر مصر مین درمیان قاہرہ کی بنا مصر کی اسمعیلی ایک ہفتہ مین دو دن درمیان اوس مکان

سے جمع ہوا کرتے تھے

ایک مورخ لکھتا ہے کہ جب یہہ مکان اس راز کی تعلیم کے واسطے
مصر مین تعمیر ہوا تب درجے تعلم کے بجاے سات کے نو ہو گئے
تھے اور ان درجون مین مبتدی کو جو کچھ تعلیم ہوتی تھی یہہ ہے
ا۔ اول درجہ مین مبتدی کو قران کے مسایل پر شکوک اور شبہات
کرنے اور مشکل و تیقی تبلانے شروع کرتے تھے تاکہ اُسکے روح
مین طاقت راز اسمعیلے کے سننے اور جاننے کا شوق پیدا ہو جیا نچہ
جو شبہہ یا اعتراض قران پہ کرتے تھے تو اُسکے ساتہہ جواب
اسمعیلے فرقہ کا اُسکو تبلایا جاتا تہا اسی طرح تمام مسایل اسمعیلے
کی تعلیم ساتھ ہی ساتہہ قران شریف کی تعلیم ہوتی جاتی تھی جب
شاگرد کو دیکھتے تھے کہ وہ پختہ اُس تعلیم مین ہو گیا ہے اُسوقت
اُسے قسم لیجاتی تھی کہ مین اس مذہب سے کبھی نہ پھرون گا
اور اپنے داعی یا معلم کی اطاعت حد سے زیادہ کرون گا یہہ
تعلیم جب ختم ہو چکتی تہی تب دوسرے درجہ کی تعلیم شروع

ہوتی تہی +

۲- دوم درجہ مین امامت کے معنے اور اُسکی خاصیت کہ وہ خدائی راز ہے +

۳- تیسرے درجہ پر اول تعداد اماموں کی کہ وہ سات ہین اور انہون ہی کے وحی نازل ہوتی تھی اور کہ ہرایک امام نے اپنے پہلے امام کے مسائل منسوخ کر دئیے اور اسمعیل ساتوان امام سب سے بڑا تہا +

۴- چوتہی درجہ پہ یہہ تعلیم ہوتی تہی ابتدا ء پیدایش دنیا کی خداتعالے نے سات شارع اِس دنیا پر نازل کیے ہین اور اُن ہی پہ وحی نازل ہوے اور کہ اُنمین سے ہرایک نے اپنی پہلے شارع کی شرع کو منسوخ کر دیا ہے یا تبدیل کر دیا ہے وہ ساتون پیغمبر تھے اور جو کچھہ کہتے تھے خدا کے وحی اور مرضی کے موافق کہتے تھے اور اُن ساتون کو حکم بولنے کا تہا اُنکے نیچے سات ہی پیغمبر اور ہوے ہین جنکو بولنے کا حکم نہ تہا وہ خاموش پیغمبر گذرے ہی

ہین اونکا صرف یہہ کام تہا کہ اپنے پہلے پیغمبر کے احکام کو بدون
تغیر اور تبدل کے جاری کرین وہ سات متکلم پیغمبر یہہ ہین +
آدم ع - نوح ع - ابراہیم ع موسی ع - عیسی ع - محمد ص
اور اسمعیل ع اونکے سات شاگرد یا ساکت پیغمبر یہہ ہین
شیث ع - سام ع - اسمعیل ابن ابراہیم ع - ہارون ع
شمعون پطرس ع - علی ع اور محمد ابن اسمعیل ع
۵ - پانچوین درجہ پر یہہ تعلیم ہوتی تھی کہ ہر ایک نے ان ساکت
پیغمبرون سے بارہ بارہ اپنے شاگرد یا داعی الاکبر مقرر کیے تھے تاکہ
مذہب حق کی تعلیم دنیا مین کرین اور بارہ شاگردون کا رتبہ
اون ساتون پیغمبرون سے ادم درجہ کا ہے +
٦ - جبکہ مریدان چہوٹے درجون مین کامل العیار نکلتا تہا جنکی
تعلیم سے بڑا مطلب اونکا یہہ تہا کہ اپنے معلم کی بہت تعظیم
اور تکریم اور دلی محبت کرنی چاہئے اوسوقت اسرار اور پوشیدہ
راز مسائل شرعیہ کے اونپر ظاہر کرتے تھے جب اس درجہ ششم

مین کامل ہوجاتا تہا تب اُسکو اسی درجہ کے اخیر مین یہہ سکہلاتی
تھی کہ مذہبی شرع کو تابع مسایل فلسفہ کے رکہنا چاہئے *

۷ - ساتوین درجہ پر رازآلہی کی تعلیم ہوتی تھی خصوصاً وہ مسایل
جو متعلق علم الہیات کے اسیملین رایج ہین *

۸ - آٹھوین درجہ پر اونکو یہہ تعلیم ہوتی تھی کہ افعال انسان کے
غیر معتبر ہین اور انکا حسن اور قبح سب ایجادی اور اختراعی
بات ہے دراصل اُنکا کچھہ اعتبار نہین *

۹ - نوین درجہ پر اخیر تعلیم یہہ ہوتی تھی کہ کسی بات کا یقین
نہ کرو سب کو نیست اور نابود سمجھو اور ہر ایک شی کے حاصل
کرنے کی کوشش کرو جو کوئی کوشش جس بات کے لئے
کرتا ہے اُسکو وہ شے حاصل ہوجاتی ہے *

خاندان فاطمیہ اسمعیلیہ

جو کہ بعد دولت اخشیدیہ کے مصر پر غالب ہوے

المعز لدین اللہ ابو تمیم معد

یہہ شخص خاندان فاطمیہ سے ہے جو شیعون کی شاخ اسمعیلیہ سے گذرے ہین عبید اللہ صاحب مغرب کی تیسری پشت مین یہہ پیدا ہوا اُسکے باپ کا نام منصور اسمعیل ہے وہ بیٹا القائم کا وہ بیٹا عبید اللہ مہدی کا یہی فرقہ اسمعیلیہ کا گذرا ہے المطیع للہ خلیفہ عباسی کے وقت مین المعز معد نے ۹۶۹ع ۳۵۸ھ مین شہر فاس کو فتح کیا اور انتہاے مغرب افریقہ تک لشکر کشی کی بہت لڑائیان لڑا اور ملک مصر کا بادشاہ ہوا شہر قاہرہ اُسی نے بسایا یہہ پہلا بادشاہ خاندان فاطمیہ کا ہے اسنے جامع ازہر مسجد کی بنیاد اپنے وزیر جوہر کی معرفت ڈلوائی اسکے وقت مین بہت مصیبتین مصر پر نازل ہوئین چھبیس ۲۶ برس بادشاہت کی

۹۶۹ع ۳۵۸ھ

۷ تاریخ ماہ ربیع الاول سنہ ۹۷۶ھ میں اوسنے انتقال پایا اُسی جگہہ مدفون
ہوا اس فرقہ کی تعلیم کا حال مفصلا اوپر مدرنیکا پر مجملاً پھر اسجگہہ
بتلاتا ہوں یہہ لوگ حضرت علی سے لیکر امام جعفر صادق تک امامت
برحق مانتے ہین مگر موسی کاظم کو امام نہین مانتے ہین اور اُن اماموں
کو جو اُسکے بعد ہوے البتہ اسمعیل بن جعفر صادق کو امام برحق
بلکہ پیغمبر اولا العزم مانتی ہین اور کہتے ہین کہ اسپر امامت
اور نبوت سب ختم ہوچکی ہے انکو مورخین عرب نے لقب
سَبْعِیَّہ اسیواسطے دیا ہے کہ وہ سات اماموں کے
قائل ہین اور یہہ کہتے ہین کہ ہر ایک انقلاب دور فلکی مین
امام کا ہونا ضرور ہے خواہ امام ظاہر ہوا ہے اُسکی زمانہ کو
دورالکشف کہتے ہین خواہ مخفی اُسکے زمانہ کو دورالستر بولتے
ہین اُنکی حجت اسبات مین یہہ قول علی مرتضیٰ کا ہے
لن تخلو الارض عن قائم بحجۃ اور اس فرقہ کو باطنیہ
اسواسطے کہتے ہین کہ انکا یہہ قول ہے کہ ہر ایک ظاہر کی

سنہ ۹۷۶ھ

۱۵۶۸ء

واسطے ایک باطن ہے یعنے امام ظاہر کے بعد امام باطن آتا
ہے - اور تعلیمیہ نام اُنکا اسواسطے ہوا کہ وہ اسبات
کے قایل ہین کہ علم حق کی تعلیم ایمہ سے خاصنہ ہوی ہے
اہل سنت وجماعت نے انکو ملاحدہ کا خطاب دیا ہے کیونکہ
یہہ لوگ قران شریف اور حدیث کے معنے تاویلی بہت کرتے
ہین یہانتک کہ نصوص اور قصص کی بھی تاویلین کرتے ہین
اور اونکا یہہ اعتقاد بھی ہے کہ جو شخص مرگیا اور اسنے اپنی زمانہ
کے امام کو نہ پہچانا یا اُسکی بعیت نہ کی اسکی موت ایسی ہوتی ہے
جیسے ایام جاہلیت مین کفار کی ہوتی تھی +

العزیز باالله ابو النصر نزار بن المعز

عزیز نزار بعد وفات پانے اپنے باپ معز کے مصر کا حاکم
ہوا اُسنے ملک کو بڑی وسعت دی اور اپنے باپ سے
زیادہ اقتدار حاصل کیا اُسکی مزاج مین عفو بہ نسبت انتقام
کے زیادہ تھا اکیس برس اُسنے بادشاہت کی اس عرصہ مین

سنہ ۹۹۶ء

بہت دولت جمع کی ماہ رمضان سنہ ۹۹۶ء مین فوت ہوا اُسکی حکومت کے وقت بغداد کا خلیفہ طایع لله عباسی تہا اور شروع خلافت قادر بالله عباسی کی تھی ٭

۶ الحاکم بامر الله ابو علی منصور بن العزیز

الحاکم کو سلطان فرعون اگر کہین تو بجا ہے یہہ شخص بہت تندخو اور مغلوب المزاج بے رحم خونریز بادشاہ تہا اُسنے رعایا کو حکم دیا تہا کہ جب اُسکا نام سنین فوراً سجدہ کرین خواہ کوئی شخص بازار مین بادشاہ کا نام لے یا خطبہ بیچ درمیان مسجد کے گویا وہ دعوی خدائی کا کرتا تہا جس طرح پر فرعون نے موسی ؑ کے وقت مین کیا تہا اور اس حکم کی تعمیل جہال رعایا نے کرنی شروع کر دی - اور چونکہ وہ بڑا مربی فرقہ اسمعیلیہ کا گذرا ہے اسلیے بہت لوگ اس فرقہ کے اُسکو الٰہ قیاس کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ خدا تہا جسنے آسمان سے اوترکر جسم انسانی قبول کر لیا تہا اُسنے ایک اور شاخ فرقہ اسمعیلیہ کے ایجاد کی ہے اور اُسکے متبعین کو دروز کہتے مین یہہ فرقہ ابتک موجود ہے - مورخین عرب

لکھتے ہین کہ بعد فرعون کے جو حضرت موسیٰ ع کے وقت مین بادشاہ مصر کا تہا کوئی بادشاہ مصر کا ایسا ظالم اور مرتکب کبایر الحاکم کی مانند نہین گذرا ہے۔ پچیس ۲۵ برس بادشاہت کر کے مفقود ہوگیا یہہ بیان اُسکی متبعین کا ہے اسمعیلیہ فرقہ کی لوگ یہی سمجھی ہین کہ آسمان کو چلاگیا مگر مورخ لوگ کہتے ہین کہ کسی مسلمان نے اُسکو خفیہ قتل کرڈالا یہہ واقعہ ۲۷ شوال سنہ ۴۱۱ ہجری درمیان خلافت القایم بامر اللہ خلیفہ بغداد کے وقوع مین آیا۔

سنہ ۱۰۲۰ع سنہ ۴۱۱ھ

۴ الظاہر لاعزاز دین اللہ ابو الحسن علی بن الحاکم

الظاہر علی بعد وفات اپنے باپ کے عنفوان شباب مین تخت مصر پہ بیٹھا اسکی وقت مین بادشاہت مصر کی معہ ملک شام کے اُسکے ماتحت تہی اور اسی بادشاہ کے نام کا خطبہ شام اور افریقہ مین جا بجا پڑہا جاتا تہا دس برس اُسنی سلطنت کی ۱۰۳۵ع سنہ ۴۲۷ھ مین فوت ہوا اسکا زمانہ شروع ایام خلافت القائم بامر اللہ العباسی کے تہا۔

۵ المستنصر باللہ ابو تمیم بن الظاہر

مستنصر باللہ معد نے بہت مدت تک خلافت کی اور اقبال نے بہی اُسکے خاطرخواہ مدد دی اُسکے نام کا خطبہ بلحاظ رعایت اُسکی اباو اجداد کے بغداد مین بہی پڑہا گیا اُسنے ساٹہہ[۶۰] برس بادشاہت مصر کی کی ۱۸ تاریخ ماہ ذی الحجہ ۴۸۷ھ[۹۵] مین قضاد الٰہی سے فوت ہوا اسکا تعین المستنصر باللہ خلیفہ بغداد کا ہوا تہا ✦

اسی بادشاہ کے وقت مین ایک اور موجد مذہب شاخ اسمعیلیہ کا فارس مین پیدا ہوا وہ حسن ابن صبّاح حُمیری باشندہ ری کا تہا بعد ظہور اس موجد مذہب کے مصر کے اسمعیلیون کی رونق بازار کم ہونی شروع ہو گئی تہی وجہ اُسکی یہہ ہوئی کہ حسن ابن صباح نے اُسی طریقہ اسمعیلیہ مین اصلاح دیکر اُسکا نام حشاشین رکہدیا تہا اسسبب اس مذہب کی زیادہ شہرت ہوگئی اور اسمعیلے لوگ اسس فرقہ مین زیادہ داخل ہونے لگے -

(حاشیہ: ۴۸۷ھ — ۱۰۹۵ء)

مختصر تاریخ حسن ابن صباح کی یہہ ہے کہ اُسکا باپ مسمّے علی بڑا غالی
شیعہ تہا وہ یمن سے کوفہ مین آیا وہان سے قُم کو گیا قُم سے رَی
مین آکر بسا حاکم رَی کا ابو مسلم رازی بسبب خلاف مذہب ہونے
کے اُسکے باپ علی سے عداوت رکھنے لگا اسلیئے اُسکو رَی
چہوڑنا پڑا بعد ازان نیشاپور مین آیا اور واسطے دفع کرنے اِس
مظنّہ کے اُسنے اپنے بیٹے حسن کو امام مُوَفّق نیشاپوری اہل
سنت وجماعت کے سپرد کیا کہ آپ اسکو علم پڑہا دین اور خود گوشہ
گزین ہوکر عبادت مین مشغول ہوگیا حسن مذکور ہمراہ
نظام الملک طوسی اور عمر خیام کے مدرسہ نیشاپور مین ہمدرس
تہا۔ ایکروز اُسکے باپ نے یہہ پیشین گوئی کی کہ نظام الملک
بڑے مرتبہ دنیاوی کو اور حسن اوسکا بیٹا بڑے مرتبہ ظاہری
اور معنوی کو پہنچین گے اسلیئے ان تینون نے یعنے حسن۔ نظام الملک
۔ اور عمر خیام نے آپسمین عہد وپیمان اسطور کے کرلیئے کہ جو کوئی
ہم تینون مین سے پہلے درجہ دنیاوی مین فوقیت پاوے تو اُس

دولت مین باقی دونون کو شریک کرلیوے اتفاق سے خواجہ
نظام الملک بادشاہ سلجوقی الپ ارسلان کا وزیر ہوگیا یہہ حال سنکر
حکیم عمر خیام اُسکے پاس گیا خواجہ نے حسب وعدہ اُسکی مدد
کرنے مین کچہہ دریغ نکیا عمر خیام گوشہ نشین ہوکر نشر فضایل میں
مشغول ہوگیا حسن ابن علی صباح منتظر رہا کہ مجھکو خواجہ نظام الملک
اپنے قول اور اقرار کے موافق ضرور بلا دیگا اُسنے اُسکی
کچہہ بہی خبر نہ لی جبتک الپ ارسلان زندہ رہا تب تک
حسن مذکور اُسسے نہ ملا جب ملک شاہ ابن الپ ارسلان کا عہد
آیا اُسوقت حسن نیساپور مین گیا خواجہ نظام الملک سے ملاقات
کی اُسنے کچہہ توجہ نکی بلکہ بادشاہ تک بہی اُسکو نہ پہنچایا تب
ایکروز حسن نے نظام الملک سے کہا کہ تو اصحاب تحقیق اور
اہل یقین سے ہے اور خوب طرح جانتا ہے کہ دنیا ایک متاع
ذلیل ہے اُسکی محبت مین پہنسکر وعدہ خلافی کرتا ہے اور
ینقضون عهد الله کے زمرہ مین داخل ہوتا ہے یہہ

بڑی تعجب کی بات ہے اس کلام کا اثر ہوا بادشاہ سے ملاقات
کروا دی اور اسکی ذہن اور ذکا کی تعریف کی اور یہہ ہی بادشاہ
کو سمجھا دیا کہ حسن مذکور مزاج کا ہلکا اور چھچھورا ہے اسپر اعتماد
نکرنا چاہیے حسن نے تھوڑی ہی عرصہ مین اپنی دانائی اور
زیرکی سے بادشاہ کو خوش کرکے اسکے دل مین اپنی جگہہ پیدا کرلی
اور نظام الملک کی بیخ کنی کے درپے ہوا پر کچھہ نکرسکا کیونکہ
نظام الملک کو اسکے سب فریب کہل گئے تھے اسنے بادشاہ کو
اسکے سب فریب بتلا کر وہان سے اسکو نکلوا دیا حسن ناراض
ہوکر اصفہان مین آیا وہان پر رئیس ابوالفضل کی گہر پر
رہا کیا - ایکروز اسنے اپنی میزبان سے کہا کہ اگر میرے ساتھہ
دو یا تین شخص دوست صادق ایسے ہوتے جنپر مجھکو بہروسا ہوتا
تو مین ایک ہی دن مین بادشاہت اوس سلجوقی ملک شاہ کی
اور وزارت اُس نظام الملک دہقانی کی اولٹ دیتا یہہ بات
سنکر ابوالفضل نے خیال کیا کہ اسکے دماغ مین کچھہ خلل ہے

جو ایسی بیوقوفی کی بات کہتا ہے دو یارون کی ہمراہ ہو کر ایسی بڑی
سلطنت کو جو حلب سے لیکر کاشغر تک پہیلی ہوئی ہے
ایک دن مین کیونکہ اولٹ سکتا ہے اسلیئے اُسنے طبیب کو بُلا کر
اُسکے علاج کر دانے کی تجویز کی یہہ دیکہکر حسن بہت ہی
ناراض ہوا اور تبسم کر کے اُسنے رخصت لی وہان سے درمیان
۴۷۱ھ ۱۰۷۸ء شڈسنہ ۴۷۱ ہجری کے مصر مین آیا اُس جگہہ پر اُس خلیفہ المستنصر
باللہ فاطمی اسمعیلے نے اُسکی بڑی خاطرداری کی ڈیڑہ
برس تک وہان رہا بعد مرنے المستنصر باللہ کے درمیان
امیر الجیوش اور حسن کی نزاع ہوی باعث اُسکا یہہ تہا کہ المستنصر باللہ
نے اپنے بیٹے نزار کو اپنا ولی عہد مقرر کیا تہا پہر بسبب ہجوم
خلایق کے احمد المستعلی باللہ کو ولی عہد کر دیا امیر الجیوش
کی راے کی ساتہہ متفق ہو گیا حسن نے کہا کہ اعتبار نص
اول کا ہے اور لوگون کو کہا کہ نزار کی بیعت کرو یہہ بات جب
بادشاہ کو معلوم ہوے اُسنے حسن کو قلعہ دمیاط مین قید

گیا اتفاق سے اُسی دن ایک برج اُس قلعہ کا جو نہایت مضبوط تہا گر پڑا لوگون کو حسن کی کرامت کا شک ہوا اسلئے امیر المستنصر باللہ نے حسن کو ہمراہ ایک طایفہ عیسائیون کے جہاز مین سوار کرکے افریقہ کی مغرب کی طرف جلا وطن کردیا اتفاقاً دریا مین طوفان آیا تمام لوگ جو جہاز مین سوار تہے مارے خوف کی گہبرا گئے اور مونہون پر ہوائیان اوڑنے لگین حسن کے چہرہ پر ذرا بہی نشان خوف کا نہ دکہلائی دیا جہاز کے کپتان نے پوچہا کہ سب آدمی طوفان کے خوف سے ڈر گئے ہین تیرے چہرہ پر اوسکا کچہہ بہی اثر نہین دکہلائی دیتا اسکا کیا سبب ہے حسن نے کہا کہ مجہکو امام برحق نے کہدیا ہے کہ اس طوفان سے کچہہ اندیشہ نہ کرنا کسی کا نقصان نہوگا چنانچہ اتفاق سے ایسا ہی ہوا اون لوگون کو حسن پر بڑا اعتقاد ہوگیا اسلئے جہاز کے کپتان نے حسب خواہش حسن کے حدود شام پر اُسکو پہنچا دیا وہان سے وہ حلب مین آیا پہر بغداد کو گیا پہر صوبہ خوزستان مین پہنچکر اصفہان مین آیا

یہ جہان جہان پہنچا اپنا کام کرتا رہا یعنے خفیفہ تعلیم اپنے عقائد
کی اور امامت نزار ابن مستنصر پر لوگون سے بیعت لیتا رہا چنانچہ
عراق اور آذربیجان مین خلق کثیر کو اسمعیلے مذہب کی تعلیم
کردی پہر چند کامل شاگردونکو قلعہ المُوت اور سوار اُسکے
اور قلعون اور بلاد اور دیار اور قہستان کو روانہ کیا تاکہ
مذہب حق کی تعلیم کرین اُسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ تہوڑے ہی دنون
مین بہت لوگون نے مذہب حشاشین کا اختیار کر لیا اور آپ
قلعہ الموت کی قریب ٹہیر کر بڑا زہد و تقوی اور اصلاح لوگون
کو دکھلاکر اپنے منقاد اور تابع اونکو کر لیا ہزار ہا آدمیون
نے اُسی بیعت کی آخر الامر اوسکا یہہ نتیجہ ہوا کہ ماہ رجب
سنہ ۴۸۴ھ مین رات کے وقت قلعہ سی ایک فوج آئی اور
مولانا کو قلعہ کے اندر لے گئے مولانا نے وہان پہنچکر
مہدی علوی نام حاکم کو جو سلطان ملک شا کی طرف سی

سنہ ۱۰۹۲ء

الموت نام ہے قلعہ کا اور اس لفظ کے معنے مین عقاب *

اوسکو زمین کا حاکم تھا بے اختیار کر دیا ایکروز یہہ حیلہ کیا
کہ مہدی مذکور سے حسن نے کہا کہ اس قلعہ کی اس قدر زمین
جسپر ایک چرسہ گاے کا محیط ہو سکے تین ہزار دینار سرخ
کی عوض میرے نام پر بیع کر دو مہدی مذکور فریب مین آگیا
مان لیا حسن نے ایک کہال گاے کی منگاکر ایسی باریک کتروائی
کہ وہ محیط تمام قلعہ کو ہو گئی اوسیوقت رئیس مظفر حاکم دامغان
کے نام ایک رقعہ اس مضمون کا لکہا کہ مین آپکا مطیع فرمان
بردار ہون مینے یہہ قلعہ مہدی علوی سے تین ہزار دینار
کو خرید کر لیا ہے اُسکو قیمت آپ دیدین وہ رقعہ مہدی کو دیکر
قلعہ بدر کر دیا۔ مہدی مذکور اس فریب مین کبہی نہ آتا اُسکے
اس فریب مین پہنسنے کا سبب یہہ ہوا کہ ایکروز مہدی نے حسن
سے باتون مین یہہ ذکر کیا شرع مین حیلہ کرنا جایز ہے چنانچہ
کئی مسائل حیلہ شرعیہ کے مولانا کے سامنے بیان ہی کئے مولانا نے
یہہ جواب دیا کہ مدار شرع کا راستی پر ہی حیلہ کرنا نہ چاہیئے جو لوگ

حیلہ کرتے ہین اونکو خدا تعالی اوسی طور سے گرفتار کریگا اس
جواب پر مہدی کی خاطر جمع تہی کہ مولانا کی مزاج مین کوئی فریب
یا حیلہ نہین ہے یہہ نہ جانتا تہا کہ یہہ گفتگو اوسکو دام مین پہنسانی
کے واسطے مولانا نے کی ہے ناچار وہ رقعہ لیکر مظفر کی پاس
گیا اوسنے تین ہزار دینار دیدی القصہ قلعہ الموت لینی کے
بعد حکومت حسن مذکور کی بڑہنے لگی تہوڑے ہی عرصہ مین
تمام رودبار اور قہستان اوسکے تصرف مین آگیا پینتیس ۳۵ برس
حکومت کی اور اوسکے بعد سات آدمیون نے جو اوسکے پیرو اور
شاگرد اور رونق دینے والے مذہب حشاشین کے تہے وہان
حاکم رہے اس فرقہ کی حکومت اکاسی برس تک رہی سنہ ۱۰۹۰ع ۴۸۳ھ
مین اوسنے اس فرقہ اسمعیلہ کو اصلاح دی اور کچہہ تغیر و تبدل
اوسمین کردیا اور بجاے ۹ درجون کے پہر سات ہی مقرر کئی
سب سے قوی درجہ کے لوگ اس فرقہ اسمعیلہ مین فدائی تہے
یہہ لوگ عجیب ہی قماشس کی تعلیم پاتے تہے اونکے ذہن پہ یہہ

۴۸۳ھ — ۱۰۹۰ع

بات منقش کردی تہی کہ شیخ الجبل یعنے حسن ابن صباح تمام دنیا
کا مالک ہے اور اس دنیا مین وہ بہ اختیار قادر اور متصرف ہے جہان
جو چاہتا ہے سو کر سکتا ہے اوسکے حکم کی تعمیل مثل تعمیل حکم خدا کی
ہے جو اوسنے پہرا وہ خدا سے پہرا - ان فدائیون کا لباس یہہ تہا
سفید پوشاک - لال دستار - سرخ کمربند اور ہاتہہ مین تیر یا چہری
جب یہہ لوگ مکان بدلتے تھے تو انکا لباس بھی بدلا جاتا تہا ان
لوگون کو بہنگ پلا کر اوسکے نشہ مین بہشت کی جلوی دکہلاے
جاتے تھے اسیواسطے حشاشین اونکا لقب رکہا گیا تھا
اس گروہ کے لوگون نے کچہہ جنگ اور بہت فریب اور دغا سے
کئی پہاڑ اور قلعے فتح کر لیے تھے یہہ حال دیکہہ کر علما نے اونکو بیدین
قرار دیا اور اہل سنت و جماعت کی کتابون مین یہہ [illegible]

حشاشین کا لفظ مشتق ہے حشیش سے جسکو ہندی مین بہنگ کہتے ہین چونکہ یہہ لوگ
بہنگ بہت پیتے تھے یا اوسکا استعمال رفتہ رفتہ مین ضرور تہا اسلئے اونکا لقب حشاشین
یعنی بہنگڑ ٹہرایا گیا ٭

ملاحدہ کی لقب سے مشہور ہوا ملک شاہ سلجوقی نے چاہا کہ ان کی بیخ
کنی کرے پر کسی فدوی نے جو ملازم خواجہ نظام الملک وزیر کا تھا
جس کو حسن ابن صباح دشمن رکھتا تھا وزیر مذکور کو رات کے
وقت قتل کر ڈالا اور قاتل کا پتہ بھی نہ لگا۔ اسی طرح ملک شاہ سلجوقی
کو درمیان سنہ ۱۰۹۲ء ۴۸۵ھ کے کسی فدوی نے زہر دیکر مار دیا بعد ازان
ملک شام مین مذہب حشاشین کا پہیل گیا قلعہ طرابلس کا
فتح ہوا سلطان سنجر سلجوقی نے یہہ حال دیکھکر کوئی ضلع حشاشین
کو دیکر صلح کر لینا غنیمت جانا اس شخص یعنے حسن ابن صباح نے
بہت مسلمانون کو گمراہ کیا آخر ماہ ربیع الآخر سنہ ۱۱۲۴ء ۵۱۸ھ مین ۳۵
برس حکومت کرکے فوت ہوا

کیاہ بزرک امید

اوسکے بعد حسب وصیت حسن ابن صباح کی کیاہ بزرک امید شیخ
الجبل ہوا اور ابو علی اوسکا وزیر قرار پایا کیاہ بزرگ کے وقت
مین فدوی لوگون کی دہوم پڑ رہی تہی جابجا خنجر و تلوار سے

لوگون کو مارتے پھرتے تھے اور انہین لوگون کے جاسوس جا بجا
مقرر تھے اسکے زمانہ مین ابوھشام اولاد علیؓ سے گیلان مین
ظاھر ہوا اور دعوے کیا کہ وہ امام برحق ہے اوسکی مطیع
ہزارہا آدمی ہوگئے بزرگ امید نے اوسکو لکھا بھیجا کہ اس خطرہ
ناک دعوے سے باز آ اوسنے جواب سخت دیا بلکہ بزرگ امید کو
اپنے نامہ مین گالیان اور ملامت لکھی اسلئے بزرگ امید نے لشکر
کشی اوسپر کی گیلان پر گیا مدعی امامت پکڑا گیا اور اوسکو
زندہ ہی مشکین باندہ کر آگ مین پھونک دیا اس عرصہ مین سلطان
محمود چچا اور جانشین سلطان سنجر کا قلعہ الموت پر چڑہ گیا
اور اوسکو فتح کرلیا پر حشاشین نے بہت جلد پھر وہ قلعہ
فتح کیا بعد وفات پانے سلطان محمود کے حشاشین تمام
صوبہ قزوین مین پھیل گئے آٹھ فدویون نے شاہ موصل پر
جبکہ وہ مسجد کو نماز پڑہنے جاتا تھا حملہ کیا سات آدمی اونمین سے
مارے گئے اور شاہ موصل بھی مقتول ہوا ایک اونمین سے

بچ گیا جو خدا دی بچ گیا تہا اوسکی مان نے یہہ غلط خبر پاکر کہ تیرا بیٹا
بھی شہید ہوگیا ہے بڑی خوشی کی اور لباس تحفہ بدل کر عطریات
ملکر اپنی خوشی گھر گھر ظاہر کرتی پھرتی تھی پر جبکہ اسکو یہہ خبر
ملی کہ وہ تو بچ گیا ہے شہید نہین ہوا اسکے ساتھی مارے گئے
ہین اوسوقت اسنے اپنا موہنہ نوچ لیا سر کی بال اوکھیڑ ڈالے
اور بہت روی پیٹی کہ میرے بیٹے کو وہ درجہ کیون نہ حاصل ہوا
جو اوسکے رفقا کو ہوا اس پر قیاس کرنا چاہئیے کہ کیا محبت اُس
گروہ کے دلون مین شیخ الجبل کی تھی کہ اوسکے واسطے مارا
جانا بڑا اجر اور ثواب سمجھتے تھے ۔ اسکے وقت مین بہت امراء
اور فقہاء اور مولوی اور عالم جو حشاشین کے مخالف تھے
اسیطرح ہر روز قتل کیئے جاتے تھے یہہ بات کچھہ اونہین پر منحصر
نہ تھی اکثر بادشاہون کے خادم خاص اور کوئی امیر ایسا نہ تہا جسکی
مصاحب اور نوکر خاص اس فرقہ فدائے کے نہتی جب وہ لوگ
اپنی شیخ کے خلاف عقیدہ اپنے آقا کو پاتے فورا جہان موقع ہا تھہ

آمادہین قتل کرڈالتے تھے - دسوان خلیفہ فاطمیہ خاندان کا

سنہ ۱۱۲۶ء فدویون کے ہاتھ سے درمیان سنہ ۱۱۲۶ء کے مقتول ہوا سنہ ۵۲۰ھ

آٹھ برس بعد اس واقعہ کے خلیفہ بغداد کا عین شاہ راہ پہ

چلتا ہوا مارا گیا اور اُسکے ناک اور کان فدیون نے کاٹ لئی

اور ننگی لاش راہ پر ڈالکر چلدیئے +

محمد ابن بزرگ امید

بعد مرنے بزرگ امید کے اُسکا بیٹا محمد شیخ الجبل کی مسند پر

بیٹھا اس شیخ الجبل کے وقت مین مسترشد باللہ خلیفہ کو فدویون

سنہ ۱۱۳۴ء نے سازش کرکے درمیان سنہ ۱۱۳۴ء کے قتل کیا اوسکا بیٹا الراشد سنہ ۵۲۸ھ

فوج جمع کرکے اپنے باپ کے خون کا بدلا لینے کو طیار ہوا اور قلعہ

الموت پر چڑھائی کی اثنائے راہ مین دوپہر کے وقت اپنے

خیمہ مین بسبب تابش آفتاب کے جاکر سویا چار فدیون اوس خیمہ مین

سنہ ۱۱۳۶ء گھس کر سنہ ۱۱۳۶ء مین اوسکا کام تمام کر دیا اس قتل کی خوشی آٹھ سنہ ۵۳۱ھ

روز تک قلعہ الموت مین رہی رات اور دن ڈھول ور جہانجھ

بجا لائین۔

شیخ الجبل کے جاسوس ہر ایک شہر بلکہ ہر ایک گھر مین موجود رہتے تھے کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ اسکا نام شیخ الجبل کے فہرست پر مقتولین مین لکھا گیا ہو اور پھر وہ بچ رہا ہو ان لوگون کے دلون پر بچپن سے اونکی تعلیم نے یہہ اثر پیدا کر دیا تھا کہ موت کو کھیل سمجھتی تھی اور دلمین یقین ہو گیا تھا کہ جس وقت مرینگے فوراً بہشت مین جا دینگے چنانچہ بھی ثواب کمانے کے واسطے بہت حشاشین دنیا میں پھیل گئے اور قتل کرنا اور لوٹنا اپنا شیوہ مقرر کر لیا یہہ بات نہ صرف دشمنون ہی کے واسطے تھی بلکہ بیگناہ مخلوق خدا کی بھی ماری جاتی تھی اور مقتولین کا اسباب روپیہ جو اونکے ہاتھہ آتا تھا خزانہ عامرہ شیخ الجبل مین پہنچا دیتے تھے یا اپنے رشتہ دارون کو تقسیم کر دیتے تھے اور عام قول انکا ہو گیا تھا کہ ہم لوگون کو دنیا کی دولت کی خواہش نہین ہے بلکہ جو کچھہ ہم کر رہے ہین امام مہدی علیہ السلام کے واسطے کرتے ہین مخالفین کو دنیا سے صاف

کرتے ہین امام موعود جلد تر آنے والا ہے اب دنیا مین صداقت

اور آزادی قایم ہو گئی اگرچہ خفیہ اعتقاد اون لوگون کے کچھ ہی

ہون ظاہراً وہ لوگ دعوے اسلام کا کرتے تھے محمد ابن کیاہ

نے بہت دنون سلطنت نہ کی تھی کہ حسن ابن محمد ابن کیاہ اوسکے بیٹے کی

طرف حشاشین کی نظر پلٹ گئی اور سبنے اوسکو مسند دیوانی چاہے

اسلیے اوسکے باپ محمد نے مسند شیخ الجبل اپنے بیٹے کو دیدی اور

خود دست بردار ہو گیا +

حسن ثانی ابن محمد بن کیاہ بزرک امید

اس حسن ثانی کی نسب مین اختلاف ہے مخالف اس فرقہ کے اوسکو اولاد

محمد ابن بزرگ امید کے جانتے ہین اور اسمٰعیلیہ فرقہ کے لوگ جو باشندہ رودبار

اور قہستان کے ہین اونکا یہہ قول ہے کہ درمیان زمانہ حسن

ابن صباح موجد مذہب حشاشین کے ایک شخص معتمد موسوم

ابوالحسن سعیدی ایک برس بعد وفات مستنصر باللہ علوی

کے مصر سے آکر قلعہ الموت مین رہا اور ایک جوان جو اولاد

نزار ابن مستنصر باللہ سے لایق امامت کی تہا ہمراہ لایا اس بات پر
حسن ابن صباح کے اور کوئی شخص واقف نہ تہا چنانچہ حسن ابن
صباح نے ابوالحسن کو بہت خاطر اور تعظیم سے رکہا اور بعد
تہوڑے عرصہ کے اوسکو رخصت کر دیا اور اوس جوان امام
کو ایک گانو مین قریب قلعہ کے بسا دیا امام مذکور گوشہ نشین
ہوکر عبادت مین مصروف ہوا اوسی گانو کے ایک عورت سے
امام مذکور نے اپنا نکاح کر لیا جب وہ عورت امام مذکور سے
حاملہ ہوگئی امام نے اوس عورت کو محمد ابن کیاہ کے سپرد
کر دیا اور فرمایا کہ یہہ راز کسی پر نہ کہلے مین اب جاتا ہون جب
اس عورت کے شکم سے لڑکا پیدا ہو تو اوسکو تم اپنے
گہر مین ڈال لینا - چنانچہ ایسا ہی ہوا اوس لڑکے کو لوگون
نے محمد کا بیٹا خیال کیا یہہ وہ ہی حسن ثانی ہے اس
حسن ثانی کی فرقہ اسمعیلیہ مین اتنی تعظیم کی جاتی تھی کہ
اوسکا نام بھی زبان پر لینا باعث ہتک سمجھتی تھی اور بڑی

بڑا دلی جانتے تھے اسلئے بجاے نام کے علی ذکرہ السلام لکھتے تھے
اور اُسکے نفس کو قیامت سے تعبیر کرتے تھے کیونکہ اونکے اعتقاد
مین قیامت اوسوقت قایم ہوگی جب رسوم شرعیہ اُٹھ جاوین کی
پس حسن ابن محمد نے سب رسوم شرعیہ اوٹھا دی تہین اور
خلق اللہ بموجب انکے اعتقاد کے گویا خدا سے واصل
کردیا تہا -

۱۱۶۴ء مورخین نے لکھا ہے کہ حسن ابن محمد درمیان ۱۱۶۴ء ۵۵۹ھ کے ۵۵۹ھ
مسند شیخ الشیوخ پر رونق افروز ہوا اوسی دن تمام امرا
اور شرفا کو تمام جو اوسکی قلمرو مین بستے تھے حکم نافذ فرمایا کہ
قلعہ الموت جسکا نام بلدہ الاقبال انکے زمانہ مین رکہا
گیا تھا جمع ہون چنانچہ حسب الحکم شیخ الجبل کے سب خاص و عام جمع
ہوے اور اوس قلعہ کے عیدگاہ مین ایک منبر روبقبلہ رکہا
گیا اور چار علم ایک سرخ دوسرا سبز تیسرا زرد چوتھا سفید
منبر کے چار طرف رکھے گئے اوس روز سترہوین تاریخ ماہ رمضان

کی تھی حسن ثانی نے منبر پر چڑھ کر یہہ کہا کہ مین امام زمان ہون
مینے سب تکالیف شرعیہ جہان کے لوگون سے آج اوٹھا دی ہین اور
سب احکام شرعیہ مینے نیست و نابود کر دئی ہین یہہ زمانہ قیام قیامت کا ہے
لوگون کو چاہیئے کہ باطن سے محبت خدا کی رکھین اور ظاہر مین جو چاہین
سو کرین اب شرع پر عمل کرنا کچھہ ضرور نہین ہے بعد ازان منبر سے
اوتر کر روزہ افطار کر دیا سب لوگون نے اوسیوقت روزہ توڑ ڈالا
اور مانند عید کی خوشی سب کو ہو گئی اوس دن کا نام عید القیام
اونہون نے رکھا - اکثر مورخ لکھتے ہین کہ یہہ وہی دن تہا جس
روز حضرت علی رض عبد الرحمن ابن ملجم کے ہاتھ سے شہید ہوئے
تھے اونکے اعتقاد مین وہ دن بڑی خوشی کا ہے کیونکہ اونکا یہہ
اعتقاد ہے کہ دنیا سے چھوٹ کر عقبی مین جانا باعث لذت ارواح کاملہ
کا ہے اور اوسنے یہہ بھی تعلیم کی کہ عالم قدیم ہے اور زمانہ نامتناہی
معاد روحانی ہے بہشت اور دوزخ معنوی ہین قیامت ہر ایک
شخص کے اوسکا مرنا ہے +

سنہ ۱۱۶۴ع — سنہ ۵۵۹ھ

ایک اور مورخ نے یون لکھا ہے کہ ۱۱۶۴ع ۵۵۹ھ مین درمیان ۱۷ تاریخ
ماہ رمضان کے حسن ثانی نے دربار عام کیا اور منبر پر چڑھ کر
ایک نامہ نکال کر پڑھا اور بیان کیا کہ یہہ خط امام مہدی آخر الزمان نے
جو مستور ہین مجھکو بھیجا ہے۔ اوسمین یہہ عبارت لکھی تھی جسکا یہہ ترجمہ
ہے۔

حسن ہمارا نائب ہمارا کارکن ہمارا وزیر ہے جو لوگ ہمارے
مذہب کے پیرو ہین اوسکی اطاعت ہر ایک امر مین کرین خواہ وہ
بات روحانی ہو خواہ جسمانی اوسکے حکم کو ایسا سمجھین کہ گویا آسمان
سے وحی آئی ہے جس بات کے نہ کرنے کو کہے کبھی نہ کرین اور
جس کام کے کرنے کو کہے فوراً اوسکی تعمیل کرین اوسکے امر و نہی
کو یہہ سمجھین کہ گویا ہم بذات خود امر و نہی کر رہے ہین۔ یہہ خط پڑھکر
حسن نے کہا کہ فضل اور رحم کے دروازے اون لوگون کے
واسطے کھولے گئے ہین جو میری اقتدا کرینگے اور میرے
حکم کو مانینگے اسی واسطے آج سے تکالیف شرعیہ تم لوگون پر

سے اُٹھائی گئی ہین یہہ کہکر اوسی دن روزہ افطار کر دیا تمام متبعین سنے بھی روزہ توڑ ڈالا اور خوشی کی آواز بڑی بلند ہوئی اور فسق و فجور ہونے لگا مورخ لکھتے ہین کہ اُسکے شاگردون نے اُسی دن سے نماز روزہ سب چہوڑ دیا اور امور شرعیہ سی بالکل آزاد ہو گئے ایسے زبون اور بیوقوفی کے حکمون کے سبب وہ صرف چہار ہی سال حکومت کرنے پایا پھر اپنے سالے کے ہاتھ سے ۱۱۶۸ء سنہ ۵۶۳ھ مین مارا گیا +

سنہ ۵۶۳ھ — سنہ ۱۱۶۸ء

محمد ثانی ابن حسن

اوسکے بعد اپنے باپ کی جگہ محمد ثانی حسب وصیت اپنے والد کی مسند نشین ہوا اوسنے اپنے باپ کی خون کا انتقام لینا چاہا اور تمام اپنے کنبہ کے آدمی خواہ مرد خواہ عورت سبکو مروا ڈالا اور بہت خونریزی کی اور قواعد اسمعیلی اپنے باپ کے موافق جاری رکھے۔ اسی عرصہ مین شاخ اسمعیلیان ایرانی کی شاخ شامی سی جدا ہو گئی اور جسقدر ایران مین لوگون کی ترقی ہوتی تھی اوسیقدر

مغرب ایشیا میں تنزل ہونا شروع ہوگیا جلال الدین ابن محمد ثانی نے اپنے باپ کو عیاشی اور بے طاقتی پاکر زہر دیکر درمیان سنہ ۱۲۰۱ع مطابق سنہ ۵۹۷ھ کے مار ڈالا +

سنہ ۱۲۰۱ع — سنہ ۵۹۷ھ

جلال الدین ابن محمد ثانی

اپنے باپ کی جگہہ مسند شیخ الشیوخ پر جلوہ گر ہوا پر یہہ شخص اس فرقہ کی امامت کرنے کے قابل نہ تہا اسلیے سب مرید اوس سے پھر گئے اور اوسنے بھی مذہب اسمعیلے ترک کر دیا اور صرف حکومت اپنے پاس رکھی یہہ اتنی ہوشیاری اوسنے کی تھی کہ خلیفہ بغداد سے صلح کر لی تھی اور اپنے رشتہ دارون کو کعبہ اللہ کے حج کرنے کے واسطے روانہ کر دیا تہا اور بنام نو مسلم اس فرقہ کے لوگون نے اوسکو مشہور کر دیا تھا ماہ رمضان سنہ ۱۲۱۱ع مطابق سنہ ۶۰۸ھ میں اسہال کی بیماری سے فوت ہوا +

سنہ ۱۲۱۱ع — سنہ ۶۰۸ھ

علاء الدین ابن محمد ابن جلال الدین

بعد اوسکی وفات کے علاء الدین ابن محمد ابن جلال الدین نے اون لوگون کو قتل کیا جنہون نے جلال الدین کے کہنے سے اسکی دادا کو

زہر کھلایا تہا اور جو لوگ شیخ الجبل سے پہر گئے تھے اور جلال الدین کے موافق ہو گئے تھے اونکو بہی قتل کروا دیا اور باپ سے انکار کرکے اپنے آباو اجداد کا قدیم شیوہ اختیار کیا اور شیخ الجبل کا مسند نشین ہوا جبتک زندہ رہا بہت سے فتو مذہب اسلام مین قایم کیے اسی وقت مین محمد ناصر محتشم حاکم قہستان کے نام پر اخلاق ناصری کی تصنیف ہوئی اور خواجہ نصیر کو قلعہ الموت مین لے گئے درمیان ۱۲۵۳ع ۶۵۱ھ کے ماہ شوال کی چوتھی تاریخ ایک شخص مسمی حسن مازندرانی نے جو مذہب اسمعیلے مین تہا علاء الدین کو قتل کیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا رکن الدین شیخ الجبل ہوا ✦

۶۵۱ھ ۱۲۵۳ع

رکن الدین ابن علاء الدین

بعد مقتول ہونے اپنے باپ کے رکن الدین بجای اوسکے مسند شیخ الجبل پر رونق افروز ہوا اوسنے مسند پر بیٹھتے ہی حسن مازندرانی کو معہ اوسکی اولاد کے سبکو قتل کرکے مقتولون

کی لاشین جلوادین وسوقت خلیفہ بغداد نے تاتاریون سے مدد مانگی
منگو قاآن کو لکھا کہ اس فرقہ گمراہ اور مہلک کو دنیا پر محو کرنا مناسب
ہے اُسنے اپنے بھائی ھلاکو خان کو بھیجا اوسنے قلعہ الموت فتح کیا
اور رکن الدین شیخ الجبل کو گرفتار کرکے اُسکی خواہش کے موافق
منگو قاآن کی خدمت مین روانہ کردیا اثنائے راہ مین کسینے اوسکو
قتل کر ڈالا اوسنے صرف ایک ہی سال سلطنت کی تھی یہہ واقعہ درمیان
سنہ ۱۲۵۵ع ۶۵۲ھ کے وقوع مین آیا ؛

سنہ ۱۲۵۴ع — سنہ ۶۵۲ھ

پھر تاتاریون نے قلعہ فردکوہ تین برس کی محاصرہ کے بعد فتح
کیا اور سب مقامات حشاشین کے مفتوح ہوے اور اس فرقہ
بے تمیز و گمراہ لوگون کو یکقلم قتل کر ڈالا یہہ واقعہ سنہ ۱۲۵۶ع ۶۵۴ھ مین ہوا
ملک شام کی طرف جو اس فرقہ کے لوگ پھیل گئے تھے اونکی
صفائی صلاح الدین یوسف ابن ایوب نے کی

سنہ ۱۲۵۶ع — سنہ ۶۵۴ھ

شروع مین اس فرقہ کے ۵ خلفاء فاطمیہ کا بیان اوپر گذرچکا آ
باقی خلفاء فاطمیہ جو اسمعیلیہ فرقہ کے تھے پھر ذکر کیا جاتا ہے ؛

۶ المستعلی باللہ ابوالقاسم احمد ابن المستنصر

سنہ ۴۸۷ھ مستعلی احمد اپنے باپ کی جگہ سنہ ۴۸۷ھ مین ۱۸ تاریخ ماہ ذوالحجہ سنہ ۱۰۹۴ء
کو حاکم مصر کا ہوا اوسنے اپنا ملک بہ نسبت اپنے باپ کی زیادہ بڑھایا
سنہ ۴۹۵ھ سات برس دو مہینے سلطنت کر کے سنہ ۴۹۵ھ مین راہی ملک بقا ہوا سنہ ۱۱۰۱ء
وہ درمیان زمانہ ایام خلافت المستنصر باللہ عباسی کے فوت
ہوا تھا +

۷ الآمر باحکام اللہ ابو علی المنصور
ولد المستعلی

الآمر بعد مرنے اپنے باپ کے حاکم فاطمیے کا ہوا اس حاکم فاطمیہ
نے اپنے اعداد کو خوب شکست پر شکست دی اور ہمیشہ مظفر
و منصور رہا اور بڑے عیش و عشرت مین بسر کی اور بہ خلاف
اپنے آبا و اجداد کے اوسنے سفر بھی کیا ۲۹ برس اوسنے
سنہ ۵۲۴ھ حکومت کی درمیان سنہ ۵۲۴ھ کے جبکہ وہ نماز پڑھنے کو جاتا تھا سنہ ۱۱۳۰ء

فدویون نے اوسکو قتل کر ڈالا یہہ خلیفہ ۵ برس پیشتر مسترشد
باللہ عباسی کے مقتول ہونے سے مارا گیا تھا *

۸ الحافظ لدین اللہ عبد المجید محمد
بن المستنصر چچازاد بھائی امر باحکام اللہ کا

عبد المجید چچازاد بھائی امر باحکام اللہ کا جوان عمر تہا جبکہ
وہ بادشاہ مصر کا ہوا اوسے تمام بلاد اور شہر ہی
خوش تھی اور اوسکی اطاعت مین بہت راسخ القدم رہی یہہ بادشاہ
اپنے زمانہ مین بڑا نیک نام رہا بیس برس کی عمر مین درمیان ۵۴۴ھ
۵۴۴ھ کے اوسنے انتقال کیا اوسکا زمانہ مسترشد باللہ ۵۲۴ھ
عباسی کے آخر ایام خلافت مین تھا *

الظافر باعداء اللہ اسمعیل بن الحافظ

ظافر اسمعیل بعد وفات اپنے والد کے مسند سلطنت ملک
مصر پر متمکن ہوا اوسنے اپنا وزیر ابن السلار مقرر کیا تھا
جسنے بسبب اپنے فطانت اور تیزی عقل کی بادشاہ کو ایسا مغلوب

کر دیا تہا کہ جو وہ چاہتا تھا وہ ہی ہوتا تھا اسلیئے سب امرا اور اعیان سلطنت اوس بادشاہ سے ناراض ہوگئے اور تب سازش اوسکے قتل کرنے پر کی چنانچہ ۵ برس سلطنت کرنے کے بعد درمیان ۵۴۹ھ کے اوسکو مار ڈالا یہہ واقعہ ایام خلافت المستنجد باللہ العباسی کے گذرا +

۵۵۹ھ — ۱۱۶۴ء

۱۰ الفائز بنصر اللہ عیسے ولد الظافر

بعد مقتول ہونے ظافر کے اوسکا بیٹا الفائز عیسے تخت مصر پر بیٹھا اور اوسنے خطاب بادشاہ کا حاصل کیا اوسکا وزیر صالح مین رزیک ہے تہا جسنے مشہد حسینی کی تعمیر مصر مین کی سوا اسکے اور بہت مسجدین اور خانقاہ اوسنے تعمیر کین چہہ برس ۵ دن بڑے عیش و عشرت مین اوسنے بادشاہت کی ، ماہ رجب ۵۶۵ھ مین درمیان ایام خلافت المستنجد باللہ عباسی کے فوت ہوا +

۵۶۵ھ — ۱۱۷۰ء

العاضد لدین اللہ بن یوسف بن الحافظ

عاضد علی اللہ اوسکے بعد بادشاہ مصر کا ہوا اوسکا وزیر ناصر
ابن ایوب تھا اسنے بادشاہت سات یا پانچ برس تک بادشاہت کی
اوسکے مرنے کے بعد یہہ خاندان فاطمیہ ختم ہو گیا خدا تعالی نے اپنے
بندوں پر نظر رحمت کی فرما کر اونکو ظلموں اور بدعتوں سے نجات
بخشی اور مجالس اسمعیلیہ بے چراغ ہو گئین اور حامی دین اسلام
کا ایک اور ہی خاندان خدا تعالے نے قایم کیا وہ خاندان ایوبیہ
تہا جنمین صلاح الدین یوسف بن ایوب نے اسمعیلیون کی خوب طرح پر
خبر لی اور ڈہونڈ ڈہونڈ کر طعمہ تیغ بے دریغ کیا اب اوس خاندان کا
بیان شروع ہوتا ہے +

خاندان ایوبیہ کردیہ

ملک الناصر صلاح الدین یوسف ابن ایوب

صلاح الدین یوسف ابن ایوب کردستانی نے ملک مصر پر اپنا قبضہ کرکے پہلے تو اوس ملک کو دشمنوں اور باغیوں سے صاف کیا پھر شام پر چڑھائی کی چنانچہ ملک شام اور بیت المقدس اور سوا راونکے اور سب شہر اوس نواح کے فتح کئی مسلمانوں پر بہت بڑا احسان کیا اور راوسنے بہت بھلائی اور سلوک سے پیش آیا یہہ بادشاہ نیک خلق جمیل المناقب ما علم تہا اوسکا یہہ ارادہ تہا کہ عیسائی لوگ ان شہروں میں نہ بسنے پاویں اور اونکی بیخ و بنیاد ملک شام سے اکھیڑ دی جاوے اوسکی وقت میں عمارات نفیسہ بہت تعمیر ہوئیں مورخین کا قول ہے کہ بعد صحابہ کے ملک مصر کا کوئی بادشاہ ایسا دیندار اور منصف جیسا کہ صلاح الدین تہا کوئی

نہین ہوا ہے اس بادشاہ کی مجلس مین ہزل اور مسخریہ کبھی نہین
ہوا ہر وقت اہل علم اور فضل اوسکی محفل مین رہتے تھے بہاء الدین
قرقوش پر امور سلطنت مین اوسکو بہت اعتماد تھا اور واقع
مین اوسکی انتظام امور مملکت اور سلطنت مین جیسا بندوبست شایستہ
ہونا چاہیے تہا وہ بہاء الدین نے کیا یہی صلاح الدین بادشاہ متنبی
کا ممدوح ہے ۲۳ برس اوسنے بڑی دہوم دہام سے سلطنت
کی ۲۷ تاریخ ماہ صفر ۱۱۹۴ء ۵۸۹ھ کو اوسنے انتقال کیا اوسکا زمانہ آخر ۱۱۹۴ء ۵۸۹ھ
ایام خلافت مستضی باللہ مین تھا اور ناصر الدین اللہ ولد مستضی باللہ
کے ایام خلافت کا شروع تہا +

ملک العزیز عثمان بن صلاح الدین

اُسکے بعد ملک عزیز عثمان بیٹا صلاح الدین کا بادشاہ مصر کا ہوا
اُسنے اسپنے باپ کے طور پر عدل اور احسان رعایا پر کیا اُسکو چھہ
برس سی زیادہ سلطنت کا کرنا نصیب نہ ہوا ماہ محرم ۱۲۰۰ء ۵۹۵ھ ۱۲۰۰ء ۵۹۵ھ
مین درمیان خلافت الناصر لدین اللہ العباسی کے اُسنے وفات

پابی

الملک المنصور محمد بن عثمان

یہہ بادشاہ بوقت وفات اپنی والد العزیز عثمان کے صغیر السن تہا اگرچہ اوسکو تخت مصر کا ملا پر صرف ایک برس چھہ ۶ مہینی بادشاہ رہا بعد ازان درمیان سنہ ۱۲۰۰ع (۵۹۶ھ) کے تخت سی اوتار اگیا یہہ حال درمیان خلافت الناصر لدین اللہ العباسی کی گذرا

سنہ ۵۹۶ھ — سنہ ۱۲۰۰ع

الملک العادل سیف الدین ابوبکر بن ایوب

سنہ ۵۹۶ھ — سنہ ۱۲۰۰ع

یہہ بادشاہ صلاح الدین یوسف کا بہائی تہا سنہ ۱۲۰۰ع (۵۹۶ھ) مین وہ مصر کا بادشاہ ہوا ملک شام پر قبضہ کیا فسطاط کو فتح کیا اوسنی حتی الوسع اپنا ملک بہت بڑہایا اور امور سلطنت مین بہت محتاط رہا یہہ بادشاہ مزاج کا حلیم اور صابر تہا اپنے ارادہ اور عزم مین نہایت استوار گذرا ہے اوسکی ایام سلطنت مین درمیان ملک مصر کے ایسا قحط پڑا کہ ہزارہا آدمی مر گئے کہتی ہین روٹی کا دیکہنا لوگونکو نصیب نہوتا تہا ہزار دینار کو ایک روٹی سے بکتے تہے اس بادشاہ نے

خلافت المستنصر باللہ اور اوایل خلافت المستعصم باللہ کو شامل ہے

ملک المعظم تورانشاہ ابن الصالح

یہہ بادشاہ صرف دو مہینے تخت مصر پر مسلط رہا بعد ازان

سنہ ۱۲۵۰ع سنہ ۶۴۷ھ

معزول کیا گیا پھر مقتول ہوا یہہ واقعہ سنہ ۱۲۵۰ع ۶۴۷ھ مین درمیان خلافت مستعصم باللہ عباسی کی وقوع مین آیا

ملکہ شجرۃ الدر کنیز ملک صالح

شجرۃ الدرمان خلیل سے کے نہایت خوش سیرت عورت کنیز ملک صالح سے کے اوسکی بعد بادشاہ ہوئی اوسنی بہت اچھا انتظام لایق تعریف ملک مصر کا کیا اوسکا نام خطبہ مین بعد نام خلیفہ مصر کی پڑھا جاتا وجہ اوسکی یہہ تہی کہ وہ بہت مدبرہ شریفۃ النفس اور عفیفہ تہی قوانین سیاست

سنہ ۱۲۵۱ع سنہ ۶۴۸ھ

ملکی اور فضایل محمودہ اوسمین جمع تہی تین مہینے سلطنت کرکی ماہ ربیع الآخر ۱۲۵۱ع ۶۴۸ھ مین درمیان ایام خلافت مستعصم باللہ کی خود دست بردار سلطنت سے ہوئی

ملک الاشرف موسی بن یوسف

مصر مین سوا نام بادشاہت کے اور کچھہ اوسکو نصیب نہوا یہہ آخر
بادشاہ اس خاندان ابوبیہ کا تھا جب امرا نے دیکھا کہ وہ بالکل لیاقت
بادشاہت کی نہین رکھتا درمیان ۱۲۵۲ء کے پانچ برس سلطنت کا
مزہ اٹھانے کے بعد اوسکو تخت سے اتار دیا خاندان شاہان کردیہ
کا خاتمہ اسپر ہوگیا اوسکے بعد سلطنت غلامان دولت کردیہ کی چمکی

ھ ۶۵۰ — ۱۲۹۲ء

خاندان ملوک ترکیہ

جو غلام دولت کردیہ کے گذرے ہین

ملک المعز عزیز الدین ایبک ترکمانی صالحی

اس خاندان کا اول بادشاہ معز بن ایبک ہی اوسنے سلطنت کو خوب
آراستہ کیا اور ملک کا بہت اچھا انتظام کیا جس جا ہی اغماض
کرنا چاہیے اوس جگہہ تسامح کیا جس مقام پر سیاست درکار تھی وہان
سیاست کی اور سب کی نظرون مین عزیز اور جلیل رہا دو برس
کے بعد درمیان ماہ ربیع الاول ۱۲۵۷ء کو مقتول ہوا یہہ واقعہ

ھ ۶۵۵ — ۱۲۵۷ء

اور اخر ایام خلافت مستعصم باللہ مین گذرا +

ملک المنصور علی بن المعزّ

المنصور علی بعد اپنے باپ کے سلطنت کا وارث ہوا اوسکی بہت عزت
اور قدر اراکین سلطنت نے کی سب رعایا اوسکے احکام کی تعمیل دل سے کرتی تھی
دو برس کے بعد اوسنے خود ہی سلطنت سے انکار کر دیا ۶۵۷ھ
۱۲۵۹ء مطابق ۱۲۵۹ء مین وہ گوشہ نشین ہوگیا اون ایام مین المستنصر باللہ ۶۵۷ھ
العباسی مصر کا خلیفہ تہا +

ملک مظفر قطز معزّی

مظفر قطز اوسکے بعد تخت مصر پر بیٹھا اوسکے اقبال نے بڑی یاوری
کی اور اوسکے مطالب اور مقاصد حسب خواہش پوری ہوئی اوسکے وقت
مین تاتاریون نے بلاد شام پر چڑھائی کی اور قریب تہا کہ دیار مصر
پر بھی حملہ آور ہون مگر ملک مظفر قطز نے خود ہی اون پر حملہ کیا اور
ملک شام مین شکست فاحش اونکو دی یہہ واقعہ اوسکے ایام سلطنت
مین بڑے معرکون مین شمار کیا جاتا ہے چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے

غَلَبَ الثَّنَاءُ عَلَى البِلَادِ فَمَا وُهُمْ
مِنْ مَصْرَ تُرْكِيٌّ يَجُودُ بِنَفْسِهِ
بِالشَّامِ اَهْلَكَهُمْ وَبِبَغْدَادَ شَمَلَهُمْ
وَلِكُلِّ شَيْءٍ آفَةٌ مِنْ جِنْسِهِ

پر اوسکے طالع نے اوسکی مدد نہ کی ایک سال کے بعد وہ مارا گیا اسکا مقتول ہونا اس طرح پر ہوا کہ ظاہر بیبرس اوسکی جگہ بادشاہ ہونا چاہتا تہا اسلئے اوسنے سازش کرکے ۱۵ تاریخ ماہ ذوالقعدہ ۶۵۸ھ میں فریب دیکر اوسکو قتل کر ڈالا اون دنون مین مصر کا خلیفہ المستنصر باللہ تہا ❖

سنہ ۶۵۸ھ
سنہ ۱۲۶۰ء

ملک الظاہر رکن الدنیا والدین
بیبرس العلائی البندقداری

اوسکے بعد ظاہر بیبرس بادشاہ ہوا اسکی بہت تعریف مورخون نے لکھی ہے کیونکہ اوسنے بہت فتحین کین اور عجیب و غریب انتظام

سلطنت سے کے اوسکی ظہور مین آئے اور وہ خود بھی شجاع اور مہیب نیک سیرت بادشاہ تہا جو بات ملک گیری کی سوچتا تہا اوسکی رای کبھی خطا نہ کرتی سترہ برس تک اوسنے بادشاہت کی ۲۷ محرم ۶۷۶ھ درمیان دمشق کے فوت ہوا اوسکی زمانہ مین خلافت المستنصر باللہ عباسیہ کی تھی +

۶۷۶ھ

ملک السعید محمد ناصر الدین برکۃ اللہ ولد الظاہر

اوسکے بعد اوسکا بیٹا سعید برکت تخت نشین ہوا وہ بالکل اپنے باپ کے طور پر رہا اور مذہب اور انتظام ملک مین اوسنے پوری اقتدا اپنے باپ کے کئے مگر ابھی پورا سال نہ ہوا تھا کہ لوگون نے اوسکی سلطنت منظور نہ کی ۷ ربیع الآخر ۶۷۸ھ مین وہ تخت سے اتارا گیا یہہ واقعہ خلیفہ مصری الحاکم بامر اللہ العباسیہ کی خلافت مین ہوا +

۶۷۸ھ

ملک العادل بدر الدین سلامش

بعد انجلا ی برکۃ اللہ کے ملک العادل بدر الدین تخت نشین ہوا چار مہینے کے بعد وہ بھی ۲۰ رجب ۶۷۸ھ مین تخت سے اتارا گیا +

۶۷۸ھ

ملک المنصور ابو المعالی قلاؤن الصالحی النجمی الالفی

منصور قلاؤن بعد ملک العادل بدر الدین کے بادشاہ ہوا
اوسنے حتی المقدور رعایا کے ساتھہ بہت بھلائی کی اوسکی وقت
مین بڑی بڑی فتحین ظہور مین آئین اگرچہ اوسکی صورت مہیب تھی
پر دلمین بہت حلیم تھا لیکن لڑائی مین بڑا شجاع او بہادر تھا اوسنے
سنہ ۶۸۹ھ سنہ ۱۲۹۰ع گیارہ برس سلطنت کی وہ تاریخ ماہ ذی القعدہ کو درمیان سنہ ۱۲۹۰ع ۶۸۹ھ
کی الحاکم بامر اللہ کے خلافت مین فوت ہوا

ملک الاشرف صلاح الدین خلیل

اوسکے مرنے کے بعد اوسکا بیٹا اشرف خلیل اپنے باپ کی جگہ بادشاہ
ہوا ملوک ترکیہ سے کوئی بادشاہ اوسکے برابر شجاعت اور بہادری مین نہ تھا
پر افسوس ہے کہ باوجود اسکی کہ وہ نیک سیرت اور خوب صورت
رعایا کا محسن بھی تھا بعد تین برس کے اوسکی قتل پر سازش
سنہ ۶۹۳ھ سنہ ۱۲۹۴ع ہوئی ۲۳ تاریخ ماہ محرم سنہ ۱۲۹۴ع ۶۹۳ھ درمیان ایام خلافت الحاکم مذکور کے

مارا گیا

ملک الناصر محمد بن قلاؤن

بعد وفات اپنے بھائی کے ملک الناصر بادشاہ ہوا اوسنے بہت اچھی
طرح عدل اور انصاف رعایا کا کیا پھر اپنے سالمین سلطنت چھوڑکر
بیٹھ رہا بعد ازان سنہ ١٢٩٩ع ٦٩٨ھ مین پھر اسکو لوگون نے بادشاہ بنایا سنہ ١٢٩٩ع سنہ ٦٩٨ھ
دس برس سلطنت کرکے درمیان سنہ ١٣٠٩ع ٧٠٨ھ کی ملک کرک کیطرف چلا گیا سنہ ١٣٠٩ع سنہ ٧٠٨ھ
بعد ازان پھر معاودت مصر کو کے اور بادشاہت اوسکی تیسری
پھر اس ملک کی بادشاہت ٣٢ برس تک اوسنے کی اور ۲۰ تاریخ
ماہ ذوالحجہ کو سنہ ١٣٤٢ع ٧٤١ھ مین اوسنے انتقال کیا اوسکا زمانہ آخر ایام
خلافت الحاکم بامر اللہ اور جمیع ایام خلافت المستکفی باللہ کو شامل ہے
یہ ملک ناصر نے اس خلیفہ کو قوص کی جانب جلاوطن کر کے
نکالدیا تھا کسی شاعر نے کیا نفیس شعر اوسکی مرثیہ مین لکھی ہین وہ یہ ہین

قُلتُ لِبَدرِ الافقِ لَمّا بَدا ⁂ وَوَجهُهُ مُنعَكِسٌ بَاسِرٌ
مَالَكَ لا تَسفُرُ عَن بَهجَةٍ ⁂ فَقالَ مَاتَ المَلِكُ النّاصِرُ

اوسنے ۴۴ برس ۲۵ یوم مصر کی سلطنت کی

ملک العادل کتبغا

المنصوری

بعض مورخون نے اوسکو بھی بادشاہوں کی سلسلے مین شمار کیا ہے ہرچند کہ

اوسنے سلطنت صرف دو ہی برس سے کی ہی اور وہ اوسوقت بادشاہ

سنہ ۱۲۹۴ع ہوا تھا جب ملک الناصر کی سلطنت کی درمیان سنہ ۱۲۹۴ع کی خلع کیا تھا سنہ ۶۹۴ھ

سنہ ۱۲۹۶ع بعد دو برس کے ماہ محرم سنہ ۱۲۹۶ع مین اوسنے وہ بھی بادشاہت چھوڑ دیا سنہ ۶۹۶ھ

ملک المنصور حسام الدین لاجین المنصوری

بعد عادل کتبغا کی ملک منصور لاجین بادشاہ ہوا دو برس چند ماہ

سنہ ۱۲۹۹ع اوسنے سلطنت کی اا تاریخ ماہ ربیع الاخر سنہ ۱۲۹۹ع مین قتل کیا گیا سنہ ۶۹۸ھ

ملک المظفر رکن الدین بیبرس الجاشنکیر المنصوری

بعد ازان مظفر بیبرس بادشاہ ہوا ایک سال اوسنے سلطنت کی پھر معزول

کیا گیا بعد ازان درمیان سنہ ۱۳۱۰ع مین قتل کیا گیا ۔ یہہ تینون

بادشاہ ملک الناصر کے وقت اوسکی جگہ پہ بادشاہ ہو گذری ہین

ملک المنصور ابوبکر ولد الناصر

منصور ابوبکر بعد وفات اپنے والد کے بادشاہ ہوا دو مہینے کی
بعد اوسکو قوص کے طرف جلاوطن لوگون نے کردیا اور ویسے جگہ
او سنے وفات پائے او سنے خلع سلطنت سی درمیان
خلافت واثق بامر اللہ کے ۷۴۲ھ ۱۳۴۱ع مین کیا تہا

ملک الاشرف کجک ولد الناصر محمد

بعد اپنے بہائے منصور کے اشرف کجک بادشاہ ہوا اوسنی
صرف آٹھہ مہینے سلطنت کی بسبب سازش مخالفین
کے قوص کے جانب نکالا گیا اور ویسے جگہ ۷۴۲ھ ۱۳۴۲ع
مین اوسنے وفات پائی

ملک الناصر احمد ولد الناصر محمد

ناصر احمد ملک کرک سے آکر بجائے اپنی بہائی کے
بادشاہ ہوا اپر بسبب اوسکی ظلم اور جور کی رعایا پہر گئی قسم ۷۴۵ھ ۱۳۴۴ع مین وہ مقتول

ہوا وہ درمیان زمانہ خلافت الحاکم بامراللہ بن المستکفی کے تہا

ملک الصالح اسمعیل ابن

الناصر بن الناصر محمد

اُسکے بعد صالح اسمٰعیل بادشاہ ہوا اُسنے تین برس دو مہینے سلطنت کی

۷۴۳ھ — بعد ازان ۴ تاریخ ماہ ربیع الآخر سنہ ۷۴۶ہ مین درمیان خلافت — سنہ ۱۳۴۲ع

الحاکم بامراللہ کے فوت ہوا اُسکے مرثیہ مین صلاح صفدی کہتا ہے

بیت

مضی الصالح المرجو للناس والندا

ومن لم یزل یلقی المنی بالمنایح

فیا ملک مصر کیف حالک بعدہ

اذا نحن اثنینا علیک بصالح

ملک الکامل شعبان ولد الناصر محمد

اسکے بعد کامل شعبان بادشاہ ہوا وہ ماہ ربیع الآخر مین تخت پر
بیٹھا تھا شیخوقبت ابن بغافہ مصر میں اُسکے جلوس کی بابت یہ کہتا ہے

جبین سلطاننا المرتجی — مبارک المطالع البدیع
یا بهجة الدهر اد تبدی — هلال شعبان فی ربیع

جب اُسکی اخلاق مین فرق آگیا تب ارکین سلطنت نے اُسکو تخت سے اُتار کر جلاوطن کر دیا اُسنے صرف ایکسال ایک ماہ اور ۱۵ روز بادشاہت کی درمیان ۷۴۶ھ کے فوت ہوا اُسوقت خلفای عباسیہ سے الحاکم بامر اللہ مصر مین خلیفہ تہا +

۷۴۶ھ — ۱۳۴۱ع

ملک المظفر حاجی ولد الناصر محمد

المظفر حاجی بعد اپنے بہائی کے بادشاہ ہوا جب وہ تخت پر بیٹہا اُسوقت اچہا تہا پہر بڑا مغرور اور ظالم ہوگیا رعایا کے ساتہ بہت بدسلوکی سے پیش آیا اور انتظام ملک مین بہت بڑی خرابی برپا ہوگئی تہی علما اور فضلا کی عہدون پر ذلیل اور اوباش بدچلن آدمی مقرر کر دیے اسلیے بعد ایک برس آٹہ مہینے سلطنت کی بکری کی مانند ذبح کیا گیا یہہ واقعہ ۱۲ رمضان ۷۴۸ھ مین ہوا اُسکا زمانہ مین خلافت الحاکم عباسی کے تہا +

۷۴۸ھ — ۱۳۴۷ع

ملک الناصر حسن ولد الناصر محمد

ناصر حسن بعد اپنے بہائی کے بادشاہ ہوا تین برس سلطنت کرکے تخت سے اوتارا گیا پہر بعد ایک مدت کے بادشاہ ہوا اُسی نے جامع مسجد درمیان رمیلہ کے تعمیر کی ہے اور بہت روپیہ اُسپر صرف کیا ۷۶۲ھ سنہ ۱۳۶۱ع آسنے دس برس چار مہینے بادشاہت کی ماہ جمادی الاولی ۷۶۲ھ سنہ ۱۳۶۱ع درمیان اواخر ایام خلافت معتضد باللہ ابن المستکفی عباسی کے قتل کیا گیا

ملک الصالح صالح ولد الناصر محمد

بعد ناصر حسن کے جو اسکا بہائی تہا ملک الصالح بادشاہ ہوا اسکے نام ہی مین صلاحیت پائی گئی واقع مین وہ غیر صالح تہا اُسکے وقت مین وزرا کو اختیار تہا جو چاہتے تھے سو کرتی تھے بادشاہ برای نام تہا جن لوگون نے اُسکو تخت پر بٹہلایا تہا اُنہون ہی نے اُسکو تخت سے اُتار دیا یہہ حال درمیان ۷۶۵ھ سنہ ۱۳۶۳ع ایام خلافت المعتضد مین گذرا ۷۶۵ھ سنہ ۱۳۶۳ع

ملک المنصور محمد بن حاجی ولد الناصر محمد

منصور محمد اسکے بعد بادشاہ ہوا اسنے دو برس تین مہینے سلطنت کی اسکو مولی یلبغا نے تخت سے اُتار کر قلعۃ الجبل مین محبوس کیا یہان تک کہ اُسی جگہ درمیان ۱۳۹۰ع کے فوت ہوا +

۱۳۹۰ع — سنہ

ملک الاشرف شعبان بن حسین بن الناصر محمد

اشرف شعبان بہت بڑا سخی اور کریم بادشاہ ہوا ہے اُسکی شجاعت اور شہامت ضرب المثل ہے وہ علمار کی مجلس بہت پسند کرتا تھا اور حدود شرعیہ سے کبھی اُسنے تجاوز نہین کیا اُسنے یلبغا غلام کو جسنے منصور محمد بن حاجی کو قتل کیا تھا مروا ڈالا اور چودہ برس ... مصر کی بادشاہت کی ۵ تاریخ ماہ ذوالقعدہ کو درمیان ۱۳۷۶ع کے مقتول ہوا اُسوقت متوکل معتضد عباسیے مصر خلیفہ تھا +

۱۳۷۶ع — ۷۷۹ سنہ

ملک المنصور علی ابن الاشرف شعبان

المنصور علی بیٹا اشرف شعبان کا بجای اپنے والد کے تخت

نشین ہوا اُسنے پانچ برس چار ماہ بادشاہت کی ۱۰ تاریخ ماہ صفر
سنہ ۷۸۳ھ ۱۳۸۱ع مین فوت ہوا اُسوقت متوکل علی اللہ عباسی کی خلافت
تھی +

ملک الصالح حاجی بن الاشرف شعبان

اُسکے بعد صالح حاجی بادشاہ ہوا برقوق نے اُسکو تخت سے
اُتار دیا پھر اُسنے بعد ایک بڑی لڑائی لڑنے کے بادشاہت
مصر کی پائی اس دفعہ اُسکو لقب المنصور ملا دو برس چند ماہ سلطنت
کرکے ماہ محرم سنہ ۷۹۲ھ ۱۳۹۰ع مین وہ خود ہی دست بردار سلطنت
سے ہوگیا یہہ حال درمیان خلافت متوکل عباسی کے ہوا +

ملک الظاہر برقوق

ظاہر برقوق اُسکے بعد بادشاہ ہوا اُسنے اچھی طرح سلطنت کی
اور بہت روپیہ جمع کیا سولہ برس چار مہینے ۱۵ یوم بادشاہت
کرکے ماہ شوال سنہ ۸۰۱ھ ۱۳۹۸ع مین درمیان خلافت متوکل
عباسی کے فوت ہوا +

ملک الناصر فرج ابو السعادات بن

برقوق

ناصر فرج تخت مصر پر بعد وفات اپنے والد کے بیٹھا اسکے
وقت مین بڑی ہل چل مچی تھی تیمور لنگ نے مصر مین آکر روپیہ
اور مال لوٹ لیا اور عورتین پکڑ لین ناصر فرج نے اسکا اگرچہ
سخت مقابلہ کیا پر تیمور ان بلاد سے اپنی مراد خوب طرح پوری
کرکے واپس ہوا اسی ناصر کے حق مین شاعر مشہور
مغربی کہتا ہے •

بیت

مضی الظاہر السلطان اکرم مالک
الی ربہ یرقی الی الخلد فے الدرج
وقالوا ستاتی شدۃ بعد موتہ
فما کذبہم ربی وما جا سوی الفرج

جب اسکے وقت مین بہت فتنہ اور فساد برپا ہو گئے تو اُسنے خود

ہی سلطنت سے دست کشی کی اور تخت چھوڑ دیا پھر وہ ہی بادشاہ مقرر ہوا قریب سات برس اور نئے بادشاہت کی بعد ازان دمشق مین بڑی طرح سے مارا گیا یہہ واقعہ ۱۱ تاریخ ماہ صفر ۸۱۵ھ ۱۴۱۲ء مین درمیان خلافت المستعین باللہ بن توکل مصر کے ہوا ◆

۸۱۵ھ — ۱۴۱۲ء

ملک المنصور عبد العزیز بن برقوق

منصور عبد العزیز اسکی جگہہ بادشاہ ہوا وہ ابھی تک اچھی طرح انتظام سلطنت کا کرنے نہ پایا تھا کہ اسکا بھائی کہین سے آپہنچا اُسنے آکر اُسکو وہاںسے نکالدیا چنانچہ سکندریہ مین اسنے جا کر پناہ لی اُسکی جگہہ درمیان ۸۰۸ھ ۱۴۰۵ء مین مقتول ہوا اسی سال مین خلیفہ مصر کا متوکل بن المعتضد فوت ہوا تھا ◆

۸۰۸ھ — ۱۴۰۵ء

ملک المؤید ابو النصر شیخ المحمودی الظاہری

ابو النصر شیخ بادشاہ مصر کا بعد خلع ہونے مستعین عباسی کے ہوا اُسنے صرف دو برس پانچ مہینے سلطنت کی ۸۲۴ھ ۱۴۲۱ء

۸۲۴ھ — ۱۴۲۱ء

مین درمیان خلافت معتضد بن المتوکل مصری کے فوت ہوا +

ملک المظفر احمد ابو السعادات ابن المؤید

المظفر احمد دو برس کی عمر مین بادشاہ مصر کا مقرر کیا گیا اُسکا وزیر ططر اُسکی طرف سے حکومت کرتا تھا سات مہینے چند یوم اس لڑکے کی سلطنت رہی کیونکہ عمر نے اُسکے وفا نہ کی +

ملک الظاہر ططر ابو الفتح

الظاہر ططر بادشاہ اُسکے بعد ہوا یہہ بادشاہ بڑا عالی ہمت اور عاقل تھا اہل علم اور فضل سے محبت رکھتا تھا اُسنے ۹۳ یوم سلطنت کی عمر نے اُسکے بھی وفا نہ کی ۵ تاریخ ماہ ذی الحجہ ۸۲۴ھ ۱۴۲۱ع ندکورہ مین وفات پائی +

ملک الصالح محمد بن ططر

یہہ لڑکا جوان اور بالغ ہو چکا تھا جبکہ اپنے باپ کی جگہہ بادشاہ ہوا چار ماہ دو دن آدھ سلطنت کر کے خود دست بردار ہو گیا بعد ازان وبای عام مین مبتلا ہو کر درمیان ۸۲۵ھ ۱۴۲۲ع کی خلافت المعتضد

۸۲۴ھ ۱۴۲۱ع

۸۲۵ھ ۱۴۲۲ع

المعتضد باللہ عباسی مصر مین وفات پائی +

ملک الاشرف ابو النصر برسبای دقماسیفی

اشرف ابو النصر نے اچھی سلطنت کی یہہ شخص بڑے بادشاہون کی شمار مین ہے اُسکو قران شریف کے سننے کا بہت شوق تہا ماہ رمضان اور غیر رمضان اکثر روزہ رکہتا جزیرہ قبرص اُسنے فتح کیا ۱۶ برس چند یوم اُسنے سلطنت کی پہر اپنی موت سے درمیان سنہ ۸۴۱ھ ۱۴۳۷ء کے درمیان خلافت معتضد کے فوت ہوا +

سنہ ۸۴۱ ۱۴۳۷ سنہ

ملک عبد العزیز ابو المحاسن یوسف

ابن الاشرف

اُسکے بعد عبد العزیز ابو المحاسن کے اقبال کا ستارہ طالع ہوا پہر اُسکے بخت نے مساعدت نہ کی اگرچہ بادشاہ ہوکر تخت مصر پر بیٹھا مگر تہوڑی ہی دنون کے بعد خود ہی سلطنت سے دست بردار ہونا پڑا بعد ازان وہ اسکندریہ کو بھیجا گیا اُسی جگہ فوت ہوا اُسنے ۱۰ ماہ ربیع الاول سنہ ۸۴۲ھ ۱۴۳۸ء مین تخت چھوڑا درمیان خلافت۔

سنہ ۸۴۲ ۱۴۳۸ سنہ

معتضد باللہ خلیفہ مصر کے یہہ حال گذرا ٭

ملک الظاہر ابو سعید علی جقمن
العلائی ابن اینال

ظاہر ابو سعید اُسکے بعد بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ یتیموں اور مسکینوں پر بہت احسان کیا کرتا تھا چودہ برس چھہ مہینے اُسنے سلطنت کی ۳ ماہ صفر سنہ ۸۵۷ھ ۱۴۵۳ع میں اُسنے وفات پائی اُسکا زمانہ آخر ایام خلافت المعتضد اور جمیع ایام خلافت المستکفی بن المتوکل اور اکثر ایام خلافت القائم بامر اللہ ابن المتوکل کو شامل ہے ٭

سنہ ۸۵۷ھ — سنہ ۱۴۵۳ع

ملک المنصور عثمان ابو السعادات

منصور عثمان ولد ابو سعید نے چالیس یوم بادشاہت کی بعد از تخت سے اُتارا گیا اُسکے وقت میں بابت اس سلطنت کی بہت لڑائیاں اور فساد برپا ہوے تھے اسی لئے اُسکو اسکندریہ شہر کی اجازت ہوئی اسی جگہہ اُسنے وفات پائی ٭

ملک الاشرف ابو النصر

اینال العلائی الناصری

یہہ بادشاہ اشرف ابو النصر اُسکی بعد تخت مصر کو رونق بخش ہوا اُسکے وقت مین آشوب فتنون کا نہو نے پایا اور اُسکی بدی کسی کے موہنہ سے نہ سنی گئی یہہ بادشا کثیر العطا اور قلیل الخطا تہا صرف اتنا ہی قصور اُسمین تہا کہ وہ امی محض تہا لکھنا پڑہنا اُسکو آتا تھا آٹھ برس دو مہینے چہہ دن اُسنے پادشاہت کی بعد ازان داعی اجل کو لبیک کہہ کر ۱۵ جمادی الاولے ۸۶۵ھ ۱۴۶۱ع کو راہی ملک بقا ہوا یہہ واقعہ خلافت مستنجد باللہ بن المتوکل مین گذرا۔

۸۶۵ھ ۱۴۶۱ع

ملک المؤید احمد ابو الفتح ولد

الاشرف ابو النصر

مؤید احمد اپنے باپ کی جگہ تخت نشین ہوا اس بادشاہ کی تعریف مورخ لوگ بہت کرتے ہین وہ کہتے ہین کہ یہہ بادشاہ صاحب علم نیک تدبیر اور اچہا سیاست کنندہ تہا مگر اُسکا مددگار کوئی شخص نہ ہوا اور

نیک آدمی اُسکو نہ ملا اور نہ زمانہ نے اوسکی مساعدت کی ۵ ماہ ۴ یوم

۱۴۶۱ سنہ — کے بعد اُسکو جبراً تخت سے اُتار دیا یہہ حال ۱۸ رمضان ۸۶۵ ہجری ۱۴۶۱ع — ۸۶۵ ہجری

مین گذرا ✦

ملک الظاہر ابو سعید

خوش قدم الناصری المؤیدی

الملک الظاہر ابو سعید نے تخت پر قدم رکہا اُسکو علم قرات خوب آتا تہا

قاریون کا حلقہ اُسکے پاس رہتا تہا امور سلطنت کا اچہا منتظم

تہا پر کثیر الطمع تہا سوا اسکے اور سب خصایل اُسکے محمود تھے اُسنے ۶

۱۴۶۷ سنہ — برس دو مہینے سلطنت کی ۱۰ تاریخ ربیع الاول ۸۷۲ ہجری ۱۴۶۷ع مین درمیان — ۸۷۲ ہجری

خلافت المستنجد باللہ مصری کے اُسنے وفات پائی ✦

ملک الظاہر ابو سعید بلبائی العلائی

الظاہر ابو سعید العلائی بروز وفات الظاہر کے تخت سلطنت

پر متمکن ہوا اسکو سلطنت سے سوا نام کے اور کچہہ حصہ نہ ملا ۵۰ یوم

اُسنے بادشاہت کی پہر اسکندریہ کو جلاوطن کیا گیا اُسی جگہہ اُسنے وفات

پائی *

ملک الظاہر ابو سعید تمربغا

الظاہر ابو سعید تمربغا اُسکے بعد بادشاہ ہوا اُسنے رعایا کے ساتھ
بہت نرمی کی اور مقدمات عدالت مین بخوبی انصاف کیا اور اپنی خود رست
رکھی اور تخت اور سلطنت کی اچھی طرح پر آرایش کی مگر اراکین سلطنت
اُسکو بڑی عزت اور توقیر سے دمیاط کی گھاٹی لنگھا کر اسکندریہ
مین لائے اور اسیجگہہ تا پانے وفات کے وہ رہا اُسنے صرف دو مہینے
بھر مین سلطنت کی نام بادشاہت کا اُسکو مل گیا اور کچھہ نصیب نہ ہوا

ملک الاشرف ابو النصر قایتبای الظاہری

الاشرف ابو النصر قایتبائی نے تخت پر بیٹھ کر بڑی عقلمندی و
دیانتداری سے کام کیا رعیت اُسسے نہایت راضی رہی اور اُسنے
بھی رعیت سے بڑا سلوک کیا اور سب سے خوش خلقی اور نیکی سے پیش آیا
بڑا بادشاہ لایق تعریف مصر مین گذرا ہی اُسکو اگر نسبت کرکے
بادشاہان سابق سے دیکھیں تو وہ زر خالص ہے اور دوسرے بادشاہ گذشتہ

دھان کی مانند لوسے کے ہین اُسکے زمانہ کو عہد الذہب کہنا چاہیئے
اور اُسکو بادشاہان سابق کا امام قرار دین تو بجا ہی اُسنے بہت عالیشان
خانقاہین اور مسجدین مشہور تعمیر کی ہین اُسنے ۲۹ سال چھ ماہ بادشاہت
کی اور اس عرصہ مین کسیطرحکا ظلم یا تعدی اُس سے ظہور مین
نہین آئی اسیواسطے اتنی مدت تک وہ بادشاہ وہانکا رہا بعد ازان
اپنی اجل سے ایتوار کے روز ماہ ذوالقعدہ مین درمیان ۹۰۱ھ
کے فوت ہوا اُسکی سلطنت کا زمانہ مدت خلافت المستنجد باللہ
اور اکثر ایام خلافت المتوکل عبدالعزیز کو شامل ہے ✦

سنہ ۱۴۹۵ع

ملک الناصر محمد ابو السعادات ولد قایتبائی

الناصر محمد بعد وفات اپنے والد کے تخت نشین ہوا پر حوادث اور
فتنون نے اسکی مدت دراز ہونے دی اُسکا یہہ حال کبھی اُسکو
تخت پر بٹھلاکر بادشاہ بناتا تھا کبھی اوتار دیتا تھا آخر کار وہ
لذائذ دنیاوی مین ایسا مصروف ہوا کہ بالکل خلاف اخلاق کے
کرنے لگا کیونکہ اراذیل لوگون کو شرفا پر ترجیح دیتا تھا اور نالایق

خوشامدی بدمعاشون کی صحبت مین رہتا تھا اسکو اگر سؤالخلف بائس البدل کہین تو بجا ہی باپ کیسا اور بیٹا کیسا ان دونون مین زمین و آسمان کا فرق تہا اسلئے صرف دو برس چہہ مہینے اسکو سلطنت کرنی نصیب ہوئی ۱۸ تاریخ ربیع الاول کو درمیان ۹۰۴ھ/۱۴۹۸ع کے شروع خلافت المستمسک باللہ یعقوب مین مقتول ہوا +

سنہ ۹۰۴ھ — سنہ ۱۴۹۸ع

ملک الاشرف قانصوہ مولی قایتبائی

الاشرف قانصوہ ایک شخص تیس عساکر تھا بعد الناصر کے لوگون نے اسکو بادشاہ بنایا پر اسکا حال پردہ خفا مین رہا نہ اسکے مرنے کی خبر ہوئی نہ زندگی کی ❊

ملک الظاہر ابوسعید قانصوہ

ماموں الناصر کا

بعد اسکے الظاہر ابوسعید قانصوہ بادشاہ ہوا اُسنے ایک سال آٹھ مہینے سلطنت کی بعد ازان فوج پہر گئی اسلئے وہ بہاگ کر کہین جا چہپا اسکا زمانہ ایام خلافت مستمسک باللہ سابق کو شامل ہی ❊

ملک الاشرف جنبلاط

اُسکے بعد اشرف جنبلاط سریر سلطنت مصر پر قابض ہوا مگر صرف ایک ہی سال اُسنے بادشاہت کی بعد ازان جلاوطن کیا گیا یہ حال خلافت المستمسک باللّٰہ مصری مین گذرا +

ملک العادل سیف الدین طومان بائی

ملک العادل سیف الدین طومان بائی اُسکے بعد بادشاہ ہوا اور اُسنے بڑا کروفر دکھلایا مگر افسوس چار ہی مہینے اُسکو بادشاہت نصیب ہوئی پھر قتل کیا گیا یہہ واقعہ خلافت المستمسک باللّٰہ مین گذرا +

ملک الاشرف ابوالنصر قانصوہ الغوری

اشرف ابوالنصر بڑا صاحب مروۃ اور فتوۃ تھا یہہ بادشاہ بڑا حملہ آور سخت دل ظالم اور خون ریز لوٹ مار کا شایق گذرا ہی اُسکے خادمون نے درمیان شہرون کے فساد مچا دیا تھا اور بندگان خدا کو بہت ایذا دیتے تھے ۱۵ برس ۹ مہینے چند روز اُسکی سلطنت کو گذرے تھے کہ سلیم اول بادشاہ خاندان عثمانیہ نے اُسپر حملہ کیا اور اُسکو

سزا سخت دی اُسوقت سے اِن لوگون کی سلطنت کو زوال آیا ١٥١٦ع ٩٢٢ھ مین وہ قتل کیا گیا یہہ واقعہ بھی المستمسک باللہ کی خلافت مین گذرا

ملک الاشرف طومان بائی بن اخی الغوری

اشرف طومان بائی اپنے چچا کے قایم مقام ہوا سلیم عثمانی نے اُسکو بھی اُسکی بزرگون سے ملا دیا اور خود متولی مصر پر ہوا اور پھر اِس خاندان کا کوئی فرد زندہ نہ چھوڑا یہہ طومان بائی آخر بادشاہ اِس دولت چرکسیہ کا تہا اُسوقت سے ملک مصر خاندان عثمانی کی نیابت مین آگیا اب بیان اِس خاندان کا کہا جاتا ہے +

خاندان عثمانیہ کا بیان

اِس خاندان کے بادشاہ اب تک استنبول یا اسلامبول مین بادشاہ ہین پر اِس خاندان کی اصل کی بابت عربی اور ترکی مورخ بہت اختلاف کرتے ہین البتہ اِس بات پر سب متفق ہین کہ ایک شخص مسمی سلیمان ارمینیہ کے صحرا مین آکر بسا اور اِس جگہہ کا

۱۲۲۴ع — سنہ ۶۲۱
رئیس ہوگیا بعد وفات چنگیز خان کے درمیان سنہ ۱۲۲۴ع سنہ ۶۲۱ کے
علاؤالدین سلجوقی شاہ قونیہ اور خوارزم شاہون مین جنگ عظیم واقع
ہوے سلیمان مذکور علاؤالدین کی طرف ہوکر لڑا اور داد
مردانگی کی دیکر دشمنون کو مغلوب کیا اسواسطے اُسکی عزت شان
حشمت کی ترقی روز بروز ہوتی جاتی تھی یہانتک کہ سپہ سالار مقرر ہوا

۱۲۳۱ع — سنہ ۶۲۸
پہر درمیان سنہ ۱۲۳۱ع سنہ ۶۲۸ کے اُسنے عرب پر لشکرکشی کی مشیت الٰہی سے
فرات مین ڈوب گیا اُسی کنارہ پر مدفون ہوا۔ اُسکے چار بیٹے تھے
سنقور تگین اُنکو طوعدی یہہ دونون بیٹے سرکار سلجوقی سے کنارہ کش
ہوگئے ارطغرل اور دوندر یہہ دونون علاؤالدین سلجوقی کی

۱۲۵۸ع — سنہ ۶۵۶
خدمت مین رہے بعد وفات ارطغرل کے اُسکا بیٹا عثمان جو سنہ ۱۲۵۸ع سنہ ۶۵۶
کے پیدا ہوا تہا منظور نظر علاؤالدین کیقباد کا ہوا یہہ بادشاہ ایشیاے کوچک
کا تہا اول ہی اول عثمان امیر لشکر مقرر ہوا طبل اور علم بادشاہ
سے اُسکو ملا بعد ازان خدمت انفصال مقدمات اور معاملات کی
اُسکو سپرد ہوئی انجام کار اتنا مقرب ہوا کہ بجاے بادشاہ کو واسطے

نماز جمعہ کی جامع مین جاتا اور اختیار جزی اور کلی مملکت کا اُسکی سپرد

ہوا عثمان ایسا وفادار ملازم تہا کہ کبہی جادۂ اطاعت سے منحرف

نہوا اور فرمانبرداری مین راسخ القدم رہا اور ہمیشہ داد شجاعت

و جوانمردی کی دیتا رہا بہت ملک بضرب شمشیر اُسنے فتح کئے اسواسطے

سنہ ۶۹۹ھ — اُسکو خطاب عثمان غازی بادشاہ نے دیا سنہ ۶۹۹ھ مین علاؤ الدین — سنہ ۱۲۹۹ء

سلجوقی تاتاریون سے شکست کہا کر اروام مین پہنچ کر فوت ہوا

چونکہ وہ لاولد تہا اور سب شہری اور لشکری عثمان غازی پر راضی

تہے اور وہ علاؤ الدین کا داماد بہی تہا اسلئے اُسکو تخت پر بٹھلایا

اس طرح پر اس خاندان مین بادشاہت آئی +

عثمان خان غازی

سنہ ۶۹۹ھ — یہہ بادشاہ اروام مین درمیان سنہ ۶۹۹ھ کے تخت سلطنت پر جلوس — سنہ ۱۲۹۹ء

فرما ہوا سب سے اول اُسنے قراحصار فتح کیا اور اُسکو دار الخلافت

بنایا پہر اپنے چچا دوندار کو جو نوے برس کا بوڑہا تہا قتل کیا اور

سنہ ۷۰۷ھ — درمیان سنہ ۷۰۷ھ کے حاکم قرہ حصہ سے لڑائی کر کے اُسکی اکثر — سنہ ۱۳۰۷ء

اقطاع پر قابض ہوگیا عثمان غازی جب اس جنگ مین مصروف تہا تاتاریو
نے موقع پاکر اُسکے ملک پر حملہ کیا اُسکا بیٹا ارخان اُنکے مقابلہ پر آیا
اور اُنکو سخت شکست دی عثمان خان شہر فَرُوصَہ فتح نکر سکا پر
اُسکے متصل دو قلعے تعمیر کیئے ایک مین اپنے برادرزادہ اَخنِمُودَکو اور
دوسرے قلعہ مین ایک شخص مسمے بلبان کو معہ فوج کثیر مقیم کیا تاکہ رسد
فروصہ مین باہر سے نجانے پاوے اسواسطے بعد مدت دراز حاکم
فَرُوصَہ تنگ ہوکر بصلاح قیصر روم مسمے انڈرونی کوس کے قلعہ
فَرُوصَہ چہوڑکر بہاگ گیا ٭

سنہ ۱۳۲۶ع — سنہ ۷۲۶ھ
ارخان نے درمیان سنہ ۱۳۲۶ع کے شہر فروصہ فتح کیا اور قلعہ مین داخل
ہوکر جتنے عیسائی لوگ وہان رہتے تھے سبکو جلا وطن کر دیا اس
قلعہ کے فتح کے وقت عثمان غازی سخت بیمار تہا اور قریب تہا
کہ داعی اجل کو لبیک کہے کہ خبر فتح ہونے قلعہ فروصہ کے اُسکو
سنہ ۱۳۲۶ع — سنہ ۷۲۶ھ
پہنچی نہایت خوش ہوا اُنتہر برس کی عمر مین درمیان سنہ ۱۳۲۶ع
کے انتقال کیا ٭

پادشاہت کی اور اُسکے نام کا سکہ جاری ہوا اُسکی عزت آجتک ایسی ہے
کہ جب کوئی پادشاہ استنبول کی تخت پر بیٹھتا ہے اُسکو دعا یہہ دیجاتی
ہے۔ آپکی عمر اور پادشاہت دراز ہو اور عثمان خان غازی کے
الطاف آپ پر نازل ہون اُسنے بوقت وفات کے ایک کتاب اپنی بیٹے
کو دی جس مین بندوبست ملکی کی ہدایتین مندرج ہین اب تک اُس کتاب کو
بہت عمدہ اور نادر سمجھتے ہین +
مورخون نے لکھا ہے کہ یہہ بادشاہ اتنا کریم اور سپاہ پرور تھا کہ ایک حبہ
اپنے پاس نرکھتا تھا جو اُسکو ملتا تھا سپاہ پر خرچ کر دیتا تھا چنانچہ بعد
اُسکے مرنے کے سوائے ایک خفتان اور کمربند اور شمشیر
کے کچھہ شئے قسم جواہر طلا و نقرہ وغیرہ قماش نفیس کے اُسکے پاس
سے برآمد نہوئے ارخان نے اُسکی نعش قراحصاد سے لیجاکر
قلعہ فروصہ مین دفن کی اور ایک بڑا بلند گنبذ اُسپر بنایا عثمان خان
نے لقب سلطان کا اپنے واسطے اختیار نہ کیا تھا +

ارخان ولد عثمان خان غازی

(۱۳۲۶ء / ۷۲۶ھ) بعد وفات اپنے والد کے ارخان درمیان ۱۳۲۶ء کے تخت سلطنت پہ

بیٹھ فرما ہوا اور قلعہ بروصہ کو اپنی دار السلطنت مقرر کیا تھوڑے عرصہ

کے بعد نصاریٰ سے لڑکر چند اور قلعے فتح کئے چنانچہ قلعہ عنکولہ

کمندرہ - کبدُس - سمنا دہ وغیرہ بعد وفات اُسکے بھائی -

علاؤ الدین بن کرجہ اُسکا وزیر تھا سلطان پاشا جسنے قلعہ نکملك فتح کیا تھا

وزیر اُسکا ہوا اور تمام قلمرو میں مسجدیں اور مدرسے تعمیر کئے بعد ان

(۱۳۵۷ء / ۷۵۸ھ) قلعہ اذنیك فتح ہوا اور درمیان ۱۳۵۷ء کے بلیزن طبا

فتح ہوا اور شہر کالی پولی جو کہ سرحد قسطنطنیہ پر واقع ہے مفتوح

(۱۳۵۹ء / ۷۶۱ھ) ہوا پھر درمیان ۱۳۵۹ء کے سلطان پاشا اُسکا وزیر گھوڑے پر سے

گرکر مرگیا ارخان کو بہت صدمہ اُسکی وفات کا ہوا چنانچہ بعد ایک سال کے

(۱۳۶۰ء / ۷۶۱ھ) ۱۳۶۰ء مین اسی غم کے صدمہ مین ۷۵ پچھتّر برس کی عمر مین اس جہان فانی

سے اُسنے بھی انتقال کیا ۳۵ برس اُسنے بادشاہت کی یہ بادشاہ بڑا تحمل

اور سخی اور بردبار عادل علم دوست گزرا ہے •

سلطان مراد خان

بعد وفات ارخان کی اُسکا بیٹا سلطان مراد خان سریر سلطنت پہ

سنہ ۱۳۶۱ء

سنہ ۱۳۶۱ء مین بیٹھا اُسنے ارادہ کیا کہ ملک کو بڑہا وے اس نیت پر

لالا شاہین سپہ سالار کو بسر کردگی فوج جرار ترکان خونخوار کے واسطے

تسخیر اطراف و اقطار کے روانہ کیا شاہین نے تھوڑے ہی عرصہ مین

بہت شہر کوہ بلغان تک فتح کئے شاہ یونان نے ڈر کر صلح کر لی

قیصر روم جان بالالوغ جو اُسوقت مین قسطنطنیہ کا بادشاہ تہا

پوپ سے مدد مانگنے کو گیا پوپ نے اپنا لشکر اُسکو دیا اور سوار

اسکے اور حکّام نصاریٰ شریک رنج و راحت قیصر روم کے ہو اسیطرح بہ

فوج کثیر لیکر سلطان مراد سے مقابلہ پر آیا اور بڑی بھاری لڑائی

ہوئی لشکر اسلام کے فتح ہوئے قیصر روم نے صلح کی اور ناچار

قسطنطنیہ کو لوٹ گیا اس طرح پر لشکر اسلام نے پانچ سال کے عرصہ

مین اکثر بلاد نصاریٰ کے فتح کئے والی قرہمان نے اپنے ملک کے بچاؤ

کے واسطے اپنی بیٹی بایزید ولد سلطان مراد کی زوجیت میں

دیدی بعد از ان تیمور تاش اُسکا سپہ سالار بارادہ تسخیر بلاد نصارائے
کے نکلا شہر مفذو نیہ فتح کیا اور حدود دار نبوط تک جو شہر ہائ اسکو فتح
کیا اور منستر بھی بڑی جانفشانی سے مفتوح ہوا

۱۳۸۹ء اُسکے انتقال کی بابت مورخ لکھتے ہین کہ درمیان ۱۳۸۹ و ۱۳۹۱ سنہ کے مسمے ۱۳۹۱ء
قزال نصرانی حاکم سرب نے اقوام نصاریٰ سے متفق ہوکر کئی لاکھہ آدمی
لیکر سلطان مراد خان پر حملہ کیا تھا سلطان بھی اُسکے مقابلہ پر آیا باوجودیکہ
کہ لشکر اسلام مقابل مین فوج نصاریٰ کے چہارم حصہ کے برابر تھا مگر
بایزید ولد سلطان مراد نے تمام فوج لیکر ایکھی دفعہ عیسائیون پر حملہ کیا
اسلئے بہت آدمی جانب مخالف کے مارے گئے اور قزال زندہ
گرفتار ہوا باقی جو بچے بحال تباہ تتر بتر ہوکر بھاگ گئی اس فتح کے نصیب
ہونے سے سلطان مراد کو ایسی خوشی ہوئی کہ مقتولونکی لاشین خود
دیکھتا ہوا پھرتا تھا کہ یکایک ایک عیسائی جو خشم سخت کھاکر مردون
مین پڑا تھا چنگاڑ سی کی مانند اوٹھکر بادشاہ کے پیٹ مین اُسنے
ایسا خنجر مارا کہ اُسکا کام تمام کر دیا اگرچہ فوج سپاہیان شاہی نے اُسکا بھی

باقیمہ وہان پر کر دیا اور قوال کو بہی اُسی جگہہ پر لاکر قتل کر ڈالا مگر بیفائدہ
کیونکہ سلطان مراد جان بر نہوا بایزید اُسکے بیٹے نے اُس کی نعش
فروصہ مین لاکر دفن کی اس بادشاہ کی عمر ترسیٹ برس کی ہوئی
۳۵ سال اُسنے پادشاہت کی یہہ پادشاہ صاحب عزم صوفی مشرب
صوف پوش درویش سیرت عابد پرہیزگار تہا اُسنے اپنا دارالخلافہ
فروصہ سے بدلکر شہر اَدْرِنْنَہْ ٹہرایا تہا +

سلطان بایزید یَلْدُرُمْ

بعد مقتول ہونی سلطان مراد کے بایزید کے سر پر تاج شاہی رکھا گیا
اول اول تو اُسنے منازعت خانگی کا فیصلہ کیا اور تخت و تاج کے خواہان
سے اپنی سلطنت کی صفائی کی بعد ازان سلطان لازار پادشاہ
سرب عیسائی پر چڑہائی کی شہر ڈیڈن اور سکوپ فتح کئے جب
والی سرب عاجز آگیا تب اُسنے اطاعت اختیار کی اور اپنی بہن
بایزید کی زوجیت مین دی اور جزیہ دینا منظور کر لیا اُنہین ایام

مین قیصر روم کے گھر مین نزاع خانگی پیدا ہوئی وجہ اسکی یہہ تھی کہ
اندرونیکوس اور اُسکا بیٹا خواہان تخت کے ہوے اور اُنہونے
سازش کرکے یہہ تجویز کی کہ جان پالالوغ قیصر روم کو تخت سے اُتار دین
قیصر روم کو جب یہہ بات کُھل گئی اُسنے اپنی بیٹی اور پوتے دونوں کو
محبوس کیا اسواسطے اندرونیکوس اور اُسکے بیٹے نے بایزید
کو لکھا کہ ہماری مدد کرو بایزید کے اچھا موقع ہاتھ آیا وہ شہر قسطنطنیہ
پر جا پہنچا چونکہ فوج قیصر کی دل سے طرفدار اندرونیکوس کی تھی
اسلئے اندرونیکوس غالب آیا اُسنے جان پالالوغ اور اُس کے
ولد مانوئیل کو گرفتار کرکے قید کیا اور بایزید نے اندرونیکوس
سے باج شاہی مقرر کرکے اُسکو تخت قسطنطنیہ پر بٹھا دیا جان
اور اُسکا بیٹا موقع پاکر قید سے نکل بہاگے اور بایزید کے پاس
جا کر سوا اس جزیہ کے جو اندرونیکوس نے بایزید کو دینا منظور
کیا تھا یہہ اقرار زاید کیا کہ ہم بارہ ہزار فوج بادشاہ بایزید کی خدمت
مین اپنی طرف سے متعین کرین گے اسواسطے بایزید نے

اند رونیکوس اور اُسکے بیٹے کو پکڑ کر درمیان ایک جزیرہ کے
جو دریائے سفید مین ہے محبوس کر دیا اور رجان کو پھر تخت نشین کیا
اسی اثناء مین والی سرب نے حسب خواہش بایزید کے اجازت
بنانے مساجد اور مدارس کی اور سکونت اہل اسلام کی اپنے ملک مین
دیدی تھی پر بایزید روپیہ بیت المال کا سواء مصارف فوج کے
دوسرے کام مین خرچ کرنا مناسب نہ جانتا تھا اُسکی یہہ خواہش ہوئی
کہ اسشہر کے باشندے جو نصاری ہین چندہ کر کے روپیہ واسطے
بنانے مسجدون کے دین جب اُن لوگون کو یہہ بات معلوم ہوئی
وہ مستعد جنگ کرنے پر ہو گئے بایزید نے غصہ مین اکرجان کو
لکھا کہ شہر اسشہر کی فصیل اور برج مسمار کرا دو قیصر نے خوف کے مارے
وہ شہر ہی بایزید کے سپرد کر دیا بایزید لی لاکھ دینار اُس شہر سے
وصول کر کے ملک سرب مین بڑی بڑی مسجدین تعمیر کین اور
ایک جامع مسجد بہت بڑی بنائی والی ایڈن نے جو کہ متصل شہر
اسشہر کے تہا بایزید سے ڈر کر اپنی دار الخلافت ہی حوالہ بایزید کے

کر دی اور سکہ اور خطبہ بایزید کے نام کا اپنی قلمرو مین جاری کر دیا اور آپ شہر تاریہ مین رہنے لگا - ان سب کامون سے بایزید فارغ ہوکر پھر متوجہ تسخیر ممالک نصاریٰ کا ہوا اور حسب وعدہ قیصر روم سے بارہ ہزار سپاہ لیکر جزیرہ روڈس اور کئی اور جزیرے فتح کئے اس عرصہ مین جان قیصر روم نے شہر قسطنطنیہ کی فصیل سامان جنگ سے آراستہ کی اور اسکو بہت مستحکم بنایا بایزید کو جب یہ خبر پہنچی اُسنے جان کو لکھا کہ قلعہ شہر جو اب بنا تعمیر کیا ہے اسکو بہت جلد منہدم کر دے ورنہ تیرا بیٹا جو میری ہمراہ ہے اُسکی آنکھین نکال ڈالونگا جان نے مجبور ہوکر وہ قلعہ تو تعمیر کرا دیا اُسی غم اور غصہ مین قیصر روم مبتلا ہوکر مر گیا مانویل نے جب سنا کہ اُسکا باپ مر گیا وہ بے اجازت بایزید کے قسطنطنیہ کو بھاگ گیا اسلئے بایزید نے پھر تسخیر قسطنطنیہ کا ارادہ کیا مگر بسبب نزاع خانگی کے جا نہ سکا لیکن اکثر قلاع اور بقاع اُسکی گرد نواح کے فتح کئی وہان کے نصاریٰ نے خوف کھا کر سمرقند مین جا کر امیر تیمور سے امداد کی

سنہ ۷۹۶ھ | خواہان ہوئی بایزید نے درمیان سنہ ۱۳۹۴ء و ۷۹۶ھ کے بہ ارادہ قسطنطنیہ | سنہ ۱۳۹۴ء

کی فتح کا کیا قیصر روم نے بھی پوپ اور قرب وجوار کے حکام نصاری
سے مدد مانگی چنانچہ اسّی ہزار فوج انکی مدد کو حاضر ہوئی شہر نیکوپولی
پر ایک بھاری لڑائی ہوئی دس ہزار نصرانی زندہ اسیر ہوئے اونکا
سر روبرو بایزید کے کاٹا گیا پھر قیصر روم نے امیر تیمود کو مدد کے
واسطے لکھا اسوقت امیر مدد کو متوجہ ہوا اسلئے قیصر نے ناچار ہوکر
بایزید سے صلح کرلی بادشاہ جنگ سے مراجعت کرکے شہر فروصہ
پہنچا امیر تیمور کو گمان کہ ایک ایلچی بایزید کے پاس آیا اور نامہ دیا
اوسمین لکھا تھا احمد جلایر والی عراق جو میرے پاس سے بھاگ کر تمہارے
پاس چلا آیا ہے میرے حوالہ کردو اور تمکو چاہیے کہ قوم نصارا سے
جو تمہاری جان اور دین کے دشمن ہو رہے ہیں بہت ہوشیار
رہو فقط بایزید نے یہہ بات سن لی تھی کہ قیصر روم نے امیر تیمود
سے مدد مانگی تھی اس لئے وہ نامہ پڑھ کر بہت خفا ہوا اور وکیل
کو ذلیل کرکے نکالدیا امیر تیمود یہہ حال سنکر بہت ہی آگ بگولا

ہوا اور بایزید پر چڑھ آیا شہر سیواس پر بڑی بھاری لڑائی
ہوئی ایک بیٹا بایزید کا اور کئی نامی سردار مارے گئے فتح امیر تیمور
کی ہوئی یہہ سانحہ بایزید سنکر بڑا متوحش ہوا قسطنطنیہ کا محاصرہ
چھوڑکر خود مقابلہ پر گیا قصبہ انگورہ پر ۱۹ تاریخ ماہ ذی الحجہ ۸۰۴ھ
مین میدان جنگ آراستہ ہوا صبح سے شام تک لڑائی رہی بایزید
نے شکست پائی گھوڑے پر چڑھ کر بھاگا گھوڑے نے ٹھوکر کھائی بایزید
نیچے گرا ایک شخص نے اسکو پکڑ کر امیر تیمور کی خدمت مین حاضر کیا
اسکے ساتھہ ایک اوسکا بیٹا مسمے موسی بھی دشمنون کے ہاتھہ
آگیا وہ بھی حاضر کیا گیا دوسرا بیٹا مصطفے گم ہوگیا شاید مارا گیا ہو تین
بیٹے بحال تباہ اپنے ملک کو بھاگ گئے جب بایزید امیر تیمور کے روبرو حاضر
ہوا امیر نے اسکی تعظیم کی اور اپنے برابر بٹھلایا اور حسن برلاس کو حکم
ہوا کہ بایزید کو بآرام تمام نظربند رکھے اب مورخون کا اختلاف
ہے بعضے لکھتے ہین کہ امیر تیمور نے بایزید کو لوہے کے پنجرے مین
قید کردیا تھا اسواسطے اوسنے اپنے تئین آپ ہلاک کر دیا بعضے

نومبر ۱۴۰۲ء

کہتے ہین کہ چونکہ وہ بڑا غیور تہا اوسکو گرفتار ہونے کا نہایت رنج و

الم پیدا ہوا اس لئے اوسکو بخار عارض ہوا ہرچند دوا کرتے تہی

اچھا ہوتا تہا اس لئے ۱۴ تاریخ ماہ شعبان سنہ ۸۰۵ھ مین انتقال کیا سنہ ۱۴۰۲ع

امیر تیمور نے اوسکی نعش اوسکے بیٹے کی حوالہ کی جو کہ باپ

کے ساتہہ نظر بند تہا اوسنے فروصہ مین لیجا کر اوسکو دفن کیا

سُلیمان اوّل

جب کہ بایزید امیر تیمور کی قید مین پہنس گیا تو اُسکے تین بیٹے بہاگ

اپنے ملک مین آئے اونکے نام یہہ ہین سلیمان **محمد** **عیسے**

اونمین سے سلیمان اول بادشاہ ہوا اور سنہ ۸۰۵ھ مین تخت شاہی پر سنہ ۱۴۰۳ع

بیٹہا اور اپنے بہائیون کے جدال وقتال مین مصروف ہوا گیارہ برس

تک آل عثمان مین قتل و غارت کا دروازہ کہلا رہا آخر کار یہہ ہوا

کہ سلیمان اول ایک رئیس کی سپاہ کے ہاتہہ سے جبکی ڈاڑہی اُسنے

منڈوا ڈالی تہی گرفتار ہوکر مارا گیا **موسی** جو نعش اپنے باپ بایزید

کی امیر تیمور کے لشکر سے لیکر آیا تہا اوس نے اپنے بہائی کا انتقام لینے کا
ارادہ کیا چنانچہ بہت آدمی اوس قوم کے زندہ گرفتار کر کے آگ مین
جلوا دئے اور آپ خود مختار مالک تخت و تاج کا ہو گیا

محمّد خان

سنہ ۱۴۱۳ع — سنہ ۸۱۶ھ

محمد خان نے اپنے بہائی موسی کو دسیان سنہ ۱۴۱۳ع کی قتل کیا
اور آپ تخت سلطنت پر بیٹہا اور ضبط و ربط مہمات ملکی اور مالی
کی طرف متوجہ ہوا اور سلاطین فرنگ اور یونان سے دوستانہ راہ و
رسم نامہ و پیغام کی جاری کی حاکم قرمان جو بایزید کا دشمن تہا
فرصت پاکر فروصہ پر چڑہ آیا اور بایزید کی قبر کہود واکر اوسکی ہڈیان
آگ مین جلائین محمد خان نے اس فساد کے دفع کرنے کیطرف عنان
توجہ کی معطوف کی مصطفے بیگ حاکم قرمان کا بیٹا گرفتار ہو کر
محمّد خان کے سامنے آیا ایک کپڑا اپنے جبّہ کے نیچے محاذی سینہ کے
چہپا کر لایا اور کلمات معذرت زبان پر لا کر محمّد خان کے روبرو

سینہ پر ہاتہہ رکھہ کر خدا تعالے کی قسم کہائی کہ جب تک یہہ
روح میرے تن مین ہے سلطان سے خیانت نکرونگا
محمد خان نے بہی قسم شرعی کہائی اور اوسکی تقصیر معاف کی اور
رخصت کیا جب مصطفے بیگ باہر نکلا کبوتر کو جُبہ سے باہر نکالکر
ذبح کر دیا اور گلہ بکریون کا جو بادشاہی تہا لوٹ لیا بادشاہ کو خبر
پہنچی سوار دوڑا کر پہر گرفتار کیا جب بادشاہ کے روبرو حاضر ہوا
سلطان نے فرمایا کہ تجہ کمینہ خود عہد شکن کو اگر سزا دون تو میری
شرافت اور نجابت کے لایق نہین مینے تجہکو امان دی ہے اگر
تو قسم سے پہر گیا تو میری شان کے لایق نہین ہی کہ مین بہی پہر جاؤن
جاؤ مینے تیری جان بخشی کی ایسی حکمت عملی سے فساد کا نایرہ
فرو ہوگیا ۔
اسی اثناء مین ایک اور شخص مدعی سلطنت ہوکر مقابلہ پہ آیا اُسنے
ظاہر کیا کہ مین مصطفے خان ابن بایزید ہون جو امیر تیمور کی لڑائی مین
گم ہوگیا تہا سلطان محمد خان نے اوس سے مقابلہ کیا اور شکست دی وہ

بہاگ کر کسی عامل قیصر روم کے پاس گیا اور اوستے پناہ لی عامل قیصر

روم نے اوسکو نہ دیا اور لکہا کہ بدون حکم قیصر کے نہ دونگا

مانوبل قیصر روم نے سلطان کی نامہ کا جواب یہہ لکہا کہ جو شخص

بارگاہ سلاطین مین پناہ خواہ ہوکر آتا ہے اوسکو دشمن کے حوالہ نہین

کیا کرتے البتہ مین اس شخص کو تا بزیست قید رکہونگا رہائی نہ دونگا

سلطان نے قبول کیا اور اُسکے واسطے کچہہ تنخواہ مقرر کردی اس

بادشاہ کے وقت بہت لڑائیان اور فساد ہوئے ہین جو بخوف طوالت

چہوڑے جاتے ہین

دار السلطنت اسکے وقت مین شہر ادرنہ تہا یہی بادشاہ

خاندان عثمانیہ ہی موجد جہازات جنگی اور دریائی لشکر کا ہوا ہے

اور نوبت خانہ بہی اسی نے اس خاندان کے بادشاہون کے واسطے

مہیا کیا ۸۲۴ ہجری مین اوسنے مرض اسہال سے انتقال کیا۔

اس بادشاہ کی یادگار بہت سی مسجدین ہین وہ عادل مزاج کریم

الصفت صادق الوعدت بے کینہ بادشاہ تہا صوفیہ سے اوسکو بہت

مُحبت تھی اُسنے شریف مکہ کے واسطے پہلے ہی پہل بہت روپیہ سالانہ
محتاج اور مساکین کے خرچ کے واسطے اپنے خزانہ سے مقرر کیا تھا

مُرادخان ثانی

۸۲۴ھ | بعد وفات محمدخان کے مراد ثانی درمیان سنہ ۱۴۲۱ع کے تخت | سنہ ۱۴۲۱ع
سلطنت پر بیٹھا اوسکی ولادت درمیان سنہ ۱۴۰۴ع کے ہوئی تھی قیصر دوم
نے جو ہمیشہ سے دشمن دلی اس خاندان کا تھا موقع پاکر مرادخان کو
نامہ اس مضمون کا لکھا کہ سلطان کو چاہیئے اپنا بیٹا میرے پاس
بطور اوّل کے بھیجدے ورنہ میں مصطفیٰ ولد بایزید کو جو میرے پاس
مقید ہے اور مدعی سلطنت کا ہے رہا کر دونگا سلطان نے
منظور نہ کیا قیصر دوم نے ویسا ہی کیا اُسنے مصطفیٰ کو قید سے رہا کردیا اور دس
جہاز جنگی ہمراہ فوج جرار کے مراد ثانی سے مقابلہ کرنے کو بھیجا مصطفیٰ
نے آتے ہی شہر کالی پولی فتح کیا لشکر سلطان بسرکردگی بایزید پاشا
تیئیس ہزار سپاہی لیکر اوسکے مقابل ہوا مصطفیٰ نے فوج کو شکست

دی اور بایزید پاشا کو مار ڈالا اُس وقت مراد ثانی خود فوج لیکر مقابلہ
پر آیا اکثر لوگ مصطفی کے لشکر کے سلطان سے آملے وہ شکست کہا کر
بہاگا اِس غصہ کے سبب سلطان نے ایک لاکہہ آدمی کی فوج جمع کرکے
قسطنطنیہ پر چڑہائی کی اور مال لوٹ کا فوج کو معاف کردیا قیصر دوم
سخت عاجز ہوگیا آخر کار جزیہ دینا منظور کیا اور صلح کرلی سلطان مراد
واپس چلا آیا۔ بعد ازان مراد ثانی نے پہر جہاد پر کمر باندہی اور بہت
شہر بحر اسود کے کنارہ کر فتح کئے پہر بلغاد پر چڑہائی کی بری اور
بحری لڑائی ہوئی مگر فتح نہ کر سکا اور بہت نقصان فوج کا ہوا غرضکہ
دس برس تک کا صلحنامہ لکہا گیا یہان سے واپس آکر مراد ثانی نے
اپنے بیٹے کو بجاے اپنے بادشاہ بنادیا اور خود عزلت نشین ہوگیا
والی بلغاد نے یہہ خبر سنکر عہد شکنی کے دوسو چالیس جہاز جنگی مراد
ثانی کے سمندر مین توپون کی مار سے برباد کر دئے اور لڑائی پہر از سر
نو برپا کردی اُسوقت مراد ثانی پہر چالیس ہزار سپاہی لیکر دشمن کے
مقابلہ پر گیا شاہ بلغاد نے سلطان کے لشکر کو شکست دی اور لڑتا

پہرتا سلطان مراد کے خیمہ تک پہونچا مراد ثانی گہبراکر گہوڑی پر سوار ہوگیا اور ارادہ تہا کہ بہاگ جاوی سرداروں نے بادشاہ کے گہوڑے کی باگ پکڑلی جسوقت شاہ بلغادر وبرو ہوا مراد ثانی نے ایسا تیر مارا کہ اوسکے پیٹہہ سے باہر نکل گیا گہوڑے سے نیچے گرا فوج جیون نے اوسکا سر کاٹ ڈالا یہہ حال اوسکا لشکر دیکہہ کر بہاگ نکلا مراد ثانی فتحیاب ہوکر اپنی دار السلطنت کو مراجعت کرآیا درمیان سنہ ۱۴۵۱ع ۸۵۵ھ راہی ملک بقا ہوا ؛

۸۵۵ھ — سنہ ۱۴۵۱ع

سلطان محمد خان ثاني

۸۳۳ھ — سنہ ۱۴۲۹ع

بعد وفات اپنی والد کے محمد خان ثاني تخت نشین ہوا اوسکی پیدایش سنہ ۱۴۲۹ع ۸۳۳ھ مین ہوئی تہی قیصر قسطنطنیہ نے حسب عادت قدیم اس بادشاہ سے بہی چہیڑ نکالی ایک نامہ اس مضمون کا لکہا کہ تمہارا بہائی ارخان جو میری پاس محفوظ ہے اسکا خرچ جلد تر روانہ کردو ورنہ مین اوسکو رہا کردونگا یہہ نامہ سلطان پڑہکر نہایت غضبناک ہوا اور مصمم ارادہ کرلیا کہ اب قسطنطنیہ کو فتح ضرور ہے کرونگا چنانچہ اسی واسطے شہر ادرنہ مین جو دار السلطنت تہا بہت بہاری لشکر اور الات

حرب جمع کئے اوسطرف قیصر روم نے بھی جسکا نام ایم براطوس تہا سامان جنگ کا

مہیا کیا اور پوپ اور نصاریٰ سے مدد طلب کی غرضکہ ۸۵۲ ہجری ۱۴۵۶ء مین قسطنطنیہ ۸۵۲ ہجری ۱۴۵۶ء

کے متصل پہنچکر جانبین سے توپ چلنے لگی پچاس دن لڑائی رہی بیسوین تاریخ

ماہ جمادی الاول ۸۵۳ ہجری ۱۴۵۷ء لشکر اسلام نے یورش کی اوس روز جشن عظیم برپا تہا ۸۵۳ ہجری ۱۴۵۷ء

جملہ ساکنین نصاریٰ مرنے پر کمر باندہکر اپنے رشتہ دارون سے وداع ہوکر

مسلمانون سے خوب دل کہولکر لڑے قیصر بہی بڑے گرجا[1] مین جاکر بہت رویا

اور شہر برج مقفل کرکے اونکی کنجیان دریا مین ڈالدین لشکر اسلام کمال بہادری سے

اون رخنون کی راہ سے جو توپون سے درمیان فصیل کے پڑگئی تہے شہر مین داخل

ہوگئے اور قتل عام ہونے لگا قیصر ایم براطوس اپنا لباس بدلکر سپاہی

بنکر تلوار ہاتہہ مین لیکر بڑی بہادری سے لڑا سلطان کے کسی لشکری نے اوسکو

قتل کرڈالا پہر بموجب حکم سلطان کے قیصر کا سر کاٹکر نیزہ پر رکہکر تمام شہر

مین تشہیر کیا اور جو کوئی خاندان قیصر سے پایا اوسکو بیدریغ قتل کرڈالا تین روز

تک تمام شہر مین قتل اور غارت کا بازار گرم رہا چوتہے روز رعایا کو امن ملا اور

[1] اب اس گرجا کا مسجد جامع بنا ہوا ہے؛؛

اور حکم ہوا کہ قلعہ کی مرمت از سر نو کیجاوے اور جو بڑے بڑے گرجا ہین اُنکی

مسجدین بنائے جاوین چھوٹے گرجا نصاریٰ کو دیجاوین چنانچہ ایسا ہی

ہوا یہہ شہر قسطنطنیہ جسوقت سے کہ اسکے بانی قسطنطین نے آباد کیا ہے اس واقعہ

تک ۲۹ مرتبہ محصور اور سات دفعہ مفتوح ہوچکا تہا۔

پہر سلطان محمد خان نے قسطنطنیہ مین جامع مسجد تعمیر کی اسکو مسجد ایوب کہتے ہین

جبکہ یہہ مسجد طیار ہوگئی تو سلطان اُسمین نماز پڑہنے گیا شیخ الاسلام قاضی القضات

شیخ شمس الدین نے بادشاہ کے کمر مین تلوار باندہی اوسی دن سے

یہہ رسم جاری ہوگئی کہ جو بادشاہ تخت پر بیٹہتا ہے اوسی مسجد مین جمعہ کے دن نماز کو

وجہ تسمیہ اسکی یہہ ہے کہ معاویہ والی شام نے اپنے بیٹے یزید کو درمیان ۵۰ ہجری ۶ کے ہمراہ ابو ایوب انصاری کے واسطے محاربہ قیصر روم کے بہیجا تہا اتفاق سے یزید اور قیصر مین صلح ہوئی ابو ایوب انصاری نے اوسی جگہہ انتقال کیا یزید نے اوسکو قسطنطنیہ مین دفن کیا قیصر روم نے ایک روز اپنی مجلس مین ذکر کیا کہ یزید سخت نادان ہے یہہ نہین جانتا کہ عیسائی لوگ ایوب کی قبر کہود کر اوسکی لاش پہانسی پر لٹکا کر پہینک دینگے یہہ تذکرہ یزید سنکر بولا کہ قیصر روم سخت احمق ہے اسکو یہہ نہین معلوم کہ ملک شام مین عیسائیون کے بزرگون کے بہت قبرین ہین اگر ایوب کی قبر استنبول مین اوکہڑ گئی تو مین صدہا قبرین نصاری کی ملک شام سے اوکہڑ پہینکدونگا یہہ بات قیصر روم سنکر پہر ادس ارادہ سے باز آیا اوسی جگہہ پر محمد خان ثانی نے یہہ جامع مسجد تعمیر کی اور اسکا نام مسجد ایوب رکہا گیا یہہ وجہ اس نام رکہنے کی ہے

جاتا ہے اور جو شیخ الاسلام اوس وقت کا ہوتا ہے وہ بادشاہ کو کمر مین تلوار باندہتا ہے

۸۲۶ہجری — چنانچہ ابتک یہہ رسم آل عثمان مین جاری ہے ۸۲۴ہجری مین درمیان ماہ — ۱۴۲۱عیسوی

جمادی الاولی کے شہر اذنکمید مین سلطان مذکور بیمار ہوکر فوت

ہوا اس بادشاہ کی عمر ۲۵ برس کی ہوئی ۲ ملک وسنی فتح کئے اور دوسو

سے زیادہ قلعی اور شہر اوسنے مفتوح کئے تہے یہہ بادشاہ قوی اندام

دراز قد تیر اندازی مین بے نظیر گذرا ہے آپ ہی با علم تہا اور علما کی بڑی

قدر کرتا تہا اوسکے بعد دو بیٹے اوسکے رہے ایک بایزید دوسرا جمشید

بایزید ثانی

بعد وفات محمد خان کے محمد پاشلو وزیر کا یہہ ارادہ ہوا کہ جمشید کو جو چھوٹا بیٹا محمد خان

کا تہا تخت پر بٹہاوے پر سپاہ نیگ چری نے وزیر کو قتل کر ڈالا اور اسحاق پاشا

ینگ چری لفظ ترکی ہے ینگ بمعنی نو چنانچہ نو مسلم کو نیگ مسلمان کہتے ہین اور چری بمعنی سپاہ

ہے اس شخص نے لکہا ہے کہ اس سپاہ مین جوان آدمی ۱۵ سالہ سے ۲۵ سالہ تک بہرتی ہوا کرتا

تہا اسواسطے اس سپاہ خاصہ کو نیگ چری کہتے تہے۔ اور نظام سے وہ سپاہ مراد ہے جو

قواعد جنگ کے خوب جانتے ہون چنانچہ اب قیصر روم کے پاس نظام کی سپاہ ہے۔۱

کو وزیر بنا لیا بایزید اُسوقت اماسیا مین تہا اُسکو جب سلطان کی
وفات کی خبر پہونچی فوراً یلغار کرکے چار ہزار سوار کے ہمراہ استنبول مین
داخل ہوا اور تخت پر آکر بیٹہہ گیا جمشید اوسکا بہائی جو درمیان
سنہ ۱۴۵۹ع (۸۶۳ھ) کے پیدا ہوا تہا اور اُسوقت ۲۲ برس کا تہا بروصہ کی طرف
بہاگ گیا وہان جاکر اُسنے جہنڈا فساد کا قایم کیا بایزید نے اُسکی تنبیہ اور
تادیب کے واسطے فوج روانہ کی پرکچہہ نہوا فوج شاہی کو شکست ہوئی
اُسوقت بایزید خود گیا اور جمشید کی فوج کو شکست دی مگر ہاتہہ نہ آیا
وہ بہاگ کر قوم ترکمان کی طرف چلا گیا ترکمانون نے اُسکا سب اسباب
بلکہ کپڑے بہی لوٹ لئے جمشید بحال تباہ مصر مین پہنچا قائد بیگ
شاہ قوم چرکس نے اُسکی عزت کی اور اپنے پاس اُسکو رکہا ترکمان
لوگ مارے لالچ کے اسباب اور لباس جمشید کا لیکر بایزید کے پاس
بامید انعام حاضر ہوئے اُنکو حکم ہوا کہ استنبول مین حاضر ہون اُس جگہہ
پر تمکو انعام دیا جائیگا جب وہ لوگ استنبول مین حاضر ہوئے سبکو قتل
کر ڈالا اور یہ فرمایا کہ جو شخص اپنے آقا سے ایسا سلوک کرے اُسکو بہی انعام

سنہ ۸۸۶ھ

سنہ ۱۴۸۱ع

ملنا چاہئے جمشید چار مہینے مصر مین رہ کر واسطے حج مکہ معظمہ کے گیا وہان سے آکر پھر سامان جنگ کا مہیا کیا بایزید نے اُسکو بہت سمجھایا کہ اس بے فائدہ بغاوت سے تجھکو کیا حاصل ہوگا بہتر ہے کہ باز آوے ہرگز نہ مانا غرضیکہ پھر لڑائی ہوئی آخر کار شکست کھاکر جزیرہ رہوڈس مین چلا گیا وہان کے حاکم کو بایزید نے لکھا کہ جمشید کو گرفتار کرکے میرے پاس روانہ کرے اور اُس جزیرہ کا باج شاہی ہر سال آدا کیا کرے اُسنے نہ مانا پر بایزید کا خوف اُسکو بڑا تھا اسلئے جمشید کو وہان سے نکالدیا وہ نبیس علاقہ اٹلی مین آیا پھر اور کسی شہر مین گیا غرضیکہ سات برس اُسکو سیاحت مین گذری شاہ فرانس کے علاقہ مین جب پہونچا اُسنے اُسکو قید کرلیا جبکہ شاہ فرانس سویس ایم براطوس مرگیا اُسوقت شاہ فرانس نو نے جمشید کو پوپ کے حوالہ کیا جمشید نے پوپ کو سب حال تباہ اپنا دکھلایا پوپ کو رحم آیا اُسکو بعزت تمام اپنے پاس رکھا جب وہ پوپ مرگیا اور اُسکی جگہہ الیکذینڈر پوپ ششم اُسکا جانشین ہوا اُسکے پاس بایزید نے بہت سا روپیہ روانہ کیا اور لکھا کہ جمشید کو قتل کر ڈالے مگر وہ

قاصد جو روپیہ اور خط لیکر گیا تھا جب شہر انکونا علاقہ اٹیلی مین پہونچا
وہان کے حاکم جولیانوس نے جو کہ پوپ کا دشمن تھا ایلچیونکو پکڑ لیا اور
جو روپیہ اُنکی ہمراہ تہا سب لوٹ لیا یہہ حال پوپ نے بایزید کو لکھا اُسنے
پھر اُسیقدر روپیہ دینا منظور کیا اُسوقت پوپ نے جمشید کو زہر کھلا کر
مار ڈالا

سلطان بایزید نے اپنے وقت مین بہت لڑائیان کی ہین اور
بہت شہر فتح کئے ہین - ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ملک ارنہوط کو واسطے
جنگ کے جاتا تھا اثناء راہ مین ایک فقیر بادشاہ کے برابر بارادہ قتل آ پہنچا
چاہتا تھا کہ خنجر مارے سپاہ نے ہجوم کرکے اُس فقیر کے ٹکڑے کر ڈالے
اُس دن سے یہہ رسم مقرر ہوئی کہ کوئی شخص ہتیار لیکر بادشاہ کے قریب
نہ جانے پاوے +

سنہ ۹۰۳ھ | بلاد بولونیا پر درمیان سنہ ۱۴۹۷ع ۹۰۳ھ کے بڑی بھاری لڑائی ہوئی | سنہ ۱۴۹۷ع
دس ہزار عیسائی مقید ہوئے اور وہ ملک لوٹا گیا بعد ازان درمیان
سنہ ۹۱۵ھ | سنہ ۱۵۰۹ع ۹۱۵ھ کے قسطنطنیہ مین ایک ایسا سخت زلزلہ آیا کہ ایکہزار ستر گھر | سنہ ۱۵۰۹ع

اور ایکسو ۱۰۹ نو مسجدین اور ایک حصہ محل قیصر کا گر پڑا یہہ زلزلہ ۴۵ دن تک
ہر روز آتا رہا تھا بعد جانے اس زلزلہ کے سلطان نے پندرہ ہزار معمار
اور مزدور مقرر کرکے سب گہر اور مسجدین منہدمہ کی مرمت کروا دی
۱۵۱۲ء ۹۱۸ھ مین یہہ بادشاہ مرض نقرس مین مبتلا ہو کر جان بحق ہوا اُسکی عمر
۶۷ سال کی ہوئی ۳۲ برس اُسنے بادشاہت کی یہہ قیصر جسیم قوی
ہیکل سیاہ گیسو لطیف و ظریف ادیب و لبیب عابد و پرہیزگار بڑا تیرانداز
اور ناظم و ناثر گذرا ہے اُسکے اشعار بہت مشہور ہین ہر سال زر خطیر
مکہ معظمہ کو روانہ کرتا تھا ٭

سلطان سلیم خان اوّل

بعد انتقال بایزید کے اُسکا بیٹا سلیم خان بادشاہ ہوا اُسکی ولادت
درمیان ۱۴۶۷ء ۸۷۲ھ کے ہوئی تھی اس بادشاہ کی وقت مین اُسکی بہائیون اور رشتہ دارون
نے بڑی بغاوت اور شورش کی تھی چنانچہ اُسکے بہتیجے علاؤالدین
نے شہر قرہ صدر مین بغاوت کی سلیم نے اپنے بیٹے سلیمان کو اپنا ولی عہد

مقرر کرکے ستر ہزار سپاہ کے ہمراہ اُسکی تنبیہ کے واسطے روانہ کیا اور
ایکسو بتیس جہاز جنگی سمندر کی راہ اُسکی مدد کو بھیجا احمد جو باپ علاؤالدین
کا تھا وہ شہر اماسیا مین باغی ہوگیا مصطفے جو دوسرا بھائی سلیم کا تھا
وہ بھی شریک بغاوت ہوکر احمد کا وزیر بن بیٹھا جب سلیم نے دیکھا کہ
انتظام بگڑا چلا اُسنے حکمت عملی سے مصطفے کو تسلی دیکر اپنے پاس بلالیا
اور فوراً پھانسی دیکر ماردیا بعد ازان بہت سے امرا اور وزرا اور تمام
بھائیون اور اُنکی اولاد کو نہایت بے رحمی اور قساوت قلبی سے طرح طرح
کے ظلم اور عذاب سے قتل کیا تب سلطنت اُسکی رہی جسوقت سلیم اول
تخت سلطنت پر بیٹھا تو تمام اطراف کی بادشاہون نے تہنیت نامے شاہ سلیم کو
لکھے مگر شاہ اسمعیل صفوی شاہ ایران نے نامہ نہ لکہا وجہ اُسکی یہہ تھی
کہ شاہ سلیم نہایت متعصب سُنّی حنفی المذہب تہا فرقہ شیعہ سے عداوت
قلبی رکھتا تھا جب کبھی سنتا کہ فلانا شخص شیعہ ہے فوراً اُسکو قتل کرڈالتا
تھا اور چالیس ہزار سے زیادہ آدمی شیعہ مذہب کے اُسکے پاس قید تھے
اُنکو طرح طرح کا عذاب کرتا رہتا تھا چنانچہ اسی واسطے شاہ اسمعیل صفوی

شاہ سلیم پر خروج کیا اور برادرزادہ شاہ سلیم کا بھی شاہ اسمعیل کے ہمراہ ہوگیا اور کئی دفعہ باہم نوک جھوک مراسلون مین بھی رہی چنانچہ ایکروز شاہ سلیم نے اسمعیل صفوی کے واسطے ایک عصا اور ایک مسواک اور ایک چادر بطور ہدیہ بھیجی اسمعیل نے اُسکی عوض ایک حقہ طلائی بھرا ہوا افیون سے اُسکے پاس بطور تحفہ روانہ کیا شاہ سلیم یہہ دیکھکر نہایت غضبناک ہوا ایلچی کو گردن مارا اور ایک لاکھ چالیس ہزار سپاہی مع ساٹھ ہزار شتر محمولہ اسباب و آلات جنگ کے ایران پر چڑھائی کی اسمعیل صفوی تاب مقابلہ کی نہ لاکر بھاگ گیا مگر بھاگتے وقت کئی منزل تک جنگل مین آگ لگوا دی تاکہ دشمنون کے گھوڑونکو گھاس اور رسد نہ ملی چنانچہ لشکر سلیم کو بہت تکلیف ہوئی پر ایسا پختہ اپنے ارادہ پر تھا کہ کسی سپہ سالار یا امیر کا عذر نہ سنتا تھا جو کوئی شکایت نہ ملنی رسد کی کرتا اُسیکو مروا ڈالتا تھا چنانچہ ہمدان پاشا نے شکایت کی کہ اس جنگل مین گھاس تک نہین ملتا اور رسد دستیاب نہین ہوتی اور سپاہ کثیر کا نقصان ہوچکا ہی سلطان نے خفا ہوکر اُسکو فوراً قتل کروا دیا بعد ازان شاہ اسمعیل

صفوی کے پاس زنانہ لباس بھیجا اور لکھا کہ اُسکو پہن کر بیٹھ رہ اسمعیل
مین طاقت مقابلہ سلیم کی نہ تھی ناچار غرہ ماہ رجب ۱۵۱۴ع ۹۲۰ھ کو مقابلہ
ہوا جنگ عظیم ہوئی اسمعیل عین معرکہ مین زخم کہا کر گھوڑے سے
گرا سواران سلیم نے نرغہ کر لیا ایک سوار ایرانی کمال دلاوری کر کے
اُس میدان مین گھس آیا بادشاہ اسمعیل کو اپنا گھوڑا دیدیا اگرچہ آپ
مارا گیا پر اسمعیل کو بچا دیا وہ سوار ہو کر بہاگا تبریز مین پہنچا شاہ سلیم نے
اسمعیل صفوی کے خیمون کو جا کر لوٹا ایک عورت اسمعیل کے خیمہ مین
رہ گئی تھی اُسکو پکڑ لایا اور جو شخص ایرانی دستیاب ہوا طعمۂ تیغ بیدریغ
کیا اسی جگہہ پر مرزا بدیع الزمان اولاد امیر تیمور گورگان سے
ملاقات ہوئی اُسکی بڑی عزت سلیم نے کی - بعد ازان تبریز پر چڑھائی
ہوئی اس شہر مین جسقدر مال و اسباب اسمعیل کا ملا سب ضبط کیا اسمعیل نے
ناچار ہو کر ہدیہ بھیجا اور اپنی بیوی مانگی سلیم نے نہایت تعصب سے جواب دیا اور
اوس ایلچی کو قید کر لیا اور وہ عورت ایک سپاہی مسمے جعفر چلپی کو بخشدی
جب یہہ خبر اسمعیل کو پہنچی نہایت غصہ ہوا اسی رنج مین مبتلا ہو کر مر گیا

بعد ازان شاہ سلیم نے کوچ کیا شہر اماسیا سے ہوکر کوماخ مین آیا
اور علاؤالدولہ سردار ترکمان پر لبسرکردگی سبینا پاشا کی فوج بھیجی
علاؤالدولہ قتل کیا گیا اُسکا سر کاٹکر سلطان سلیم کے پاس روانہ کیا
سلطان نے وہ سر واسطے عزت کے عزیز مصر کو پاس بھیجدیا اسی اثنا مین
خبر آئی کہ قسطنطنیہ مین سپاہ نیگ چری نے فساد برپا کر رکھا ہے صدر اعظم
کا گھر لوٹ لیا سلیم بہت جلد اسلام بول مین آیا مجرمون کو قتل کیا بعد ازان
ماردین رسنجار ــ موصل وغیرہ شہرون کو فتح کرتا ہوا دریا کی ۱۵۱۶ء
کے بادشاہ مصر قانصو پر ناخوش ہوکر بارادہ استیصال لشکر کشی کی
مغل بیگ وکیل عزیز مصر کا حاضر ہوا شاہ سلیم نے اُسکی بات بھی
نہ کی اُسکو قتل کرنے کا حکم دیا یونس پاشا نے شفاعت کی اُسکی جان بچائی
مگر حکم ہوا کہ تشہیر کرکے نکالدو چنانچہ ایک خارشتی گدھی پر اُسکی ڈارہی
منڈواکر سوار کیا اور تشہیر کرا کے شہر بدر کردیا عزیز مصر بہ حال
لشکر مقابلہ کو نکلا چونکہ وہ پیر ہشتاد سالہ تھا عین معرکہ مین گھوڑے سے
گرکے مقتول ہوا شاہ سلیم کی فتح ہوئی بعد ازان حلب حمص

اور دمشق اور سب شام فتح کرکے چار مہینے تک وہ رہ کر امراء عرب سے ملاقات کی پھر کوہ لبنان کو جا کر زیارت مقامات متبرکہ کرکے جامع مسجد جو بنام جامع امویہ[1] مشہور ہے ملاحظہ کی خطیب کو پچاس ہزار قرش[2] عطا کئے بعد ازان عزیز مصر طومان کے نام جو بعد قتل ہونے قانصو کے تخت مصر پر بیٹھا تھا مسلم لکھا گیا کہ اطاعت سلطان روم کی منظور کرے اور ہمیشہ مطیع و فرمانبردار رہے ورنہ لڑائی ہوگی یہہ نامہ طومان نے پڑھ کر ایلچی کو قتل کروا دیا اور میدان جنگ نواحی شہر غزّہ مین آراستہ کیا فوج رومی غالب آئی شہر غزّہ فتح ہوا بعد ازان راہ دشت سے سلطان سلیم مصر کو روانہ ہوا ۲۹ تاریخ ماہ ذی الحجہ ۹۲۲ھ ۱۵۱۶ء مین شاہ طومان مصر اور قیصر روم شاہ سلیم کی جنگ عظیم واقع ہوئی اول حملہ مین سینا پاشا افسر سپاہ رومی کا مارا گیا پھر کئی جنگ ہوئے فتح رومیون کی ہوئی مصر فتح ہوا باشندے وہان کے سب

---

[1] یہہ مسجد بنائی ہوئی ولید بن عبد الملک خلیفہ اموی کی ہے اسیواسطے اُسکو جامع امویہ کہتے ہین
[2] قرش ایک سکہ رومی ہے

بہاگ گئے سلیم نے پہلے سب کو امان دی اور حکم دیا کہ اپنے اپنے
گہرون مین آکر بسین جب سب لوگ پہر کر آ بسے اُسوقت عہد شکنی کر کے اُسی ہزار
مصری قتل کئے طومان نے عرب مین جاکر پہر سلیم کے مقابلہ کے واسطے
لشکر آراستہ کیا اور پہر آکر مصر لے لیا سلطان سلیم نے مصطفی پاشا کو طومان
کے پاس پہر بہیجا اور طالب صلح کا ہوا طومان نے مصطفی پاشا کو قتل کروا دیا
اور لڑائی پہر شروع کی آخر کو شکست کہا کر بہاگا اور ایک سردار جو
اُسکے قریب رہتا تہا اُسکی ریاست مین جاکر خواہان پناہ کا ہوا اُسنے
طومان کو گرفتار کر کے سلیم بادشاہ کے حوالہ کر دیا سلطان نے فوراً اُسکو
قتل کر دیا اور امیر الامراء خیر بک کو نائب السلطنت بنا کر مصر کا حاکم مقرر
کیا اور خود قسطنطنیہ کو مراجعت کی۔ آٹھوین تاریخ ماہ شوال ۹۲۶ ہجری سنہ ۹۲۶ھ
مین نو برس سلطنت کر کے ۵۴ برس کی عمر مین انتقال پایا۔ یہہ بادشاہ
دراز قد کوتاہ پا۔ بزرگ جثہ۔ سرخ رنگ بزرگ چشم
پُر غضب تہا ڈاڑھی منڈواتا تہا شکار کا شوق اُسکو بہت تہا
شاعر بہی تہا اُسکے شعر فارسی اور عربی اور ترکی زبان کے دیار

دوم مین بہت مشہور ہین ایام خلافت المستمسک باللہ العباسی المصری مین وہ تھا +

سلطان سلیمان خان ثانی

بعد انتقال پانے سلطان سلیم کے اسکا بیٹا سلیمان خان ثانی درمیان ۱۵۲۰ء سنہ ۹۲۶ھ کے بادشاہ روم کا ہوا اس بادشاہ کے وقت مین شوکت وحشمت ال عثمان کی بہت زیادہ ہو گئی تھی ۱۳ دفعہ بذات خود یہہ بادشاہ لڑا اور بہت مکانات اپنی قلمرو مین تعمیر کئے اور اُسنے اڑتالیس برس سلطنت کی اس عرصہ مین اُسنے بڑے بڑے کارنمایان سرانجام ہوئے ہین اول ہی اول اُسنے قلعہ بلغراد فتح کیا اُسکے بعد شاہ فرانس اور کئی اور عیسائی بادشاہون سے لڑا اکثر بار کامیاب ہوا ابراهیم پاشا بہنوئی سلطان حسب اجازت نصاری پر جہاد کرنے گیا اُسنے دو لاکھ سے زیادہ عیسائی قتل کئے اور ایک لاکھ قیدی اپنی ہمراہ لایا اور خزانہ شاہی کو زر و جواہر اور امتعہ گرانبہا

۱۵۲۰ء

۹۲۶ھ

سے مالامال کر دیا بار دوم پہر نصاری پر چڑہائی کی اس دفعہ
پچیس ہزار سر نصاریٰ کے کاٹ کر لایا اور سلطان کے خیمہ
کے سامنے اُن سرون کا برج چن دیا یہہ مہم سات مہینے مین انجام
پائی تھی پہر درمیان ۱۵۲۴ء ۹۳۱ھ کے عجم مین آیا بغداد فتح کیا مقبرہ
امام اعظم ابو حنیفہ کا از سر نو تعمیر کیا خیرالدین پاشا وزیر سلطان نے
درمیان ۱۵۳۴ء ۹۴۰ھ کے شہر ٹونس افریقہ مین فتح کیا مگر پہر شاہ ٹونس نے
بادشاہ اسپین سے مدد لیکر اپنا ملک پہر لے لیا پہر درمیان ۱۵۳۷ء ۹۴۴ھ
سلیمان خان نے ملک گیری پر کمر قصد کی چست باندہ کر بسر کر دگی
خیرالدین پاشا فوج کثیر واسطے تسخیر ملک نصاریٰ کے روانہ
کی اُسنے ۲۵ جزیرے جزائر نبادقہ سے فتح کئے اور سلیمان خان
نے بذات خود بہت شہر اور قصبے اور دیہات اپنی قلمرو مین ملائی اور
۱۵۴۶ء ۹۵۳ھ مین سلیمان ثانی عجم مین آیا اثنا راہ مین علاؤالدین
شاہ ہندوستان کا ایلچی حاضر ہوا چند روز ٹہر کر جواب نامہ
کا لیکر لوٹ گیا بعد ازان ایرانیون سے مقابلہ ہوا عثمان پاشا نے

Margin notes (right): ۹۳۱ھ، ۹۴۰ھ، ۹۴۴ھ، ۹۵۳ھ
Margin notes (left): ۱۵۲۴ء، ۱۵۳۴ء، ۱۵۳۷ء، ۱۵۴۶ء

یہہ چالاکی کی کہ چند شریر گہوڑون کے دُم مین کُتّو ئی زندہ باندہکر
فوج ایران مین رات کے وقت چہوڑ دئی کُتّون نے کان کان
کرکے جو شور مچایا اور تڑ بہی گہوڑے بہاگے اور صدہا کُتّون کی آوازین
جو ہوئین ایرانیون نے خیال کیا کہ دشمن کی فوج ہمارے لشکر پر آپڑی
اب شب خون ہوگا اسلئے باہم تلوار چلنے لگی بہت سے سپاہی ایران
کے آپس مین لڑکر مرگئے یہہ بات سلطان سلیمان خان کو بہت پسند آئی
بہت خوش ہوا اسی خدمت کے سبب اُسکو حاکم حلب کا مقرر کیا اور
سنہ ۹۶۰ھ شاہ ایران سے صلح ہوگئی سنہ ۱۵۵۳ء ۹۶۰ھ مین اُسکے بیٹے مصطفی ابن سلیمان سنہ ۱۵۵۳ء
سنہ ۹۶۳ھ نے بغاوت اختیار کی اُسکو قتل کیا پہر سنہ ۱۵۵۶ء ۹۶۳ھ مین مسجد سلیمانیہ سنہ ۱۵۵۶ء
کی تعمیر ہوئی اسی سال مین اُسکا دوسرا بیٹا بایزید اُسسے پہر گیا باپ سے
لڑکر شکست کہاکر بہاگا سنہ ۱۵۶۱ء ۹۶۹ھ مین وہ شاہزادہ شاہ طہماسپ صفوی شاہ
ایران کے پاس پہنچا شاہ ایران نے اُسکی عزت کی اور بآرام تمام اپنے پاس رکہا۔
سلطان سلیمان خان ثانی نے اُسکو خفیہ لکہا کہ اس ولد نامسعود کو میرے
ان چند معتمدون کے حوالہ کردو چنانچہ اُسنے ایسا ہی کیا اُن آدمیون نے

اسکو قتل کر ڈالا اسباب سے شاہ سلیمان نہایت خوش ہوا
اور ایک نامہ بہت بڑے القاب اور عزت سے شاہ ایران کو لکھا
اور چار لاکھ دینار بطور تحفہ اور ہدیہ کے بہیجے

سنہ ۱۵۶۲ء — پہر درمیان سنہ ۱۵۶۲ء سنہ ۹۷۰ھ کے برّ اعظم افریقہ میں فوج شاہی نے حملہ کیا اور — سنہ ۹۷۰ھ
بہت فتحین حاصل کین شاہ ھسپانیہ نے اُس پر حملہ کرکے اپنا لشکر مالٹہ
کو روانہ کیا مصطفے پاشا سپہ سالار سلطان کا فتح یاب ہوا اور کئی
ہزار نصاریٰ اسیر کرکے سلطان کے روبرو حاضر کئے ۔

بعد ازان خود سلطان نے ارادہ جہاد کا کیا بلغراد پر پہنچ کر کئی
سنہ ۱۵۶۶ء — شہر عیسائیون کے فتح کئے ۱۳ تاریخ صفر مطابق ۳۰ اگست سنہ ۱۵۶۶ء سنہ ۹۷۴ھ — سنہ ۹۷۴ھ
مین وجع المفاصل کی بیماری مین مبتلا ہوکر فوت ہوا
محمد صُقلی سپہ سالار نے بادشاہ کی موت ظاہر ہونے دی
اور اُسی عرصہ مین قلعہ فتح کیا ۱۲ دن کے بعد جب سلیم خان
ولد سلیمان کو اُسکے والد کے انتقال کرنے کی خبر پہنچی بلغراد سے
بسرعت تمام لشکر شاہی مین آیا اُسوقت وزیر نے خبر وفات

سلیمان کی شہورکی +

یہہ بادشاہ گندم گون کشادہ پیشانی ترش روعالی ہمت تہا اُسنے ۴۸ سال بادشاہت کی عمر اُسکی چوہتر برس کی ہوئی اُسکی وفات کے مرثیے بہت شاعرون نے فارسی اور عربی اور ترکی مین لکہے ہین از انجملہ ایک مرثیہ مفتی ابو السعود مفسر قران کا ہی جسکا شروع یہہ ہے +

اصوت صاعقة ام نفخة صور

فالارض قد ملئت من نقر ناقور

گریز کے مقام پر کہتا ہے

ام ذاک نعی سلیمان الزمان ومن

قضت اوامرة فی کل مامور

ومن ومن ملأ الدنیا مهابته

وسخرت کل جبار وتیمور

سلیم الثانی

ولد سلیمان

سنہ ۱۵۶۶ء ۹۷۴ھ

یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۱۵۲۴ء ۹۲۹ھ کے پیدا ہوا اور درمیان سنہ ۱۵۶۶ء ۹۷۴ھ کے
بادشاہ ہوا نعش باپ کی قسطنطنیہ مین لاکر دفن کی ایلچی شاہ ایران کا
نامہ تعزیت اور تہنیت کا لیکر حاضر ہوا دو دانہ مروارید کلان کے
جنکا وزن چالیس درہم کا تہا اور ایک دانہ یاقوت رمانی کا
جو برابر شفتالو کے تہا پیشکش کئے جواب نامہ کا لیکر لوٹ گیا بعد ازان
سلیم خان نے امام صنعا پر حملہ کیا اسکو شکست دیکر فتح پائی
ذُوسِفْنَا سے نام ایک یہودی اس بادشاہ کا ندیم تہا جبکہ
وہ شہزادہ تہا اُسوقت سے ان دونون مین دوستی تھی
اُس یہودی کے ساتھ شراب پیا کرتا تھا ایک روز حالت نشہ مین
اُس یہودی نے اس شاہزادہ سے بیان کیا کہ جزیرہ قبرس مین
بہت تحفہ شراب بنتی ہے اور نہایت عمدہ ہوتی ہے سلیم نے اُس سے کہا کہ جب مین بادشاہ
ہو جاؤنگا تو اُسی جزیرہ کو فتح کر کے تجھکو وہان کا حاکم بناؤنگا پس اب اُس یہودی نے

موقع پاکر عرض کی کہ اب بادشاہ اپنا وعدہ پورا کرے اسلئے سلیم ثانی نے مصطفی
پاشا کو حکم دیا کہ جزیرہ قبرس کو فتح کرے چنانچہ تین سو ساٹھہ ۳۶۰ جہاز جنگی تیار
کرکے حکم دیا کہ اوس جزیرہ پر چڑہائی ہو بعد کئی لڑائیون کے وہ جزیرہ فتح ہوا
اور مال بیشمار ... دختر اور پسر دو ہزار کے بادشاہ کے سامنے حاضر کئے
اگرچہ بادشاہ کی فوج سے بہی قریب پچاس ہزار آدمی کے مارے گئے
پر بادشاہ نے اپنا وعدہ پورا کیا شاہ ہسپانیہ اور پوپ یہہ حال دیکہہ سلطان
کے برخلاف فوج بحری لاکر صف آرا ہوئے اس لڑائی مین سلطان کا بہت نقصان
ہوا یعنی ۲۲۴ دو سو چوبیس جہاز جنگی بادشاہ کے تباہ ہوئے یہہ فتح شاہ ہسپانیہ
نے ایسی حاصل کی کہ اوسکی خوشی کا ایک روز اپنی قلمرو مین ہمیشہ کو بطور یادگار
ٹہرا دیا بعد ازان سلیم ثانی بعارضہ بخار بیمار ہوکر ۲۸ - تاریخ ماہ شعبان سنہ ۹۸۲ ہجری
مین پچاس برس کی عمر پاکر فوت ہوا — یہہ بادشاہ شراب خوار نغمہ پرست
عیاش طبیعت تہا اوسکے وقت محمد سقلی اوسکا وزیر صاحب تدبیر تہا اوسنے
انتظام ملک کا اچہا رکہا ورنہ اوسکے وقت سلطنت کا بگڑجانا کچہہ تعجب کی
بات نہ تہی +

سنہ ۹۹۰ — سنہ ۱۵۷۴ع

مراد خان ثالث بن سلیم خان ثانی

مراد سوم ولد سلیم ثانی بعد وفات اپنے والد کے درمیان ۹۸۲ھ کے بادشاہ ہوا اور تخت پر بیٹھتے ہی اپنے پانچ بھائیون کو جو بے گناہ تھے قتل کروا دیا اور چار عیسائی جو قید مین تھے اونکو رہا کیا اور بہت امرا اکابر کو اونکی خدمات سے معزول کر دیا درمیان ۹۸۶ھ سنہ مین آیا کہ شاہ ایران کو کسی نے زہر دیکر مار ڈالا ہے اور اوسکا بیٹا سپاہ کے ہاتھ سے مقتول ہوا ہے مراد خان نے یہ موقع پاکر شہر تفلیس پر فوج روانہ کی اور گرجستان فتح کیا ۶ تاریخ جمادی الاولی ۱۰۰۳ھ اس بادشاہ نے انتقال کیا یہ بادشاہ متوسط القامت کم ریش زرد رنگ کوتاہ جسم تھا قوت بہت تھا اوسکی حرم سرا مین پانسو کنیز تھی ✤

محمد خان ثالث ولد مراد

جسوقت اوسکے والد مراد کا انتقال ہوا وہ شہر مانیزہ مین تھا اوسکی والدہ

صفیہ سلطان نے اوسکو خفیہ خط لکھکر اسکی باپ کے انتقال پانیکی
خبر اوسکو کی اور جلدی بولایا اور جبتک وہ نہ آیا مراد کی انتقال کی ذرا بہی
خبر ہونے دی یہانتک کہ وزیرون کو بہی خبر نہ ہوی محمد خان ثالث نے بارہ روز
کے بعد آکر ۱۵۹۵ء ۱۰۰۴ھ مین تخت پر جلوس کیا اوسوقت لوگون کو خبر ہوئی کہ مراد (۱۰۰۴ھ — ۱۵۹۵ء)
ثالث مر گیا ہے اسی احسان کے سبب محمد خان ثالث نے سب اختیار سلطنت کا
اپنی والدہ کے سپرد کر رکہا تہا چند روز کے بعد اوسنے اپنے ۱۹ بہائی
خورد و کلان قتل کرکے اپنے باپ کے قبر کے برابر اونکی قبرین بنوادین
اور دس عورتین جو اوسکے باپ سے حاملہ تہین وہ دریا مین ڈبوادین
اوسکے وقت مین شاہ نمسا نے لشکر شاہی کا مقابلہ بہت زور سے کیا تہا
یہانتک کہ ۲۴ - شوال ۱۰۰۴ھ ۱۵۹۵ء مین خود بادشاہ چڑہ کر گیا اور شہر ارلو کو سات روز (۱۰۰۴ھ — ۱۵۹۵ء)
مین فتح کیا —

درمیان ۱۰۱۲ھ ۱۶۰۳ء کے شاہ ایران سے لڑائی ہوئی پہر عمر نے سلطان سے (۱۰۱۲ھ — ۱۶۰۳ء)
وفا نہ کی بیمار ہو کر راہی ملک بقا ہوا اس بادشاہ کی عمر ۳۷ برس کی ہوئی ۹ برس
دو ماہ اوسنے سلطنت کی یہہ بادشاہ افیون بہت کہاتا تہا اور شراب سے

اوسکو ایسی نفرت تہی کہ اپنی قلمرو مین بہت سے شراب خانے ویران کردیے تہے

۱۶۰۳ء ۱۸- رجب مطابق ۲۲- دسمبر ۱۶۰۳ء (۱۰۱۲ھ) مین اوسنے انتقال کیا + ۱۰۱۲ھ

احمد اوّل بن محمّد خان

یہہ بادشاہ تیرہ برسکی عمر مین تخت پر درمیان ۱۶۰۳ء (۱۰۱۲ھ) کے بیٹہا اوسکی وقت مین
شاہ عباس صفوی بادشاہ ایران نے قیصر روم کے ملک مین دست اندازی
کرکے شہر ایریفان اور قلعہ قرص اور سوا اسکے اور کئی مقام فتح کرلیے
اسلئے اوسکو خود چڑہنا پڑا اور شاہ عباس سے لڑائی ہوئے اس حملہ مین بہت
نقصان سپاہ کا بسبب پڑنے برف اور امراض کے ہوا اسی اثنا مین باشندگان
مجر والی نمسا کے ہاتہہ ظلم اوٹہا کر دادخواہ سلطان سے ہوئے سلطان نے
اونکی حمایت کی اور ایک شخص اوسی شہر کا باشندہ انتخاب کرکے تاج اور نشان
اور تیغ مرصع اور فوج دیگر اُس ملک کا حاکم مقرر کردیا اسلئے جو بلاد کہ قیصر روم
۱۶۰۵ء کے والی نمسا نے دبالیے تہے پہر کر سلطنت روم مین شامل ہوگئے ۱۶۰۵ء (۱۰۱۴ھ) ۱۰۱۴ھ
مین فرصت مین آکر شاہ نمسا سے صلح کی اور خراج وہانکا لیکر دارالسلطنت کو لوٹ آیا

بعدازان مراد پاشا کے ہمراہ فوج کثیر کرکے واسطے سرکوبی جان بولاد حاکم
اکراد اور امیر فخرالدین حاکم لبنان کے بہیجا بعد مقابلہ اور جنگ سخت کے
جان بولاد بہاگ گیا مگر اطراف حلب مین مارا گیا امیر فخرالدین بہی تاب مقابلہ
۱۰۲۱ھ کی نہ لایا وہ بہی بہاگ گیا مراد بامراد قسطنطنیہکو لوٹا ۱۰۲۱ھ مین پہر شاہ ۱۶۱۲ع
ایران سے لڑائی ہوئی شہر قبلوبز فتح ہوا شاہ عباس سے صلح ہوگئی۔
اسی اثنا مین سلطان کو خبر ملی کہ عیسائی لوگ بارادہ جنگ اپنے گہر مین
آلات جنگ کے مہیا کرنے مین مصروف ہین سلطان نے خانہ تلاشی کی بہا
سردار عیسوی قتل کیے گئے۔ بعدازان پہر ایران پر لشکرکشی ہوئی ایرانیون نے
شکست فاحش دی یہہ حال سنکر بادشاہ نے پہر خود جانے کا ارادہ کیا مگر داعی اجل نے
۱۰۲۶ھ آواز دی اور موت نے آکر سلطان کو درمیان ۱۰۲۶ھ کے گرفتار کرلیا ۱۶۱۷ع
۱۶۔ تاریخ ماہ ذی القعدہ مطابق ۱۵۔ نومبر کو انتقال کیا یہہ بادشاہ بڑا عیاش
تہا عورتون سے بہت صحبت رکہتا تہا اور مکہ اور مدینہ مین ہر سال بہت کچہ
بہیجا کرتا تہا اور ایک مسجد کلان اسلام بول مین بنام مسجد احمدی
اوسکی بنائی ہوئی ہے اور ایک توپخانہ کا حوض بہی اوسکا بنایا ہوا ہے اوسکی

زمانہ مین اہل ہالنڈ نے تماکو پینے کا رواج درمیان سنہ ۱۶۰۵ء اسکے ملک مین
ڈلوایا تہا +

سلطان مصطفی اوّل بہائی احمد کا

وقت وفات سلطان احمد اول نے ارکین سلطنت کو یہہ وصیت کی تہی کہ
میرے بعد مصطفی خان میرے بہائی کو تخت پر بٹہلانا کیونکہ میرا بیٹا عثمان ابہی
۱۲ برس کا ہے اسلئے مطابق اوسکے وصیت کے اوسکا بہائی بادشاہ ہوا
چونکہ یہہ بادشاہ ۱۴ برس سے عورتون مین مقید رہتا تہا اوسمین زنانہ پن نے
ایسا اثر پیدا کر دیا تہا کہ حوصلہ بادشاہت کا اور ہمت مردانہ سب زایل ہو گئی تہی
اسلئے باتفاق امرا اوسکو مقید کیا گیا اور عثمان ولد سلطان احمد کو تخت پر بٹہلایا

عثمان ثانی بن احمد اوّل

سنہ ۱۶۱۸ء | سنہ ۱۶۱۸ء مین عثمان ثانی ابن احمد اول تخت پر بیٹہا اوسنے بہی وا سطے | سنہ ۱۰۲۶
تسخیر ایران کے تیس کروڑ گی خلیل پاشا ایران پر فوج روانہ کی یہہ سپہسالار رومی

اردبیل تک پہنچا اوس جگہہ شاہ عباس سے صلح کر کے درمیان

۱۰۳۶ ھ ۱۶۲۶ ء کے قسطنطنیہ کو مراجعت کرا یا سلطان بہت ناراض ہوا اوسکو

معزول کیا اور بجاے اوسکے چلیبی پاشا مقرر کیا یہہ پاشاہ سپاہگری کے

فن سے خوب ماہر تہا ۔ سکندر پاشا کو واسطے مقابلہ والی بولونیا

کے روانہ کیا ان دونوین جنگ عظیم ہوئی بیس ہزار آدمی بولونیا کے

مارے گئے اور دس ہزار اسلامبول مین اسیر ہو کر آئے اونکو سلطان

کے سامنے قتل کیا یہہ معرکہ عجیب ہوا تہا کہ روس ۔ فرانس پوپ یہہ سب

مددگار والی بولونیا کے تہے پر فوج قیصری ان سب پر غالب آئی وہان

عیسائیون نے جزیہ دینا منظور کیا یہہ بادشاہ عورتون پر بہت مائل رہتا تہا

رات و دن عیش و عشرت مین گذارتا تہا ایک وزیر شہر کے مفتی کی بیٹی سے

جو بہت خوبصورت تہی نکاح کر لیا امراء عسکر اور ارکان دولت اس حرکت سے

سب ناخوش ہو گئے کہ غیر کفو مین سلطان نے عقد کیا واسطے کیا اتفاق سے

اونہی دنون مین درمیان ۱۰۳۱ ھ ۱۶۲۲ ء کے سلطان نے ارادہ حج کعبہ کیا اور

خیمہ شہر کے باہر حسب دستور استادہ کیا گیا فوج مین یہہ افواہ ہو گئی تہی کہ سلطان کا

Margin notes: ۱۶۲۶ ء ؛ ۱۶۲۲ ء

یہہ ارادہ ہے کہ حج کے بہانہ اِس ملک سے باہر جاکر نئی فوج بھرتی کرکے پرانی سپاہ کو نکالدیگا اسلئے بُرا انجام کار عثمان مذکور بصد خواری اور ذلت کے قتل کیا گیا اب سلطنت عثمانی مین بڑا خلل پڑ گیا شاہ ایران نے یہہ ماجرا سنکر دست درازی قیصر کے ملک مین خوب کی۔ عمائد قیصر نے تخت کو خالی رکھنا مناسب جانکر پھر اوسی مصطفی کو عورتون مین سے لاکر بادشاہ بنایا پر وہ سوائے زنانہ پن کے اور کچھہ نہ سیکھا تھا سلطنت کی ہرگز لیاقت نہ رکھتا تھا پھر تخت سے اوتار گیا یہہ مصطفی اٹھہ تاریخ ماہ رجب ۱۰۳۱ھ ۱۶۲۲ء مین شہید ہوا لوگون نے متفق الرای ہو کر مرادخان رابع کو بادشاہ روم کا مقرر کیا۔

۱۶۲۲ء
۱۰۳۱ھ

سلطان مرادخان الرابع بن احمد

یہہ بادشاہ پندرہ برس کی عمر مین درمیان ۱۰۳۲ھ ۱۶۲۳ء تخت روم پر بیٹھا دوسری رسم بموجب جامع ایوب مین گیا تلوار کمر سے باندہی گئی اور سب رسوم کی گئین اس بادشاہ کے وقت مین بہی ایران سے کئی دفعہ لشکرکشی ہوئی اور بغداد فتح ہوئی اور پھر چہین گئی اور بہت سے آدمی بغداد کے گلیون مین سپاہ ایران

۱۶۲۳ء
۱۰۳۲ھ

کے ہاتہہ سے ایسے مقتول ہوے کہ خون کی نہر بہنکلی شاہ عباس نے
ابوبکر پاشا کو زندہ گرفتار کرکے لوہے کے پنجرے مین ڈالکر ایک کشتی پر
سوار کرکے دریای دجلہ مین لیجا کر آگ لگا کر جلا دیا اور دنوی افندی اور عمر
افندی سرداران لشکر روم کو پہانسی دی اور محمد پاشا ولد ابوبکر پاشا کو
خراسان کے طرف روانہ کرکے قتل کر دیا اور مدت تک شاہ عباس
بغداد مین رہا پہر حافظ پاشا کے مقابلہ کو موصل پر گیا وہ شہر بہی فتح کیا اگرچہ
کئی دفعہ حافظ پاشا اوس سے لڑا اور کئی دفعہ قسطنطنیہ کو گیا اور فوج کثیر
لایا پر شاہ عباس کا کچہہ نکر سکا ایک دفعہ بڑی بہاری لڑائی ہوئی حافظ پاشا
بہاگ گیا مال غنیمت ایرانیون کے ہاتہہ آیا ایک بہاری توپ جسکو نہ
لیجا سکا زمین مین داب گیا تہا اوسکو شاہ ایران نے نکلوا کر اصفہان
مین رکہوا دیا بعد ازان جب شاہ عباس اصفہان مین فوت ہوا
اور روم مین اوسکے وفات کی خبر پہنچی تب خسرو پاشا
ایک لاکہہ پچاس ہزار سپاہ لیکر روانہ ملک عجم کو ہوا اور ایرانیون
سے غالب آکر شہر موصل کو لوٹ لیا مگر اوسوقت مین سرداران اور پاشایان

دوم مین بڑا فساد ہو رہا تھا ہزارہا آدمی مارے گئے تھے اور
امیر فخر الدین حاکم لبنان نے شاہ فرانس لویز سوم سے دوستی پیدا
کرلی تھی اسلئے یہہ مہم ملتوی رہی بلکہ سرکوبی حاکم لبنان کی مقدم سمجھکر
احمد پاشا کو فوج دیکر اوسکے مقابلہ کے واسطے روانہ کیا پر لشکر
شاہی کو شکست ہوی فیروز آغلے کو حکم ہوا اوسنے امیر مذکور کو شکست
دی اور بھگا دیا مگر احمد پاشا نے اوسکا پیچھا نہ چھوڑا اوسکو زندہ گرفتار
کیا اور سلطان روم کی خدمت مین لاکر حاضر کر دیا سلطان نے اوسکا جرم
معاف کر دیا اور اوس کو اپنے پاس نظر بند رکھا اتفاق سے ایک
روز یہہ خبر آئی کہ اس امیر کے پوتے نے شہر بیروت لوٹ لیا ہے
اور احمد پاشا کو اوس نے دمشق کے نواح مین شکست دی ہے
اس سبب سے خفا ہوکر اوس امیر کو قتل کیا اور امیر مسعود و امیر حسین جو
اوس کے دو بیٹے بہی اوس کے ساتھہ نظر بند تھے اون کی گردن
مارنے کا بہی حکم دے دیا تھا مگر بسبب شفاعت امرا کے
اون کی جان بخشی ہوئی ―

۱۰۴۸ھ بعد ازان درمیان ۱۰۴۸ھ ۱۶۳۸ع مین سلطان خود لباس عربی سپاہانہ ۱۶۳۸ع
پہن کر ایک لاکہہ سپاہ لیکر بغداد پر آیا متصل مقبرہ امام ابو حنیفہ
کے خیمہ کیا اور لشکر ایران جو بغداد میں تہا اوس سے سخت مقابلہ ہوا
پچاس ہزار آدمی ایرانی مقتول ہوے بغداد فتح کیا اور ایک ہزار
ایرانی اسیر آئے اون کو اپنے سامنے تلوار سے قتل کروا دیا
پہر نقارہ فتح کا بجاتا ہوا قسطنطنیہ کو مراجعت کی وہان آکر عارضہ بخار میں
مبتلا ہوا اور اپنے چہوٹے بہائی ابراہیم کے قتل کرنے کا حکم دیا لیکن
مان نے ابراہیم کو چہپا دیا اور مشہور کر دیا کہ ابراہیم مارا گیا حکم ہوا
اوسکی نعش دکہائی جاوے حکیم جو معالج بادشاہ کا تہا اوس نے
عرض کی کہ حضور بیمار ہین اس حالت مین نعش مردہ کے دیکہنے سے
زیادہ بیماری بڑہ جاوے گی بعد صحت پانے کے کچہہ مضایقہ نہین ہے
اسطرح پر اوس کی جان بچی بعد چند روز کے سلطان مذکور ماہ شوال ۱۰۴۹ھ
مطابق ۷ - ماہ فروری کو ۱۶۴۰ع مین راہی ملک بقا ہوا -
کہتے ہین کہ یہہ بادشاہ شراب بہت پیتا تہا اوسکی زیادتی سے وہ بیمار ہوکر فوت ہوا

ابراھیم ابن احمد

سنہ ۱۰۴۹ھ یہہ بادشاہ درمیان سنہ ۱۶۴۰ء کے تخت نشین ہوا جب اوس کی تخت نشینی ۱۰۵۸ھ
کا وقت آیا تو ارکان دولت محلسرا کے دروازہ پر گئے اور اطلاع کی
مراد رابع تمہارے بہائی کا انتقال ہوگیا ہے تم رخت شاہانہ پہن کر
رونق بخش تخت قیصری کے ہوجاؤ یہہ سنکر ابراھیم کے تمام بدن پر لرزہ
پڑگیا وہ سمجہا کہ سلطان مراد نے اوس کی آزمایش کے واسطے یہہ حیلہ
کیا ہے اسلئے اوسنے کہا کہ مین فقیر ہون دنیا سینے ترک کر دی ہے
مجکو بادشاہت درکار نہین ہے جب لوگون نے مراد کی نعش لاکر اُسکو
دکہلائی تب اوس کو یقین اونکا ہوا حکم دیا کہ اِس کو بعزت تمام گورستان مین
دفن کرو پہر سردارون نے اوس کو محلسرا سے باہر نکالا چونکہ روز ولادت
سے اب تک کبہی گہوڑے پر سوار نہوا تہا عورتون مین قید رہتا تہا اسلئے
اوس کو تخت روان پر سوار کر کے مسجد مین لائے اور حسب رسم
عثمانی تلوار بند ہوائی گئی تو پہن جلامی کی چلین یہہ بادشاہ چیچک رو ضعیف العقل

نسبت سالہ ڈرپوک بہت تھا سوا سے گفتگو اور عادات زمانہ کے اور
کچھہ سلیقہ اوس مین نہ تہا اسلئے اوسنے یہہ انتظام کیا کہ پانسو پچاس عورتین
خوبصورت جمع کین اور اون کے ساتھہ عیش و عشرت مین مصروف ہوا
زمام سلطنت وزیرون کے ہاتھہ مین دیدی پر وزیر اسنے بہی انتظام
ملکی مین بہت کوشش نمک حلالی سے کی درمیان سنہ ۵۴۵ھ ۱۱۵۰ء کے نصاری
نے قیصر روم کے جہازون کو سمندر مین کچھہ مزاحمت پہنچائی تہی سو اسطے
چارسو جہاز جنگی واسطے تادیب نصاری کے جزیرہ مالطہ کو روانہ ہوئے
اور فتح پاکر لوٹ آئے اور سنہ ۵۴۸ھ ۱۱۵۳ء مین کئی لڑائیان عیسائیون سے
ہوئین پر حسن تدبیر ارکان دولت سے کسی طرح کی خرابی نہونے پائی
مگر سرداران سپاہ نے جب دیکہا کہ سلطان اور اوس کا وزیر احمد
بادشاہ رات دن لذات جسمانی مین مصروف رہتے ہین اور اسکا
چرچا جابجا ہو رہا ہے اور سلطان کو انتظام ملکی سے کچھہ تعلق نہین ہے
اسلئے ارادہ کیا کہ اوسکو قتل کرڈالین سلطان یہہ خبر سازش کی سنکر
گہبرایا وزیر اور امراء کو زر کثیر دیکر جان بچائی مگر سردارون نے اوسکی بیٹی

سنہ ۱۱۵۰ء — سنہ ۵۴۵ھ

سنہ ۱۱۵۳ء — سنہ ۵۴۸ھ

ہفت ماہہ کو برائے نام سلطان روم مقرر کیا اور ابراہیم پھر زنانخانہ
مین قید کر دیا چند افسران شاہی نے چاہا کہ بادشاہ کو قید سے باہر
نکالین پر چند افسرون کی رای سے وہ محبوس ہوا تھا اونھون نے
اوسکا کام تمام کر دیا زنان خانہ ہی مین قتل کر ڈالا یہہ واقعہ ۸ تاریخ رجب
۱۶۴۹ع مطابق ۱۶ جولائی ۱۶۴۹ع مین واقع ہوا اس بادشاہ نے ۲۹ برس کی عمر پائی ۹ برس ۱۰۵۹ھ
اوسنے بادشاہت کی ۔

محمد الرابع بن
ابراہیم المقتول

۱۶۴۹ع محمد خان چہارم سات مہینے کی عمر کا بچہ شیر خوارہ ۱۰۵۹ھ ۱۶۴۹ع مین بادشاہ ۱۰۵۹ھ
مقرر ہوا اوس کی والدہ کوسم سلطان ملک کی حاکمہ ٹہری سردارون نے
عورت کی حکومت منظور نکر کے ٹہرا بلوا برپا کیا آخر کار سلیمان خواجہ سرانے
۱۶۵۱ع کوسم سلطان کو قتل کیا ۱۰۶۲ھ ۱۶۵۱ع تک فساد اور خانہ جنگی کی آتش ۱۰۶۲ھ
فرو نہوئی اور ۱۰۶۲ھ ۱۶۵۲ع مین چالیس بار زلزلہ روم مین ہوتا رہا
۱۶۵۳ع بہت نقصان جان اور مال کا ہوا اور ۱۰۶۳ھ ۱۶۵۲ع سے لے کر ۱۰۶۳ھ

سنہ ۱۰۶۴ھ / سنہ ۱۶۵۳ع

سنہ ۱۰۶۴ھ تک درمیان بادشاہون اور امرا کے قتل کا بازار
گرم رہا کئی باغی مارے گئے سلطان کمسن نابالغ تھا کوئی شخص
اوس کے بات کو خاطر مین نہ لاتا تھا انجام کار کوپرلی محمد نام ایک شخص
وزیر ہوا یہہ شخص بڑا عاقل اور مدبر تھا اس نے بہت اچھا انتظام
کیا اکثر جگہہ نصاریٰ پر غالب آیا اور جزیرہ تنیدوس وغیرہ فتح کیے -

سنہ ۱۰۶۹ھ / سنہ ۱۶۵۸ع

سنہ ۱۰۶۸ھ بلاد سرب پر لشکر کشی کی ایک لاکہہ پچاس ہزار عیسائی
مقتول ہوئے اور وہ مظفر و منصور ہو کر قسطنطنیہ کو پھرا اوس وزیر
باتدبیر کی راے صایب سے سلطنت روم از سر نو بارونق ہوئی
پر افسوس ہے کہ اوس کی زندگی نے وفا نہ کی پانچ برس تین مہینے

سنہ ۱۰۷۲ھ / سنہ ۱۶۶۱ع

اوس نے اچھی طرح پر وزارت کی ۱۷ تاریخ ماہ ربیع الاول سنہ ۱۰۷۲ھ ۱۶۶۱ع
مین وہ فوت ہوا —

وقت نزع کے سلطان محمد خان اوس کے پاس گیا اور بہت حسرت اور
افسوس کیا اور پوچھا کہ مجھکو کچھہ وصیت کرو وزیر نے جواب دیا کہ امور سلطنت
مین عورتون کی رائے پر نہ چلنا اور ادن کو اس کام مین دخل نکرنا اور عورتون

صحبت مین غافل نہوناسپاہ کو خوش رکہنا ایک آدمی بہی سپاہ سے کم نکرنا اور عیسائیون سے برابر جہاد کرنا اونکو کبہی مہلت ندینا القصہ بعد اوس کی وفات کے سلطان نے اوس کے بیٹے احمد پاشا کو خلعت وزارت کا دیا یہہ اپنے باپ ہی کی مانند نمک حلال بیدار مغز نکلا اوس سے بہی بہت کارنمایان ظہور مین آئے چنانچہ قلعہ گنڈیا پر ۲۲ برس سے یورش ہورہی تہی وہ قلعہ فتح نہوتا تہا سنہ ۱۰۷۵ھ ۱۶۶۵ء مین احمد پاشا اوس مہم پر گیا اور سنہ ۱۰۷۹ھ ۱۶۶۹ء وہ قلعہ فتح کرکے مظفر و منصور ہو کر لوٹا پہر درمیان سنہ ۱۰۷۹ھ ۱۶۶۹ء کے ملک روم مین سوا دجنگ و جدل کے زلزلے پے در پے ایسی سخت آئی کہ کئی شہر تباہ ہوگئے پہاڑ تک پہٹ گئے مرض طاعون سے ہزارہا مرد و زن جان بحق ہوئے اور بکثرت برف اور شدت سرما سے بیشمار مویشی اور پرند مر گئے — اسی بادشاہ کے وقت مین درمیان اورشلیم کے ایک یہودی نے دعوی کیا کہ مین مسیح ابن مریم ہون چونکہ وہ شخص فصیح و زبان دراز و خوبصورت آدمی تہا بہت سے یہودی اور نصاری اوس پر ایمان لے آئے اس شخص کو شعبدہ بازی مین

سنہ ۱۰۷۵ھ ۱۶۶۵ء

سنہ ۱۰۷۶ھ ۱۶۶۶ء
سنہ ۱۰۷۹ھ ۱۶۶۹ء

بہی کمال مہارت تھی اسلئے لوگ اُسکے فریب مین پہنستی تھی حاکم بیت المقدس
نے چاہا کہ اُسکو گرفتار کرے وہ بہاگکر اسلامبول مین آگیا احمد پاشا نے
اُسکو گرفتار کیا عیسائی لوگ روپیہ نذرانہ کا سلطان کو دیکر قید خانہ مین اُسکی
زیارت کرنے کو آتے تھے اور اُس کے پیر پکڑتے اور چومتے
تھے سلطان محمد خان بہی اُسکی ملاقات کو گیا اور کہا کہ مین تیرا امتحان
کرتا ہون تو میدان مین کھڑا ہو جا مین لشکریون کو حکم دیتا ہون وہ تجہپر
تیر باران کرین گے دیکہون تجہپر تیر کا اثر ہوتا ہے یا نہین یہہ سنکر
مسیح کذاب بادشاہ کے قدمونپر گر پڑا اور کہا کہ مین طاقت امتحان کی
نہین رکھتا ہون سلطان نے حکم دیا کہ اسکو قتل کرو وہ فوراً مسلمان ہوگیا
اور اس بیہودہ دعوے سے اُسنے توبہ کی - اسی طور پہ اسی بادشاہ کے
وقت مین ایک اور شخص نے دعوے کیا تھا کہ مین مہدی موعود
ہون وہ بھی قتل کیا گیا +

سنہ ۱۰۸۴ھ سنہ ۱۶۷۳ع مین درمیان ماہ رمضان کے سلطان کے بیٹا پیدا ہوا اُسکا
نام سلطان احمد رکھا گیا اسی خوشی مین کئی روز تک عیش و عشرت

۱۰۸۴ھ

سنہ ۱۶۷۳ع

کی محفل آراستہ رہی ۱۶۸۱ء ۱۰۹۲ھ مین احمد پاشا وزیر سلطان کا بیس برس ۱۶۸۱ء ۱۰۹۲ھ

چہہ ماہ وزارت کرکے فوت ہوا پھر کئی وزیر معزول اور منصوب ہوئے

احمد پاشا کی لیاقت کا کوئی آدمی نہ نکلا آخرکار سپاہ نیک چرے سلطان

سے ناراض ہوگئی اور چاہا کہ فتنہ برپا کرے سلطان نے خود ہی تخت سے

دست بردار ہوکر اپنے بھائی سلطان سلیمان خان ثالث کو تخت پر بٹھا

دیا اور آپ گوشہ عافیت مین جا بیٹھا یہہ بادشاہ شکار کرنا بہت پسند کرتا

تھا اُسنے ماہ جمادالاولی مطابق ماہ جنوری ۱۶۸۶ء ۱۰۹۷ھ مین درمیان ۱۶۸۶ء ۱۰۹۷ھ

ایام سلطنت لوبز چہاردہم شاہ فرانس کی سلطنت سے دست برداری کی تھی

سلیمان خان ثالث

بن ابراہیم

یہہ بادشاہ درمیان ۱۶۴۲ء کی پیدا ہوا تھا اور درمیان ۱۶۸۶ء ۱۰۹۷ھ کے

تخت نشین ہوا اُسوقت ۴۵ برس کی عمر اُسکی تھی اس کی تخت نشینی

کے بعد سپاہ خودسر نے سیاؤش پاشا وزیر کو قتل اُسکی دہلیز پر

جاکر کردیا اور تین سو آدمی اس ہنگامہ مین ماری گئی سوا اسکے سردار

فوج کی بگڑ گئی اون مین باہمی جنگ و جدل ہونے لگی اس سبب نصاریٰ
ہر طرف سے غالب ہو گئے اور کوئی متوجہ دشمن کے دفع کرنے کیطرف

۹۹۶ھ نہوا اسکا نتیجہ ہوا کہ والی نمسا نے سنہ ۱۰۰۵ھ مین شہر بلغراد پر اپنا قبضہ سنہ ۱۵۸۸ء

کر لیا سلطان نے ذوالفقار افندی کو بطور وکالت شاہ نمسا کے پاس
بھیجا والی نمسا نے ایلچی سے کہا کہ جب میرے سامنے آوے
تو سجدہ کرے اگر یہہ منظور ہے تو آوے وکیل نے قبول نکیا
اسی جواب وسوال مین دس مہینے گذر گئے سلطان سلیمان تنگ آگئے
اور بہت ناراض ہوکر والی نمسا پر چڑھائی کی بڑی بھاری لڑائی ہوئی
آخر کو غالب آیا اور اپنا ملک اُسکے قبضہ سے چھڑا لیا اور بسرکردگی
لالہ مصطفےٰ پاشا کی نمسا پر فوج روانہ کی چونکہ اُسوقت مین
خزانہ خالی تھا تمام آلات طلا اور ظروف چاندی کے گلا کر سکے بنوا کر
لشکر کو خرچ دیدیا اور بذات خود ایک لاکھ آدمیون کی جمعیت سے شہر
بلغراد پر آیا وہ بھی چھڑا لیا وہان سے مظفر اور منصور ہو کر سلطان
نے قسطنطنیہ کو مراجعت کی ۲۶ تاریخ ماہ رمضان مطابق ۲۲

سنه ۱۶۹۱ء

جنوری سنه ۱۶۹۱ع ۱۱۰۲ھ مین تین برس نو مہینے سلطنت کرکے مرض استسقا مین سنه ۱۱۰۲ھ
مبتلا ہوکر انتقال کیا اِس بادشاہ کو تعمیر مکانات اور باغون کے لگانے
کا بہت شوق تہا ؛

احمد ثانی
بن ابراہیم

بعد رحلت پانے سلیمان ثالث کے احمد خان ثانی بن سلطان ابراہیم
مسند سلطنت روم پر بیٹھا ارکان دولت نے حیاتی زادہ حکیم باشی
کو قید کروادیا اور سبب یہ الزام لگایا گیا کہ اُسنے آب و نان سلیمان کا بندکرکے
اُسکو ماردیا ہے اور احمد خان کو چراوغلی مصطفی پاشا کو واسطے
جنگ شاہ نمسا کے روانہ کیا مصطفی پاشا اور نصاری کا پہر مقابلہ
ہوا چونکہ مصطفی دلیر آدمی تہا بے خوف فوج کے آگے آگے چلا جاتا
تھا دشمن کی سپاہ سے کسی نے گولی ماری گہوڑے سے گرکر
شہید ہوا فوج روم بعد مرنے سپہ سالار کے تتر بتر ہوگئی پر لشکر عربی
اہل اسلام کا نصاری پر غالب آیا اُسکے بعد علی پاشا منصب

وزارت پر منصوب ہوا چونکہ وہ بد مزاج تہا اسواسطے اُسسے لوگ متنفر
ہو گئے سُلطان نے اُسکو معزول کرکے جزیرہ قبرس مین بہیجدیا
اور حاجی علی کو عہدہ وزارت کا دیا شاہ نمسانے فرصت پاکر شہر
بلغراد کا پہر محاصرہ کر لیا اسلئے ۱۲ تاریخ ماہ ذی القعدہ ۱۱۰۴ھ سنہ ۱۶۹۲ء کو
فوج کثیر اسلام بول سے اُسکی تنبیہ کے لئے روانہ ہوئی اسی سال مین
ایک ربع شہر قسطنطنیہ کا آگ سے جل کر خاک سیاہ ہو گیا تہا حاجی علی
عہدہ وزارت سے برطرف ہوا ایک اور شخص مصطفے نام وزیر ہوا
جب شاہ نمسانے فوج اسلام کے آنیکا حال سنا محاصرہ چہوڑ
کر بہاگا شاہ لنڈن اور شاہ ہالنڈ نے درمیان قیصر روم اور والی
نمسا کی صلح کروادی پہر ماہ محرم ۱۱۰۵ھ سنہ ۱۶۹۳ء مین قسطنطنیہ مین اگ لگی ایک حصہ
شہر کا جل گیا مصطفے وزارت سے برطرف ہوا احمد پاشا وزیر ہوا
اس وزیر نے نصاریٰ کو ممانعت کلی کر دی کہ کوئی عیسائی لباس رنگین
اور زرد جوتی اور سمور کی ٹوپی نہ پہنتے پاوے اور گہوڑے پر سوار
نہ ہونے پاوے اُنکو چاہئے کہ سیاہ لباس اپنا رکہین اور گدہے پر

سنہ ۱۱۰۵ھ

سوار ہوا کرین تاکہ درمیان مسلمان اور عیسائی کے فرق رہے چند روز

کے بعد احمد پاشا بہی بطرف ہوا سو رملی علی حاکم شہر طرابلس

ملک شام کا خدمت وزارت پر ممتاز ہوا اس بادشاہ نے چار

(سنہ ۱۶۹۴ع) برس سلطنت کی ۱۱ تاریخ جمادی الآخرہ مطابق ۲۴ جنوری ۱۱۰۶ھ ۱۶۹۴ع مین (سنہ ۱۱۰۶ھ)

مرض استسقا مین مبتلا ہو کر داعی اجل کو لبیک کہکر چلدیا +

مصطفی خان ثانی
ولد محمد خان رابع

(سنہ ۱۶۹۴ع) یہہ بادشاہ اُسی سال مین یعنے ۱۱۰۶ھ ۱۶۹۴ع مین تخت پر بیٹھا اُسنے تخت پر (سنہ ۱۱۰۶ھ)

بیٹھتے ہی ایک فرمان اس مضمون کا لکھوایا کہ اعداء دین چار طرف سے ہجوم

کر رہے ہین مومنون کو درست نہین ہے کہ آسایش سے گھر مین بیٹھے ہین

میرے اجداد اور آبا ہمیشہ نصاریٰ سے جہاد کرتے رہے ہین اسلیے

مین بھی چاہتا ہون کہ نصاریٰ کے ساتھ لڑون پس ای مسلمانو میری

اطاعت کرو کیونکہ مین خلیفہ وقت ہون یہہ اشتہار عام کر کے جنگی

جہاز واسطے جہاد کے طیار کئے اور بسرکردگی حسین پاشا کی نصاریٰ کے

مقابلہ کو روانہ کئے حسین پاشانے بحرابیض مین جاکر جزیرہ سافس

فتح کیا اور سلطان نے بذات خود لشکر روم کے ہمراہ آکر والی نمسا کو شکست

فاحش دیکر اُسکا توپخانہ چہین لیا اور اکثر قلعے منہدم کر ڈالے پہر تمام

موسم سرما درمیان شہر اندرون کے مقیم رہنا شروع کرنا مین ایک فوج

شاہی ستہ واسطے مدافعت والی نمسا کی اُس جگہہ چہوڑکر معہ اسیران

نصاریٰ اور توپخانہ کے جو نصاریٰ سے چہین لیا تہا بتمام شوکت وحشمت

داخل قسطنطنیہ ہوا ✦

انہین دنون مین خبر پہنچی کہ روس نے قلعہ ازوف کا محاصرہ کرلیا ہے

سلطان نے واسطے مدافعت روس کے لشکر جرار روانہ کیا فوج

شاہی نے اُس سے لڑائی کرکے تیس ہزار روسی میدان جنگ

مین قتل کئے اور مظفر ومنصور ہوکر بازگشت کی سلطان نے ایک

لاکھ سپاہی اپنے ہمراہ لیکر والی نمسا سے پہر جنگ کرنے کے واسطے

کوچ کیا چنانچہ فتح پاکر مراجعت کی۔ پہر خبر آئی کہ شاہ نمسا لڑنیکے ارادہ

اور فوج کو بہرتی کر رہا ہے یہہ سنتے ہی سلطان بذات خود پہر روان

ہوا اور الماس پاشا کو اپنے آگے بہیجا الماس پاشا مارا گیا شاہ لنڈن اور

شاہ ہالنڈ نے بیچ بچاؤ کرکے والی غنیم سے صلح کروادی یہہ صلح

سنہ ۱۶۹۹ع سنہ ۱۱۱۰ھ

درمیان سنہ ۱۶۹۹ع ۱۱۱۱ھ کے ہوئی تہی سلطان شہر ادرہنہ کو لوٹ آیا چندروز

وہان کا سیر وشکار کرکے قسطنطنیہ مین آیا سرداران سپاہ اس صلح سے

ناراض ہوئے اور بادشاہ سے پہر گئے جب بادشاہ نے دیکہا کہ سپاہ

کی آنکہین بدلی ہوئی ہین اپنے بہائی کو تخت وتاج دیکر خود سلطنت سے

علحدہ ہوگیا اس فساد مین مفتی کبیر شہر کا مارا گیا وبرس اُسنے بادشاہت

کی ایکسال بعد درمیان سنہ ۱۷۰۳ع ۱۱۱۵ھ کے انتقال کیا ٭

احمد ثالث بن محمد

یہہ بادشاہ اپنے بہائی کی وفات سے ایک برس پیشتر تخت پر بیٹہا

وقت جلوس کے ۳۰ برس کا تہا سپاہ خود سر نے افندی شیخ الاسلام

مارڈالا سلطان روم نے دم نہ مارا جب صاحب اختیار ہوگیا

اور امور سلطنت پہ قابو پالیا اُس وقت

بعض مفسدین کو قتل کیا اور بعض کو معزول کر دیا اور
تہوڑے ہی عرصہ مین کئی وزیر مقرر کئے اور بسبب نالیاقتی کے برخاست
کئے آخرش علے پاشا کو وزیر مستقل کیا اوسی سال یعنی سنہ ۱۱۳۲ھ ۱۷۲۰ء
مین درمیان بادشاہان یورپ کے سخت لڑائیان ہوئین چنانچہ
پیطرس شاہ روس نے ملک سویڈن پر چڑہائی کی اور شاہ سویڈن
کارلوس پر غالب آگیا کارلوس بہاگ کر قیصر روم کے پاس پناہ
لینے کو آیا قیصر نے اوس کو پناہ دی اسی واسطے شاہ روس
نے قیصر کے قلمرو مین مزاحمت کرنی شروع کر دی اوسکی تادیب
کے واسطے محمد پاشا کو حکم ہوا اگرچہ محمد پاشا روس پر غالب آیا مگر صلح
کرکے واپس چلا آیا سلطان کو یہہ صلح نامنظور ہوئی اس جرم مین محمد
پاشا کو خدمت وزارت سے موقوف کر دیا اور یوسف پاشا کو
اوس کی جگہہ منسوب کیا آخرکار درمیان سنہ ۱۱۲۸ھ ۱۷۱۶ء کے ایک صلح نامہ
شاہ روم اور شاہ روس پچیس برس کی میعاد کا لکہا گیا بعد ازان قیصر
نے یوسف کو بہی معزول کیا سلیمان پاشا کو اوسکی جگہہ مقرر کیا اور حکم دیا

سنہ ۱۷۲۰ء

کہ کارلوس کو اوس کے ملک مین پہنچا دیوے اور اوس کے خرچ
کے واسطے روپیہ خزانہ شاہی سے دیا یوے کارلوس نے دس لاکہہ
روپیہ طلب کیا حکم ہوا دیدو اوس کے بعد دس لاکہہ اور مانگا سلطان
پاشا اسبات سے ناراض ہو گیا اور حکم دیا کہ کارلوس کو جلد اپنے
قبضہ سے نکالدو اوس وقت کارلوس کے پاس صرف تین سو
پیادے تہے اون کو لیکر ۲۶ ہزار سپاہ قیصر سے مقابلہ کیا خود گرفتار
ہوا سلیمان پاشا نے اوس کو قلعہ مہد طاشین قید کر دیا بعد چند روز کے
دیموتیکا مین اوس کو بہیج دیا سلطان نے واسطے خرچ کارلوس کے
کچہہ درماہہ مقرر کر دیا اور سلیمان کو اس قصور مین کہ بے حکم سلطان کے
اوس نے زیادتی کیون کی موقوف کر دیا اوس کی جگہہ ابراھیم پاشا مقرر ہوا
۱۲ روز کے بعد اوسکو بہی معزول کیا علی پاشا کو بجاے اوس کے
مقرر کیا کارلوس حسب الطلب اپنی ہمشیرہ کے سویڈن کو گیا قیصر نے تمام
اوس کو رخصت کیا چنانچہ چہہ سو سوار اوس کے ہمراہ کر دئے اور آٹہہ راس
اسپ باساز و زین مرصع اور ایک قبا و شمشیر جواہر نگار اوس کو عطا کی اور ۱۲ ماہ

سنہ ۱۱۲۶ھ ۱۲ ماہ ۱۷۱۴ع
مر ۲۶

مین رخصت ہوا کارلوس بڑا احسان مند قیصر روم کا ہوکر باعزاز تمام
اپنے ملک کو گیا +

پھر درمیان ۱۱۲۷ھ کے فوج روم نے اکثر بلاد اور جزائر بنادقہ پر غلبہ پایا
والی نمسا نے عہد شکنی کرکے قیصر کی لشکر سے پھر لڑائی شروع
کردی علی پاشا مارا گیا فوج کو شکست ہوئی خلیل پاشا حاکم بغداد [illegible]
مقرر ہوا وہ خلعت وزارت کا قسطنطنیہ سے پہن کر شہر ادرنہ کی راہ
بلغراد مین پہنچا اوس نے بھی شکست پائی اس سبب وہ بھی معزول ہوا
اوس کی جگہہ محمد پاشا وزیر ہوا آٹھہ مہینے کے بعد وہ بھی برخاست ہوا
بعد ازان داماد ابراہیم پاشا کا وزیر ہوا ۱۱۲۹ھ مین والی نمسا سے صلح
ہوگئی اس بادشاہ کے عہد مین ایکسو چالیس دفعہ شہر قسطنطنیہ مین آگ
لگی اور بہت مکان جلکر خاک سیاہ ہوگئے اور شاہ روس اور والی پولونیا
سے صلح ہوگئی۔ لشکر روم نے ایران پر چڑھائی کی نہاوند اور تبریز
تک فوج آئی شاہ ایران نے پیام صلح کا کیا سلطان نے اس شرط
پر منظور کیا کہ شاہ ایران نے جو جو شہر سلطنت روم کے دبائے ہین

وہ حوالہ سلطان کے کر دیئے ابھی یہہ گفتگو طے نہ ہونی پائی تہی کہ

شاہ ایران مرگیا اور اوس کی جگہہ اوسکا بیٹا شاہ طہماسپ ثانی

تخت ایران پر بیٹہا اوس کے وقت مین نادر شاہ سپہ سالار ایران

کا نبود پر آیا اور فوج روم سے صف آرا ہوکر شکست دی سلطان

نے اور لشکر واسطے مہم ایران کے طیار کیا تہا کہ ناگاہ فوج قیصری

مین فساد برپا ہوگیا ابراہیم پاشا مقتول ہوا اور ماہ محرم ۲۱ ۱۱۴۳ھ ۱۷۳۰ء مین

سپاہ خود سر نے سلطان احمد خان ثالث کو تخت سے اوتار دیا اور

محمود اوّل کو تخت پر بٹہلایا اس صلح کے بعد یہہ بادشاہ چہہ برس زندہ رہا

درمیان ۱۱۴۹ھ ۱۷۳۶ء کے فوت ہوا

محمد خامس بن مصطفی ثانی

جسکو محمود اول کہتے ہین

محمود اوّل

بروقت تخت نشینی اس بادشاہ کے سپاہ خود سر نے بڑا فساد برپا کیا تہا قریب

تین ہزار سپاہ کے مارے گئے اور کئی پاشا مقتول ہوئے آخر کو ابراہیم پاشاولی

حلب وزیر ہوا اوس نے بعض سرکشون کو قتل کیا اور بعضون کو معزول کیا چند روز کے بعد وہ بہی برطرف ہوا اوس کی جگہہ عثمان پاشا وزیر ہوکر براہ دریا مصر کو روانہ ہوا اثناء راہ مین شلہ ہسپانیہ نے اوس کے کئی جہاز درہم برہم کر دیئے اور چند جہاز پکڑ کر شہر مالطہ مین اوس کی فوج لیگئے جبکہ لنگرگاہ مالطہ پر یہہ جہاز پہنچے اوس وقت شہر کی لوگ قیدیونکا تماشا دیکہنے کو آئے ایک شخص قوم فرانسیس سے مسمی ارنودرنبی الا مالطہ کا قیصر رقم کے جہازون کی سیر کرتا ہوا پہرتا تہا اوس نے ایک گوشہ مین عثمان پاشا کو سب سے توشہ مجروح پایا اوس نے حکام ہسپانیہ کو کچہہ روپیہ دیکر عثمان کو اپنے گہر مین لاکر علاج کیا جب اوس نے صحت پائی مصر لیگیا وہان سے قسطنطنیہ کو گیا عثمان اوسکا نہایت ممنون احسان ہوا اوس کو بہت روپیہ اس خدمت کے عوض دیا۔

سنہ ۱۱۴۵ھ ۳۳-۱۷۳۲ء مین طوپال عثمان پاشا کو ایران پر چڑہائی کرنے کا حکم ہوا اوس نے نواح بغداد پر طہماسپ ثانی بادشاہ عجم کو شکست دی اور کردستان تک پہنچکر مراجعت کی بعد ازان سلطان محمود اول نے جا بشخص یعنی

عارف پاشا ۔ ابراهیم پاشا ۔ رستم پاشا ۔ احمد پاشا
کو فوج کثیر دیکر ایران بهیجا ان پاشایون نے کرمان ۔ شاہ دستا
ارد کلان همدان فتح کئے طهماسپ ثانی چالیس ہزار سپاہ لیکر مقابلہ مین آیا
شکست کہا کر چلا گیا رومی فوج نے آگے بڑہ کر کاشان لوٹ لیا اوس وقت
طهماسپ ثانی نے ایلچی واسطے صلح احمد پاشا کے پاس بہیجا نادر شاہ
اوس وقت مین حاکم سلیسان تہا اوسکو یہہ بات خوش نہ آئی اوس نے
اگر طهماسپ ثانی کو تخت سے اوتار دیا اور اوس کے بیٹے عباس ثالث
کو براے نام تخت پر بٹہلایا اور قیصر روم کو لکہا کہ جسقدر شہر ملک ایران
کے تمہارے قبضہ مین آئی ہین یا تو اوس سے دست بردار ہو جاؤ
نہین تو لڑائی کرو ابہی تک اس نامہ کا جواب بہی نہ آنے پایا تہا کہ لشکر
ایران کا همراہ لیکر بغداد کے پاس پہنچکر رومیون کو شکست دی اور دریای
دجلہ سے پار ہو کر بغداد کا محاصرہ کر لیا قیصر روم نے یہہ خبر پاکر توپال
عثمان پاشا کو اسی ہزار لشکری دیکر نادر شاہ کے مقابلہ پر روانہ
کیا چنانچہ ٦ ماہ صفر ۱۷۳۴ ٦ کو دریا دجلہ پر بڑی بہاری لڑائی ہوئی

۱۷۳۴ء ۱۱۴۶ھ

اس جنگ مین دو بھی غالب آئے نادر شاہ بھاگ گیا اس فتح کی خبر
ہونے سے تین دن تک قسطنطنیہ مین چراغون کی روشنی ہوئی
اور بڑی خوشی قیصر کے محل مین ہوئی نادر شاہ نے پھر جا کر فوج جمع کی
اور بعد تین مہینے کے رہیں لئے پھر مقابلہ کیا دو لڑائیون تک
تو وہ بھی غالب رہے تیسری لڑائی مین قیصر کی لشکر کو شکست ہوئی
طوپال پاشا میدان جنگ مین مارا گیا سلطان یہہ خبر وحشت اثر سنکر بہت
حیران ہوا آخر کار بعد کئی بادشاؤن کے محمد پاشا کو نادر شاہ
کے مقابلہ کے واسطے پسند کیا اس تردد ہی مین سب لوگ تھے
کہ چھٹی تاریخ ماہ صفر ۱۱۴۹ھ ۱۷۳۶ء مین روس سے لڑائی ہوئی نادر شاہ
نے موقع پا کر پے در پے حملے کر کے سپاہ روم کی ہوش بھلا دی
اور اپنی بہادری اور مردانگی کا خوف اون کے دل مین بٹھلا دیا اور شہر
کرکوک تک بہت شہر فتح کر لئے اوس وقت سلطان روم نے بجز صلح و
آشتی کے کچھہ چارہ نہ دیکھا آخر کو اس بات پر صلح ہوئی کہ سلطان مراد
چہارم کے وقت مین جو سرحد روم اور ایران کی تھی وہی قایم

۱۱۴۹ھ ۱۷۳۶ء

بہیجا دی اور شاہ روس سے اس شرط پر کہ بحر اسود مین جہاز رومی نہ آیا کرین اور جتنی شہر
قیصر روم کی شاہ روس نے دبائی ہین وہ واپس کر دیوی اور قلعہ ازدف خود منہدم کر دیوے
اور باشندہ اور عیسائیون کی روسی بہی تجارت کرنی کو ملک روم مین آیا کرین اسطرح کے
اقرار درمیان وکلای جانبین کے شہر بلغراد پہ لکہی گئی اور شاہ نمسا سی بہی صلح ہوگئی
اور سوا اسپیس سی ۲۷ برس تک کا صلحنامہ لکہا گیا اور سنہ ۱۷۵۴ع مین شہر سوئیڈن سی بہی صلح ہوگئی
اور سنہ ۱۷۴۶ع مین محمد بن عبد الوہاب اور امیر سعود نی ملک عرب مین ترقی پائی اور فساد قائم کئی
حرمین شریفین مین جاکر جو کچہہ اونہی کیا اوسکی بیان کی واسطی ایک کتاب جدا گانہ لکہی جاوے
تو مناسب ہی اسی اثناے مین سلطان محمود اول بیمار ہو کر ماہ صفر مطابق
۱۳ دسمبر سنہ ۱۷۵۴ع مین فوت ہوا یہہ بادشاہ ۵۸ برس کا تہا ۲۵ برس ونہ
سلطنت کی —

عثمان ثالث بن مصطفی ثانی

عثمان خان ثالث بیٹا مصطفی خان ثانی کا بہائی محمود اول کا درمیان سنہ ۱۶۹۹ع
کے پیدا ہوا تہا قید خانہ ہی مین اوس نے پرورش پائی سنہ ۱۷۵۴ع مین وہ

بادشاہ روم کا ہوا چونکہ قید مین ۴۵ برس کے عمر تک رہا تہا اسواسطے
عزلت پسند زیادہ تہا اوسنے سعید افندی کو اپنا وزیر مقرر کیا اور بخیال
اس کے کہ خود سر فوج کسی اور کو اولاد سلطان احمد خان ثالث سے بادشاہ
مقرر نہ کرے اس لئے محمد بایزید اور خان ان سبکو اوسنے
۱۱۶۹ قتل کر ڈالا اوسی کے وقت مین درمیان ۱۷۵۵ع ۱۱۶۹ھ کے دو ثلث ۱۷۵۵ع
شہر قسطنطنیہ کے مکانات اور صدر اعظم کا گہر آتش زدگی سے جلکر خاک سیاہ
۱۱۷۰ ہو گئے اور درمیان ۱۷۵۷ع ۱۱۷۰ھ کے سعید افندی کو برخاست کر کے ۱۷۵۷ع
محمد راغب پاشا کو وزیر اپنا مقرر کیا اس بادشاہ نے
شراب نوشی کی رسم یک قلم اپنے قلمرو سے بند کر دی اور
مسجد جامع عثمانیہ جسکی بنا محمود اول نے رکہی تہی تمام و کمال
تعمیر کروادی ۴ برس اوسنے بادشاہت کی ۵ تاریخ
۱۱۷۱ ماہ صفر مطابق ۲۹ اکتوبر ۱۷۵۷ع ۱۱۷۱ھ مین اوسنے انتقال کیا ۱۷۵۷ع

مصطفی خان ثالث بن احمد

بعد انتقال پانے عثمان ثالث کے مصطفی خان پادشاہ ہوا اور
راغب پاشا وزیر سے اوس نے اپنی بہن صالحہ سلطان کا نکاح
کر دیا یہہ وزیر صاحب شعور اور ہمت والا تھا وہ ارادہ جہاد کا رکھتا تھا
پر اوس کی عمر نے اوس کا ارادہ پورا نہ ہونے دیا اوس کے بعد
کئی وزیر مقرر ہوئے اور برخاست ہوئے آخر کو علی پاشا
وزیر ہوا اس مدت عزل و نصب وزرا مین ۱۷۶۹ء (۱۱۸۲ھ) تک کئی دفعہ
شاہ روس سے لڑائیان ہوئین انجام کار سلطان کا لشکر مغلوب
آیا روس کا توپ خانہ لیکر سپاہ قسطنطنیہ مین مظفر و منصور
ہوکر آئے ۵ ماہ ذی القعدہ کو درمیان ۱۷۷۳ء (۱۱۸۷ھ) کے اپنی
موت سے اوس نے وفات پائی -

۱۱۸۲ھ — ۱۷۶۹ء

۱۱۸۷ھ — ۱۷۷۳ء

سلطان عبد الحمید خان بن احمد ثالث

یہہ پاشا سلطان مصطفےٰ خان ثالث کا بہائی اور سلطان احمد سوم کا بیٹا ہے ۱۱۳۷ھ ۱۷۲۴ء مین اوس نے ولادت پائی ۱۱۸۷ھ ۱۷۷۴ء مین وہ پادشاہ ہوا اوس کے زمانہ مین درمیان مصر کے علی بیگ نائب سلطنت اوس نے دوبارہ بہت ظلم کر رکہا یہہ بادشاہ چونکہ نرم مزاج صلح پسند بہت تہا اس واسطے سیاست کا کرنا اور جنگ جدل مین مصروف ہونا کم پسند کرتا تہا مگر اوس نے فوج کو قواعد اسپس کی سکہلائی اور جہازون کے کارخانون کی ترقی کی اور سبب اس کے کہ ہمیشہ کی خانہ جنگی اور خودسری سپاہ نے سلطنت مین ضعف پیدا کر دیا تہا سلطان نے بادشاہان نصاریٰ اطراف سے صلح کر لی تہی۔ اسی بادشاہ کے وقت مین حسین پاشا واسطے تادیب سرکشون اور باغیون عرب کے گیا وہان کا فتنہ بند ہوا۔ مگر روس اور والی نمسا نے متفق ہو کر پہر جا بجا بازار جنگ و قتل کا گرم کرین اسواسطے

یوسف پاشا اور علی پاشا اون سے کے مقابلہ کے واسطے روانہ
ہوئے یوسف نے لشکر نمسا کو شکست دیکر قلعہ شیش وغیرہ
فتح کیئے اور شاہین پاشا نے روس جنرل سلطان مذکور ۴۶ برس کی
۱۲۰۳ھ عمر مین سولہ برس سلطنت کرکے درمیان ۱۲۰۳ھ کے راہی ملک بقا ہوا ۱۷۸۹ع

سلیم ثالث بن سلطان مصطفی ثالث

۱۷۶۱ع یہہ پادشاہ درمیان ۱۱۷۵ھ کے پیدا ہوا اور ۱۲۰۳ھ مین تخت نشین ہوا ۱۲۰۳ھ
اوس نے تخت پر بیٹھتے ہی آراستگی فوج کا دہیان کیا اور تہوڑے ہی
عرصہ مین ایک لاکہہ پچاس ہزار سپاہ آراستہ کرلی شاہ نمسا اور روس
سے دو مہینے تک بڑی بہاری لڑائی ہوتی رہی انجام کار درمیان
۱۷۹۱ع ۱۲۰۶ھ کے سپہ سالار روس سے صلح ہوگئی پر ملکہ کیتہرائن جس نے ۱۲۰۶ھ
اپنے خاوند پطرس سوم کو زہر دیکر خود تخت نشین ہوگئی تھی یہہ
صلح منظور نہ کی اور بہت بڑا لشکر قلعہ اسمعیل پر روانہ کیا
اس قلعہ مین تیس ہزار سپاہی جنگی تہے جب فوج روسین نے اوس

قلعہ پر یورش کی اسقدر روسی لوگ توپ اور تفنگ سے مارے
گئے کہ خندق قلعہ کے مُردون کے لاشون سے بہر گئے پر سپاہ
روس کی بیشمار تہی قلعہ کے فصیل پر چڑہ گئے تین دن اور تین رات
قلعہ کے اندر کشت و خون ایسا رہا کہ مقتولین کے خون سے قلعہ
کی مٹی ملکر گارا بن گیا پر قلعہ کے باشندون نے بہی ہمہ زن او
بچہ کے بڑی داد مردانگی کی دیگر سب مقتول ہوئے صرف
ایک آدمی بچا تہا جو یہہ خبر لیکر قسطنطنیہ مین آیا قسطنطنیہ کی فوج یہہ
خبر وحشت اثر سنکر کمال غضب مین آکر دریا کی مانند اومنڈ آئے
اور بادشاہ سے اجازت چاہی کہ اس کشت و خون کا بدلا لینے کا
حکم ہو مگر اونہین دنون مین شاہ لنڈن اور پروشیہ نے بیچ بچاو
کر کے صلح کروا دی یوسف پاشا عہدہ وزارت سے برخاست
ہوا محمد پاشا جو اٹہاسی برس کا بوڑہا تہا وزیر ہوا اور ملکہ کیتہرائن اپنے
دار السلطنت کو لوٹ گئی بعد ازان بوناپارٹ شاہ فرانسیس جسنے
انگریزون سے لڑکر اونکو بہت تنگ کر رکہا تہا شاہ روم سے اوس نے

سلسلہ محبت کا استوار کیا سلطان سلیم نے قواعد جنگ مخترعہ نصارے کو پسند
فرما کر چاہا کہ اپنی لشکر کو بھی یہہ قواعد جنگ کے سکھلا وے اسلئی چند شخص
منتخب کر کے بونا پارٹ کے پاس بابن امید روانہ کئی کہ فوج کے قواعد
اور آئین کا طور سیکہہ آوین یہہ بات سپاہ خاصہ یعنی نیبک چری نے پسند نہ کی
اور سب فوج باغی ہوگئی اور آپسمین شورتین فساد کی کرنے لگے۔

۱۷۹۶ء اورخان نے درمیان ۱۲۱۱ھ کے فوج قواعد دان قسطنطنیہ مین
آراستہ کی اور بادشاہ اس فکر مین ہوا کہ سپاہ نیبک چری نے چونکہ حکم
عدولی کی ہے اونکا استیصال کرنا بہتر ہے سرداران فوج نیبک چری
نے جب دیکھا کہ فوج جدید فرنگیون کے طور پر آراستہ ہو رہی ہے
نہایت حیران اور آشفتہ خاطر ہو کر بڑا فساد برپا کرنے کے فکر مین ہوے
اور سلطان ہر روز جوانان بست و پنجسالہ کو بھرتی کرتا جاتا تھا اور فوج نظام
مین اونکا چہرہ لکھا جاتا تھا چنانچہ دو ہزار سپاہی قواعد دان زیر حکم
مسعود اغا قسطنطنیہ مین طیار ہوگئی اور اونہون نے جنگ عکہ مین
بڑی بہادری دکھلائی اور ۱۶ ہزار آدمی فوج نظام کے درمیان شہر قرمان

سے کے قاضی پاشا کے زیر حکم مرتب ہو چکی تھی سلطان نے قاضی پاشا

کو معہ فوج نظام کے اسلامبول مین طلب کر لیا چنانچہ قاضی پاشا

حسب الطلب حاضر ہو گیا ایک روز رات کے وقت ایک دشمن قاضی

پاشا کو قتل کرنے کے ارادہ پر اوس کے خیمہ مین جا گھسا قاضی پاشا

مرد شجاع اور دلاور تھا جلد بیدار ہو کر اوسنے دشمن کو قتل کیا جب قاضی

پاشا دار السلطنت کے پاس پہنچا ینک چری کی فوج بگڑ گئی تمام شہر

مین حشر برپا ہو گیا کئی مکان پھونک دئے قہوہ خانون اور مسجدون مین

یہہ باغی سپاہی جمع ہو گئے ارکان سلطنت کو گالیان دینے اور اونکو

کافر اور ملحد کہنے لگے سلطان نے مجبور ہو کر سوا اسے تسلی اور دلاسا

دینے کے اور کوئی چارہ نہ دیکھا اور قاضی پاشا کو حکم دیا کہ اپنی چھاونی

کو مراجعت کر جاوے اسی اثناء مین ایک شخص قواعد دان فن سپاہگری تمیز

کال سلطان کے پاس بھیجا ہوا بونا پارٹ کا آیا اور نامہ دیا اوسمین لکھا تھا

کہ مین تمہارے دوست کا دوست ہون اور دشمن کا دشمن مین ہمیشہ کال

معلمین فن سپاہگری کے واسطے تعلیم قواعد کارزار بری اور بحری کے بھیجتا رہونگا

تاکہ انگریزون کو بوغاز استنبول سے اور روس کو نہر طونا سے مجال عبور
اور مرور کی نرہی یہہ بات بغاوت کی بارود مین تجک کا کام کر گئی یہہ حال
سنکر روس نے قیصر کے ملک پر چڑہائی کی اور انگریز لوگ جو دست و برد بونا
پارٹ سے عاجز آ گئے تہے سلطان کو لکہا کہ بونا پارٹ سے دوستی چہوڑ
دی مگر سلطان نے اونکا کہا نہ مانا اسلام بول کو توپہائی کلان اور آلات و
سامان جنگ اور جہازات جنگی سے بہت مستحکم اور استوار کر لیا انگریزون کا
ایلچی واپس چلا گیا پہر انگریزون نے شہر اسکندریہ لے لیا محمد پاشا حاکم مصر نے ان پر لشکر کشی کی
اور اسکندریہ پہر چہڑا لیا بعد ازان انگریزون نے صلح چاہی اور اپنی محبت اور دوستی کے اظہار
کرنے کیواسطے شاہ روس سے بہی قیصر روم کی صلح کروا دی بعد ازان کئی شخص عہدہ وزارت پر
مامور ہوئی اور معزول ہوئی بعد ازان حلبی پاشا وزیر ہوا آگ فساد و بغاوت کی ذرو بہڑکی

سنہ ۱۸۰۶ء — یہہ سلطان درمیان سنہ ۱۸۰۶ء کے فوج نظام کی ترقی اور ترتیب کے فکر مین ہوا — [illegible]
اور بہت کوشش اس بات مین کی قلاع بوغاز قسطنطنیہ مین بحر اسود
کے طرف ایک قبیلہ فوج ینیک چری کا متعین تہا اوس کو فوج یمق کہتے تہے
اوس فوج کا افسر قپیقچی اوغلی نام تہا جب اوس نے

دیکھا کہ توجہہ خاطر سلطان طرف فوج نظام کے بہت ہے اور نئی رو
کی فوج طیار کر رہا ہے وہ بہی باغی ہوگیا اور فوج ینی چری الیکر واسطے
استیصال اون پاشاؤن اور سرداروں کے جو پادشاہ کے ارادہ
کے ساتھہ ہین اور جنکی صلاح سے فوج قواعد دان بھرتی ہو رہی ہے آپہنچا
سپہسالار ان ینی چری نے جو قسطنطنیہ مین متعین تہی اوسکو لکہا کہ ہم لوگ دل و
جان سے تیرے ہمراہ ہین ہم صرف یہہ چاہتے ہین کہ آئین دین اسلام
کا قوی ہو اور فوج نو مسلم برطرف کیجاوے اور وزرا و فجار اور امراء نابکار
فی النار ہون یہہ لوگ ہمارا نفقہ لیکر فوج نظام کو دیا چاہتے ہین یہہ لکھا کہ فساد
عظیم برپا ہوگیا آٹھہ سو سپاہی ینی چری کے ہمراہ فوج ینی چری کے جہاز نئی بحری مین
آئے سپاہ بحری اونکو داخل ہونے سے مانع ہوئے باغیون نے
باواز بلند یہہ کہا کہ ای سپاہ بحری خبردار ہو جاؤ چند روز مین تمہارے
سردار کافر ہو جاوینگے ہم اسلام کے طرفدار ہین ہم تمکو صلاح نیک دینے
آئے ہین تم ہمارے شامل ہو جاؤ تاکہ ہماری اور تمہاری روش قدیم
برقرار رہے اسیطرح ایک گروہ ینی چری کا ہمراہ قبقجی کے توپخانہ پر چڑہ آیا توپخانہ کا

والون نے اون کورد کا قبیقچے نے کہا کہ ای بہائیو تم ہمسے کیون علیحدہ ہوتے ہو
باوجودیکہ تم برادر اپنے اور اولاد ینیک چریا کی ہو مین قسم رسول مقبول کی کہاتا
ہون کہ ہم تم ایک ہی ہین اسوقت تم ہمارے ساتہہ ہو جاؤ اور دین نبی کی
حمایت کرو اگر تم ہمارے ساتہہ نہو گے تو جنت تم پر حرام ہو گی اور خدا تعالی
کی لعنت کے مورد نہو گے ۔

خلاصہ کلام کا یہہ ہے بعد گفتگو بسیار کے سپاہ بحری اور توپخانہ سب ہمراہ فوج
یمسق کے ہو گیا اور سب متفق ہو کر شہر پر چڑہ آئے سپاہ نوملازم اپنی جان
بچا کر نکلا اور ان مین جا چہپے باغیون نے شہر قسطنطنیہ کے سید انکے جو اندر شہر کے آکر
طنبور اڑائی کا بجایا شہر مین تہلکہ عظیم برپا ہو گیا تمام دوکانین اور بازار
بند ہوگئے ہر ایک کو اپنی جان کا فکر ہو گیا بادشاہ حیران اور فکرمند
تہا کہ اب کیا کرون ۔

قبیقچے نے باواز بلند سپاہ کو یہہ بات سنائی ۔ ای یاروا اب وہ وقت ہے کہ ہماری
اور تمہارے دشمن مقہور ہون خدا ہماری مدد کرے اس ملک عثمان سے
اون دشمنون کی بیخ کنی کرنی واجب ہے جو باعث خرابی ینیک چریا کی ہوئی ہین

ان حکام خدا فراموش نے اہل اسلام کو نصاریٰ کا لباس پہنا کر مشابہ کفار کے
کردیا ہے اور بہت سے فتنے اور رخنے دین اسلام مین تولد سے ہین
پیاہ انکا ہم کو لازم ہے وہ لوگ بے قصور ہین اونسے مخاصمت کرنی
روا نہین ہے پاشایان خبث باطن اور امرا دبخس طبیعت جو باعث رونق
اور رواج اس بدعت کے ہوئی ہین اونہون نے اسلام کی پاکی کو نجاست سے
مبدل کردیا ہے اور نیک چری کے روزینہ اور آذوقہ مین یہہ لوگ خلل انداز
ہوے ہین انسے انتقام لینا واجب ہے غرض یہہ کہکر ایک فہرست جیب سے
نکالی اور اون سردارون کے نام باواز بلند پڑہی جنکو قتل کروانا منظور تہا اور
کہا کہ ان کو پکڑ لاؤ اور اس جگہہ لا کر قتل کردیہہ سنتی ہی اون سردارون کے
گہرون پر فوج چڑہ گئی گہرون کا محاصرہ کرلیا ہر ایک جگہہ دار و گیر کی آواز
بلند تہی اور حشر برپا ہو رہا تہا بعضی سردار مقتول ہوے بعضی بہاگ کر نصاریٰ
اور یہود کے گہرون مین چہپ گئے بعضی زندہ باغیون کے ہاتہہ آگئے
تین دن اور رات یہہ ہنگامہ برپا رہا شہر مین ایسا غدر ہوا کہ اوسکی تفصیل کیواسطے
کتاب جداگانہ ہے سترہ نامی سردارون کے نعش مثل ابراہیم نسیم افندی

ابوبکر افندی حاجی ابراہیم افندی صانی افندی احمد افندی

وغیرہ کے اوس میدان مین بے گور وکفن پڑی تہی اور ہر ایک بازار اور

محلہ مین سردار مرے ہوئے نظر آتے تہے جب قیصر نے دیکھا کہ شہر

کے سب سردار مارے گئے اوسوقت بستانجی باشی ندیم بادشاہ کو طلب کیا

سلطان نے اوسکے دینے مین تامل فرمایا بستانجی نے دیکھا کہ اگر ذرا

توقف ہوتا ہے تو سپاہ خود سر قیصر کے محل کو لوٹ لیگی ازراہ خیرخواہی

بادشاہ کے قدمون پر گرپڑا اور کہا کہ مینے اپنی جان بادشاہ پر فدا کی مجھکو باغیون

کے سپرد کرو تا کہ فتنہ کی آگ فرو ہو سلطان نے بچشم نمناک جلاد کو حکم دیا جلاد نے

بستانجی کو قتل کرکے بام شاہی سے نیچے مجمع باغیون مین اوس کی لاش کو

ڈالدیا اون سنگدلون نے اوسکی نعش بہی اور سرداروں مقتول کے برابر

ڈالدی اور بڑی خوشی کی —

بعد ازان موسیٰ پاشا - اور مفتی عطاء اللہ افندی شیخ الاسلام جو باغیون

کے ساتہہ شامل تہے اونہون نے سرداران یمق اور سپاہ نیلک چریون

سے کہا کہ یہہ بادشاہ اگر تخت پر رہا ہمسے ہمیشہ دلمین کینہ رکہیگا اور جب موقع

باوسے گا ہمیں بدلا لیگا اسکو تخت سے اوتارنا نہایت مناسب ہے
یہہ مشورہ کرکے قبیقجے میدان مین گیا اور اون سردارون کے
نعش کے طرف اشارہ کرکے کہنے لگا۔ کہ ای گروہ مسلمانان اب
تمہارے دشمن مقتول ہو چکے پادشاہ نے وعدہ کیا ہے کہ فوج
جدید نظام کو برطرف کرونگا پس اب کچھہ خطرا ور اندیشہ نہین ہے اور ینیچری
سے کہا کہ یہہ پادشاہ ہمارا اور تمہارا دشمن ہو چکا ہے یہہ کبھی راضی
نہ ہوگا اسباب مین مفتی سے فتوی طلب کرو کہ جو بادشاہ
خلاف قرآن شریف کے عمل کرے اوس کی بابت شرع مین کیا حکم
ہے سپاہ مفتی کے طرف متوجہ ہوے اوسنے فتوی دیا کہ ایسا بادشاہ ہرگز
نرکھنا چاہیے قبیقجے نے سپاہ کو فتوی سنایا سب سپاہ بولے کہ بادشاہ بے دین کو
تخت سے اوتار دینا واجب ہے مفتی خوش ہوا اگر بظاہر بہت افسوس کیا
کہ سلطان نے اپنے تئین فراموش کردیا کہ وہ امیر المومنین تھا پھر سپاہ کو لباس
کفار کا پہنا کر ہمشکل نصاری کے کردیا آخر قہر الہی نازل ہوا بعد صلاح قبیقجے مفتی
محل مین گیا اور کہا کہ ای سلطان مینے آپکو بارہا سمجھایا کہ سپاہ اہل اسلام مین فساد

نہوئی دو مگر کچہہ فایدہ نہوا اب فوج نیک چری نے مصطفی چچا زاد بہائی تمہاری کو
بادشاہ مقرر کیا تقدیر سے کچہہ چارہ نہین ہے بادشاہ سلیم تخت سی اوتر کہڑا ہوا
اور اپنے قدیم مکان کی طرف جہان پر ۲۸ سال گوشہ گزین رہا تہا چلا گیا مصطفی
ایوان شاہی مین آیا یہہ بادشاہ سلیم پہر سپاہ کی ہاتہہ سی درمیان ۱۲۲۳ء
کے قتل ہوا اوسکا ذکر آگے آتا ہے۔

شنہ ۱۸۰۷ء

مصطفی رابع بن عبد الحمید

جب مصطفی بارگاہ سلطانی مین پہنچا مفتی بہت دلشاد ہوا سرداران فوج نے نذرین دین
اور دعائین کین سلامی کے توپون کی آواز بلند ہوئی شہر مین منادی پہرگئی کہ
مصطفی قیصر دوم کا ہوا اب امن وامان ہے رعایا کی دل سے خوف گیا مفتی نے
میدان سپاہ مین جا کر با واز بلند کہا سلطان مصطفی قیصر روم کا ہوا ہی وعدہ کرتا ہے
کہ فوج نظام کو جلد تر بر طرف کر دونگا اور سپاہ قدیم کا روزینہ برابر جاری رہیگا
سب سپاہی خوش وخورم اپنی اپنی گہرون کو گئے سپاہ نظام مایوس ہو کر اپنی اپنی
شہرون کو سب چلے گئے۔

۱۲۰۳ھ — ۱۷۸۹ء

اس بادشاہ کی ولادت درمیان سنہ ۱۷۶۱ء (۱۱۷۴ھ) کے ہوئی اور سلطنت درمیان

۱۲۲۲ھ — ۱۸۰۷ء

سنہ ۱۸۰۷ء (۱۲۲۲ھ) کے ملی جب تخت پر بیٹھا ۱۲ برس کا تہا یہہ مفسدہ جو سپاہ نی کیا اس کی خبر
پاکر روس کی فوج قیصر کے ملک مین قدم بڑہاکر چلی آئی تہی اور کوئی امیر مطلع
نہوا بونا پارٹ کو جب یہہ خبر پہنچی کہ سلطان سلیم خان تخت سی اوتارا گیا نہایت
افسوس کیا اور روس سے سلسلہ محبت کا قایم کیا شاہ لنڈن کا وکیل حاضر ہوا
اظہار دوستی اور خیر خواہی کا کیا۔ اتفاق سے طیار پاشا وزیر اور مفتی مین
باہم عداوت ہوگئی طیار پاشا شہر دشجک کو چلا گیا وہان کے حاکم مصطفی بیرق
قدار سے جا ملا اور یہان پر مفتی بمدد قبنقچی مختار کل اور مدار المہام دوم
کا ہوگیا بیرقدار فوج یمق سے بڑی عداوت رکہتا تہا جبکہ طیار پاشا
بہی وہان جا پہنچا اوس نے روس سے صلح کر لی اور اسلام بول کو آیا
اور چلیبی پاشا کے پاس قاصد خفیہ بہیجکر اپنا راز اوسکو بتلا کر بڑے وعدے
اور مواثیق باہم کر کے اوسکو بہی اپنے ساتہہ کر لیا چلیبی نے اوسکو
جواب خط کا حسب دلخواہ دیا اور واسطی معزول کرنے مفتی اور افسران یمق
کے سازش کر لی بیرقدار فوج لیکر ادرنتہ پر آیا سپاہ بیلک چری خائف

ہوئی بیدفداد نے باہر سے پیغام بھیجا کہ مین صرف تمہارے مددکو آیا ہون
مجھسے خوف نکرو چنانچہ وہ لوگ بفکر ہو گئے بیدفداد نے شہر کے باہر خیمہ
استادہ کر دیا اور سرداران نیک چریے کو بلا کر کہدیا کہ سیئے روس
سے صلح کرلی ہے اب تمہارا یہان پر رہنا بیفایدہ ہے قسطنطینیہ کو چلیجاؤ
بعدازان ایک فوج معقول بسرکردگی حاجی علی آغا قلعہ بوغاز اور خلیج قسطنطینیہ
کے بندرگاہون پر بہیج دیئے تاکہ قبقچی اوس کے ہاتھہ سے بہاگ کر
کسی طرف نہ جا سکے یہہ شخص ٹرا مدبر تہا سب بندوبست کر کے اسلام
بوٗل مین آیا اور وہان آکر قبقچی کے نوکرون سے سازش کی چنانچہ
ایک شب کو چار آدمی ہمراہ لیکر قبقچی کے گہر مین جا گہسا اور اوسکے
خوابگاہ مین جاکر آمادہ قتل ہوا قبقچی جاگ اوٹہا پوچہا کون ہے جو بحکم
چلا آیا آغا علی نے کہا ای بدذات مین تجکو قتل کرنے کو آیا ہون تاکہ
تجھسے انتقام تیری بدذاتی کا لون اسنے کہا کہ اتنی مہلت دے کہ مین نماز
پڑہ لون اوسنے کہا کہ اب وقت نماز پڑہنے کا نہین ہی یہہ کہتے ہی خنجر اوسکی پیٹ مین مارا اور سر اوسکا کاٹ
لیا اور بیرقدار کے پاس روانہ کیا اور آپ اپنی سپاہ مین چلا آیا وارثان قبقچی یہہ واقعہ دیکہکر بیرق کی فوج

پاس فریادی ہوکر گئے اور یہ کہا کہ اب وقت تدارک کا ہے ورنہ تم بھی اپنی جان
وہاں سی ہاتھ دہو بیٹھو چنانچہ فوج یمق واسطے جنگ کے طیار رہوی اُدہر
بیرقدار کے پاس جب قبقجی کا سر پہونچا بسرعت تمام اسلامبول مین آیا
اور سلطان سے درخواست کی کہ فوج یمق کی تنخواہ موقوف کردو اور
عطاء اللہ افندی کو برخاست کرو اور میرا تقصیر معاف کرو سلطان نے
عاجز ہوکر منظور کیا اور بیرقدار کی ملاقات کو باہر شہر کے آیا اور
حکم دیا کہ لشکر کو چہاونی مین بہیجدو پہر سوار ہوکر سیر و تماشا کو باغ سلطانی میں
گیا بعد ازان بیرقدار نے صدر اعظم طیار پاشا سے کہا کہ جو مین کہون
سو مانو اور ہر حال میرے شریک رہو یہہ بات صدر اعظم سُنکر متامل ہوا
بیرقدار نے فوراً صدر اعظم کو گرفتار کر لیا اور اُسیوقت سپاہ لیکر شہر
پر چڑہ آیا دربان نے دروازہ بند کر لیا بیرقدار نے خفا ہوکر آواز دی
کہ دروازہ شہر کا کہولدے سلطان مصطفے کا اب حکم نہین ہے اب
فرمان سلطان سلیم خان کا ہے جلد تر دروازہ کہول دے ورنہ
مین دروازہ توڑکر اندر آتا ہون اور تم سبکو قتل کردونگا جو دربانے

سلطان کو خبر کی سلطان کشتی پہ سوار ہوکر دریا سے کے راہ سے شہر
مین آیا اور آتے ہی سلیم خان کو قتل کرکے بیوقدادکی راہ مین
اوسکی نعش ڈلوادی اور پھر نوکرون کو محمود خان کی قتل کرنے کے
واسطے محل مین بھیدیا بیرقداد اوس دروازہ توڑکر شہر مین آیا
محل شاہی کیطرف چلا تاکہ سلیم کو پھر تخت پر بٹہادی ناگاہ نعش
اوسکی راہ مین پڑی ہوی دیکھہ کر گھوڑی سے اوترکر نعش بغل مین
لیکر خوب رو یا سید علی نے آکر آواز دی کہ یہہ وقت رونیکا نہین
ہے محمود خان کی خبر لو ایسا ہو کہ وہ بہی مارا جاوی تو خاندان عثمان بیچراغ
ہوجاویگا بیرقداد یہہ سنکر گھوڑے پر سوار ہوا بہت جلد
محل مین پہنچا وہان جاکر دیکھا کہ مصطفےٰ خان کی قتل کے واسطے کئی
آدمی محل مین گھس گئے ہین اور محمود خان نے زخم خفیف کہاکر
دوڑکر زینہ کا دروازہ بند کرلیا ہے اور بالاے بام چڑہی پاس اور
ہر اس مین چار طرف کررہا ہے تو رچیان بیرقداد نے ایک نردبان چہو
برابر دیوار کے کہڑا کردیا اور محمود خان کو اوسی راہ سے اوتار کر بیرقداد

کے پاس لائے دیرقدار نے محمود خان کے ہاتھہ چوب کر تخت پر بٹھلایا اور مصطفی خان کو فی الفور گرفتار کر کے قید خانہ مین بھیجا

اور پھر سنہ ۱۸۱۰ ع مین مقتول ہوا

محمود الثانی بن عبد الحمید

جب کہ محمود بادشاہ ہوا حسب دستور خاندان عثمانیہ کے مسجد ایوب مین گیا شمشیر اوسکی کمر مین باندہی گئی دیرقدار وزیر اعظم مقرر ہوا اور اکثر سرداران یمق اور قاتلین سلیم خان کو قتل کیا اور اپنے دشمنون سے انتقام لیا اور فوج نظام کے واسطے بہت سعی اور کوشش کی اور اکثر مصطفی خان کی اپنے ہاتھہ سے اس بادشاہ نے قتل کین وجہ اوسکی یہہ تھی کہ ایک رات کو جب کہ یہہ بادشاہ خوابگاہ مین تھا انہون نے اوسکی مار ڈالنے کی سازش کی تہی پیدایش اوسکی درمیان سنہ ۱۷۸۴ ع ہوئی ۲۲ برس کی عمر مین درمیان سنہ ۱۸۰۸ ع کے تخت پر بیٹھا۔

دیرقدار وزیر اعظم نے سرداران نامی سے درباب ترتیب لشکر جدید قواعد دان کے مشورت کی امیران لشکر نے پھر ارادہ

فساد کا کیا اور اسکو کافر ٹہرایا اور ایک کاغذ پر یہہ لکہلکہ صدر اعظم
کی موت قریب آئی ہے وہ کاغذ بیرقدار کے دروازہ پر لگا دیا دوسری
دن سب لشکر جمع ہوکر بارادہ جدال مستعد ہوئے اور نظام کی چہاونی
پہونک دی بیرقدار کا گہر گہیر لیا بادشاہ یہہ سب افعال شنیعہ اس سپاہ
کے دیکہہ کر مجبور ہو گیا رامس پاشا اور قاضی پاشا جو تابعدار بیرقدار
کے تہی اس فساد کی دفع کرنے کے واسطی اُٹہے اُنہون نی نبک چری
سپاہ کے گہرون مین آگ لگا دی اور غل مچایا کہ وزیر اعظم لشکر آراستہ
کرنے کو گیا ہے اب وہ آکر نبک چری کو قتل کریگا اس خبر کے سُننے سی
خود سر سپاہ کو زیادہ توحش پیدا ہوا اس سے غرض رامس پاشا کی یہہ
ہتی کہ شعلہ فساد کا بجہہ جاوی مگر قاضی پاشا جو دشمن جانی نبک چری
کا تہا اس نے بہت جلدی کی اور جنگ و قتل مین مصروف ہو گیا
بادشاہ کا پہلے سی یہہ ارادہ تہا کہ آب تدبیر سے اس فتنہ کی آتش
کو بجہا دے پہر جب کہ دیکہا کہ جوق جوق فوج قیصر روم کے محل کی
طرف چلی آتی ہے ناچار ہوکر اونکے دفع کرنے کا حکم دیا قاضی پاشا

چار ہزار سپاہ اور چار ضرب توپ لیکر نکلا اور اُن دشمنون کو
جنہون نے بیوقت دو زیر اعظم کے گہر کے چار طرف آگ لگادی
تہی ہٹادیا اور اپنی فوج کے تین حصّے کئے ایک حصہ میدان مین
متعین کیا دوسرے حصہ کو حکم دیا کہ راہون اور کوچون مین جہان
کہین تنک چرہے کے سپاہی پاؤ فوراً قتل کرڈالو اور تیسرا حصہ اپنے
ساتہہ رکہا تنک چرہے نے جابجا آگ لگادی اور ہر جگہہ قتل اور خونریزی
اور لوٹ شروع کردی اسلئے رعایا ناکردہ گناہ بہت ماری گئی سلطان
ایک بلند مکان پہ بیٹہا ہوا یہہ سب ظلم فوج کے دیکہہ رہا تہا صدر اعظم
کے مکان مین ہتیار بارود بہت جمع تہے اور وہ مکان بہی بڑا اور سلیم
تہا دشمنون نے کئی جگہہ اُس گہر پہ آگ لگادی تہی اور صدر اعظم ایک
سنگین مکان مین ہمراہ اپنے چند رفیقون کے بیٹہا ہوا کمال دلاوری
سے دیکہہ رہا تہا اور زنبورکون مین چہرہ بہر کر ایسی چالاکی اور چُستی
سے اعدا پر مارتا تہا کہ گویا آگ کا مینہہ برساتا تہا صدہا آدمی
مارے گئے مگر مفسد بہت کم پس پا ہوئے چونکہ یہہ فوج مفسد قریب

ایک لاکہہ کے ہتی پہر اکٹہی ہوکر یورش کرکے اُس مکان کے صحن

مین جا پہنچی اُسوقت بیرقدار نے اپنی جان سے ہاتہہ دہوکر بارود

کے صندوقون مین آگ لگادی بڑی ہولناک آواز ہوئی اوس صدمہ

سے ایک جماعت کثیر ینی چری جو وہان پر موجود تہی معہ وزیر

اعظم بیرقدار اور اُسکے متبعین کے سب بینست و نابود ہو گئے سپاہ

ینی چری غالب آئی راس پاشا - قاضی پاشا - یہیج پاشا جو صدر

اعظم کے خیر خواہ تہے وہ بہی شہید ہوئے اور اکثر آدمی فوج جدید کے

بہی مارے گئے جو بچے وہ بہاگ گئے

سلطان یہہ حال دیکہکر اپنے مآل کار مین متفکر ہوا اور حکمت عملی سے

اُن سبکا دلاسا اور دلبری کی اور ہزار لجاجت اور سماجت سے

اس فوج کو قابو مین کیا یوسف پاشا کو خلعت وزارت کا بخشا اس

۱۸۰۹ء | طرح یہہ غبار فتنہ اور فساد کا فرو ہوا یہہ واقعہ ہولناک درمیان ۱۸۰۹ء ۱۲۲۳ھ | ۱۲۲۳ھ

کے وقوع مین آیا

۱۸۱۰ء | بعد ازان سلطان محمود نے درمیان ۱۸۱۰ء ۱۲۲۴ھ فوج کی بہرتی اور | ۱۲۲۴ھ ہجری

اور اسباب جنگ مہیا کرنیکا حکم دیا مصطفے خان سلطان معزول نے جو قید میں تہا خفیہ سردارا ن ینیک چری کو لکہا کہ محمود کو قتل کرکے مجکو تخت پر بٹہلا دیہہ خط کسی عالم کے ہاتہہ آگیا اسواسطے علما اور فضلا اوسوقت شیخ الاسلام کے پاس جمع ہوئے اور باہم سب نے مشورہ کی حاجی منیب افندی قاضی اسلام بول صلاح سے سلطان کے پاس گیا اور اس خط کی خبر دی اور اجازت قتل کرنے مصطفے خان کی سلطان سے مانگی محمود نے اجازت نہ دی بلکہ یہہ کہا کہ جبکہ میں اوسکا ارادہ اور عزم روک سکتا ہون تو کسواسطے اوسکی قتل کی اجازت دون منیب افندی نے بہت اصرار کیا اور کہا حدیث میں آیا ہے اذا اجتمع الخلیفتان فاقتلوا احدہما سنکر چپ ہو رہا منیب نے کہا کہ سکوت کرنا عین رضا ہے اِس لئے اسیوقت دستانجے باشی کو اشارہ کیا کہ مصطفے کو قتل کر دستانجے مصطفے کے گہر مین گیا وہ فرش کے اندر مین لپٹ کر چہپ گیا تہا بعد بہت عرصہ کے دستانجی باشی سب ہوا فرش مین سے اوسکو نکالکر قتل کیا ۔

اسی سال مین سلطان روس نے ملک روم پر چڑہائی کی اور کئی شہر و قلعہ لے لئے اور درمیان سنہ ۱۸۱۲ع کے سلیمان پاشا حاکم بغداد کا باغی ہو گیا سلطان نے لشکر آراستہ کرکے اوسکی تنبیہ کے واسطے خالد افندی کو روانہ کیا خالد نے فتحیابی سلیمان کو قتل کیا اسیطور پر اس سال مین کشت و خون ہنگامہ و فساد کئے برپا ہوئے ازانجملہ ایک یہہ تہا کہ عبد اللہ بن سعود وہابی نے زمین نجد اور تہامہ اور بلاد عرب اور عجم مین بڑا فساد برپا کر دیا تہا اوسکی تنبیہ اور تادیب کے واسطے محمد علی پاشا والی مصر کے نام حکم گیا محمد علی نے اپنے بیٹے ابراہیم پاشا کو سپاہ ترکان خونخوار ہمراہ دیکر عبد اللہ کی سرکوبی کے واسطے روانہ کیا ابراہیم پاشا نے بڑی بہادری اور کاردانی دکہلا کے عبد اللہ کو زندہ گرفتار کیا اور اپنے باپ کی پاس مصر مین لایا محمد علی پاشا نے اوسکو اسلام بول مین بہجوا دیا سلطان نے علما اور فضلا اور امرا کو جمع کرکے سبکے سامنے اوسکو قتل کیا

اسی سال مین یوسف پاشا نے بسبب ہونے کبر السن کے استعفا لیا اوسکی جگہ

احمد پاشا مقرر ہوا پہر احمد پاشا واسطی مقابلہ اوسکے شہر دوشجک

پر گیا بعد لڑائی اور جنگ سخت کے شہر دوشجک اُسنے چہڑا لیا اور کئی منزل

اوسکا تعاقب کرکے بہت روسیون کو ہلاک کیا سنہ ۱۸۱۲ع کے

درمیان شاہ روس اور روم مین صلح ہوگئی

سنہ ۱۸۱۳ع

بعد ازان درمیان سنہ ۱۸۱۴ع کے والی عرب نے فساد برپا کیا رجب

سنہ ۱۸۱۴ع

پاشا نے اُسکو بخوبی گوشمالی دی یہہ لڑائی سنہ ۱۸۱۷ع مین جبکہ سلطان روم

سنہ ۱۸۱۷ع

ہیم ادوام پر تہا ہوئی تہی

محمد علی میرزا پسر فتح علی قاچار شاہ ایران نے موقع پاکر قیصر روم کے

ملک مین پیوست اندازی شروع کی اور بغداد کے فتح کرنیکا ارادہ

کیا اور اطراف - فرص وغیرہ مقامات پر بہت لڑائیان کین پر بسبب اسکے

کہ محمد علی اوسی سال مین مرگیا اِسلئے اہل عجم کا ارادہ ناتمام رہا ۱۲۳۸ ہجری

مین بہی مخالفین روم نے سلطان سے بہت دفعہ جنگ کی پر غلبہ سلطان کو

رہا ۱۲۳۸ ہجری مین قوم اروام نے درمیان شہر موڈا کی اہل اسلام پر خروج کیا

اور بہت مسلمان مارڈالے نیک جری نے یہہ خبر پاکر جو لوگ قوم اروام سے اسلام

ہول مین رہتے تھے اونکو قتل کر ڈالا اور اُنکی پادری کو پہانسی دی اسی
پادری نے قوم اروام کو لکھکر آمادہ فساد کا کیا تھا اسواسطے سلطان نے
بنام محمد علی پاشا والی مصر کے فرمان جاری کیا کہ قوم اروام کو خوب تنبیہ کرنا
چاہیے اُسنے اپنے بیٹے ابراہیم پاشا کو ہمراہ فوج بحری کے قوم اروام
پر بہیجا ابراہیم نے فتحیابی بہت سا مال غنیمت اُسکے ہاتھ آیا اروام مغلوب
ہوئے انگریز انکو بیچ مین ڈالکر صلح کے خواہان ہوئی مگر سلطان نے صلح
منظور نہ کی اور ملک یونان پر بحری اور بری لڑائیان ہوئین مدت دراز
تک یہہ جنگ ہوتی رہی

چونکہ سلطان محمود مدت سے یہ چاہتا تہا کہ سپاہ ینگچری کا انتظام کرے
اور فوج قاعدہ دان مثل فوج اہل فرنگ کی اپنے ملک مین آراستہ کرے
اسلئے ایک فرمان لکھا اور محمد سلیم پاشا کو دیا اور حکم کیا کہ شیخ الاسلام
طاہر افندی کے مکان پر جاکر تمام علما اور سرداران ینگچری کو معلوم کرنا

ترجمہ فرمان سلطان محمود خان

بیت

جیسے کہ دولت عثمانی کی صبح نے طلوع کیا تمام رعایا پر سایہ ... اور

سلاطین اسلام کے شاد و خورم رہتی ہی۔ اور لشکر باغیرت و حمیت و جرأت د
جوانمردی آبادہی رہا اور دبدبہ شاھان اسلام کا قلوب نصاری پر مستولی
ہی۔ لشکر روم تمام معرکون اور لڑائیو نمین معاندین پر غالب ہا۔ شجاعان
اسلام کو ہمیشہ لوٹ کا مال ملتا رہا۔ اور پرچم رایات عالیات جنود عثمانیہ
کے نصر من اللہ و فتح قریب سے موشح رہی۔ فوج نیک چری کمال اطاعت
اور بہادری سے زیر سایہ علم سلطان کے داد مردانگی کی دیتے رہی۔ اور
بلاد و قلاع کفار کی بضرب تیغ فتح کرتے رہی۔ اسواسطے اُنکے وظیفے معقول
مقرر ہین۔ مگر مدت سی اس فوج نے اپنی اسلاف کا طریق چھوڑ دیا ہے
اور خاک ذلت اور خواری کی اپنی آنکھو ہین پر کرلی ہے سب کے سب
ملاہی اور ملاعب مین مصروف ہین۔ اور سرتابی اور عصیان
سے مالوف ہین اپنی معاشش کی سندین کا ہل اور بزدل
آدمیون کے ہاتھہ فروخت کردی ہین۔ اس سبب حشمت
اور اقبال نے اونسے مونہہ پھیر لیا۔ اور فتور صریح نے اونکی امورات
و مہمات کو گھیر لیا۔ جرأت شجاعت کی اُنکے دلون سے جاتی رہی

روز بروز فنون سپاہ گری اور کسب بہادری میں جہالت اور
سستی آتی رہی - اسکا یہہ ثمرہ ہوا کہ ہمارے دشمنوں نے ضعف
اور بیمغزی سپاہ کی معلوم کر کے ہمارے ملک پر دلیرانہ دست
اندازی کی - پس اے سپاہ نیک پی ہی اس خواب غفلت سے ہوشیار
ہو جاؤ - اور اپنے اطوار ناہنجار سے باز آؤ - اپنی اصلی حال اور روش
قدیم پر مراجعت کرو تاکہ تم لوگون سے اپنی ملک کا حصا بناؤن - اور
اعدا سیہ دل تشنہ خون بیدین کو تمہاری تلوارون کی دہار کا
پانی پلاؤن - اب تم اپنے پر واجب جانکر وہ ضایع اور قواعد
جنگ اور طریق استعمال آلات حرب مثل توپ و تفنگ کے
جسطرح پر فرنگی لوگ آج کے دن غالب آ رہی ہین بوجہ احسن سیکھہ
کر طیار ہو جاؤ - اور ہمارے دشمنون کے سر اونہین قواعد کے
ذریعہ سے جو انہون نے ہماری واسطے ایجاد کئے ہین تم
خود کاٹو - پر ظہور اس امر کا بدون سیکہنے قواعد اور پیدا
کرنے مہارت جنگی کامل کے ناممکن ہے یہہ کار اختیار کرنا ہمو جب

حکم خدا اور رسول کے ضرور ہے مہرادل جو قواعددان فوج کے ترتیب
کرنے کی طرف مایل ہو یہہ بات خدا تعالے کے انعامات اور فضل
سے خیال کرو والسلام علی من اتبع الہدے وسلک مسلک النبی المجتبے
یہہ فرمان سنکر مفتی نے اور صدر افندی نے اور ایک گروہ نیک منشون کا لشکر نظام
مین بہی بہرتی ہوگیا پر اس سپاہ کو تو عادت بغاوت کی سالہا سال سے
پڑگئی تہی چند روز کے بعد پہر فوج بگڑی اور سانپ کیطرح پلٹی کہا ئی
چنانچہ صدر اعظم محمد سلیم پاشا اور نجیب افندی اور محمد علی
پاشا کی گہرون پر چڑہ آئی اور بازارون مین مشہور کردیا کہ آج کے
روز علما اور امرا شاہی جو موجد اور مربی فوج جدید کے ہوئی ہین قتل
ہون گے اور تمام شہر مین لوٹ اور غارت شروع کردی اور آگ
لگا دی صدر اعظم نے سلطان کو خبر کی اور توپچی اور سپاہ مطیع تہی اونکو
دولت سلطان پر جمع کیا

سلطان نے اپنا علم خاص حوالہ شیخ الاسلام قاضی زادہ طاہر افندی سے
کے کیا صدر اعظم نے کمال دلاوری سے ۵۰ ہزار سپاہ نیک منشون سے یہہ حملہ کیا اور

قریب دس ہزار آدمی کی توپ سے اوڑا دی باقی بہاگ کر دہمین جا چہپی صاحب مذکور نے اونکی گہر دہمین آگ لگا دی بہت سے باغی جل گئے اور مارے گئے کچہہ قید ہوئے مقتولون کی نعشین اوسی میدان مین لاکر جمع کین جہان پہ ہوا خواہان سلطان کے نعشین زمانہ سابق مین نیک چری نے لاکر ڈالی تہین

بعد ازان سلطان محمود نے علماء اور وکلاء سلاطین کو دربار مین بلاکر اُن بادشاہون کے لباس خون آلودہ دکہلائے جو نیک چری کے ہاتہہ سے مقتول ہوئے تہے اور سوال کیا کہ انکے خون کا قصاص کیا ہونا چاہیئے سب نے متفق ہو کر یہہ فتوے دیا کہ بعوض ہر ایک بادشاہ کے ۲۵ ہزار نیک چری قتل کیا جاوے اُسیوقت تمام قلمرو مین فرامین سلطان جاری ہو گئے کہ جہان کہین نیک چری کا کوئی سپاہی ہو قتل کر ڈالو چنانچہ جابجا مارے گئے اور سلطان ہر جگہ غالب آیا سپاہ یمق اور نیک چری سے ایک نہ چہوڑا ۔

بعد ازان آغا حسین پاشا امیر نظام یعنی امیر الجیوش ہوا

۔ اور حاجی صائب افندی ناظر کا اور بکتا افندی منشی فوج اور سب فوج
نے قواعد جنگ فرنگیون کے طور پر سیکھہ لی

والی اروام نے پہر انگریزون اور فرانسیسیون اور روس سے مدد لیکر مقابلہ
کیا سلطان کا لشکر غالب آیا فوج اروام بہاگ گئی سیسام۔ مولنک
وغیرہ چند قلعی علاقہ اروام شہر کے قبضہ مین آئے والی اروام نے مہلت
مانگی ابراہیم پاشا بدون حکم سلطان کے راضی نہوا اس سبب سے
جہاز جنگی روس اور فرانسیس کے دفعتہً روم کے جہازون پر چڑہ آئی
اور بہت سے جہاز جلا دئی اس حادثہ مین طاہر پاشا ایک کشتی پر سوار
ہوکر دشمنون سے بچکر سلطان کے پاس پہنچا سلطان نے عام وخاص
سبکو جہاد کا حکم دیا اور سہ جہازہ نئے طیار کئے ابہی تک سب
سامان جنگ کا فراہم نہوا تہا کہ روس ایک لاکھہ فوج لیکر متوجہ
ملک روم کا ہوا محمد سلیم پاشا اور اغا حسین پاشا مقابلہ پر
آئے اور اطراف شہر طونا پر لڑائی ہوئی روس مغلوب
ہوا وکلاء روس رفیق احمد پاشا کے مکان پہ درباب صلح کے جمع ہوئی

مگر سلطان نے منظور نہ کیا روس نے قدم آگے بڑھایا محمد سلیم پاشا
برخاست ہوا اوسکی جگہ عزت پاشا نامور ہوا اور بنام محمد علی
پاشا مصر کے فرمان گیا کہ ٢٠ ہزار سپاہ واسطے لڑائی
روسیون کے بھیجدی اوس نے پہلو تہی کیا آخر روس نے قرص
طبراق - ارض دوم لی لئے اور صالح پاشا حاکم ارض
دوم کا دشمنون کی قید مین آگیا حسین پاشا جو شہر
شوملا مین معہ فوج مقیم تہا چند بار فوج دشمن کے ساتہہ
لڑا مگر داد شجاعت دیکر اپنی جگہ سے نہ ہلا آخر کار یہہ ہوا کہ ایم
براطود دو سیبی درمیان ١٢٤٥ھ ١٨٢٩ع کی ایک لاکہہ ساٹہہ
ہزار سپاہ لیکر شہر ادرنہ پر آیا اور اوسکو فتح کرلیا سرداران قیصری
بہت متشوش ہوئے ایلچی صلح کے واسطے روانہ کئے آخر سال مین
صلح ہوگئی روس نے جو جو شہر قیصر دوم کے فتح کرلئے تہے چہوڑ دیئے
اور اپنے ملک کو معاودت کی سلطان دشمنون کے ہاتہہ سے
نجات پاکر متوجہ طرف آبادی ملک اور آرائش فوج کے ہوا محمد علی

١٢٤٥ھ

١٨٢٩ع

پاشا سے خراج مصر کا طلب کیا محمد علی نے جواب صاف دیدیا کہ خراج
مصر کا لشکرکشیون مین صرف ہوگیا اب میرے پاس کچھہ باقی نہین ہے
اُسیوقت مین فرانسیسون نے موقع پاکر جزائر مغرب فتح کر لئے طاہر
پاشا اُن کے چھڑانے کے واسطے گیا مگر بے نیل مرام واپس آیا
بعد ازان درمیان سنہ ۱۸۳۰ع کے جبکہ سلطان خانگی فتنون کے رفع کرنیکی
درپے تھا اور اصلاح لشکر اور امور سلطنت کے کامون سے فارغ نہین ہوا
تھا یکایک محمد علی پاشا حاکم مصر نے اپنے بیٹے ابراہیم پاشا کو تیس ہزار
سپاہی دیکر شہر عکہ بھیجا اور دریا کی راہ جہازات جنگی بھی روانہ
کئے سلطان نے یہہ بات سنکر نہایت غضبناک ہوکر حسین پاشا کو
اُسکی تنبیہ کے لئے روانہ کیا ابراہیم پاشا قبل پہونچنے فوج سلطانی کے
عکہ اور صیدا اور بیروت فتح کرکے دمشق کو مراجعت کرگیا تھا
وہان جاکر اُسنے علی پاشا والی دمشق کو شکست دی اور دمشق
فتح کرلی پھر جانب حمص کے دوڑا وہان پر محمد پاشا والی حلب سے
جو بموجب حکم سلطان کے مقابلہ پر آیا تھا جنگ شروع ہوئی اور

سنہ ۱۸۳۰ع

بڑی لڑائی ہوئی ہزار ہا سپاہی جانبین کے مارے گئے آخر والی حلب
نے شکست کہائی اور لوٹ کر چلا گیا اور حسین پاشا سے جا ملا پہر دونو سردار
ملک حلب مین گئے اہل حلب نے دروازہ بند کر لیا مجبور ہو کر انطاکیہ
کو گئے اُنکے بعد ابراہیم داخل حلب ہوا اُسکا استقبال کر کے شہر
والے اندر لیگئے ابراہیم تہوڑی مدت وہان ٹہر کر انطاکیہ کو گیا پہر
حسین پاشا سے لڑائی ہوئی سلطان روم نے ابراہیم کے فساد کی خبر
پا کر رشید پاشا کو جو صدر اعظم تہا معہ لشکر جرار کے روانہ کیا رشید سے
نواح قونیہ پر لڑائی ہوئی تمام دن لڑائی ہوتی رہی رات کو صدر
اعظم اپنے لشکر کے سرداروں کے خیمہ مین گیا اور صلاح کی کہ علی الصباح
لڑائی ہونی مناسب ہے مردمان نمک حرام نے اُسکو پکڑ کر حوالہ ابراہیم
کے کر دیا ابراہیم بڑی عزت سے پیش آیا اور اُسکو قسطنطنیہ جانے
کی رخصت دی سلطان نے پہر فوج جمع کی اور درمیان سنہ ۱۸۳۹ء ۱۲۵۵ھ
بسر کردگی حافظ پاشا کے ابراہیم پاشا کی تنبیہ کے واسطے روانہ کی اثنائے
راہ مین ابراہیم سے مقابلہ ہوا حافظ پاشا نے اُسکو شکست دی

سنہ ۱۸۳۹ء ۱۲۵۵ھ

اور اپنے خیمہ مین تہ یا ابراہیم پاشانے ایک ٹیلہ پر توپین چڑہاکر لشکر رومی
پر آگ برسانی شروع کی حافظ پاشانے شکست کہائی ابھی
تک یہہ قصہ طے نہونے پایا تہا کہ سلطان روم کو ملک الموت
نے طلب کر لیا وہ درمیان سنہ ۱۸۳۹ع (۱۲۵۵ھ) کے فوت ہوا ٭

سلطان عبد المجید خان
ابن سلطان محمود

یہہ بادشاہ بعد وفات اپنے باپ کے تخت خلافت پر
بیٹھا اُسنے فوراً لشکر کثیر واسطے تنبیہ و تادیب ابراہیم پاشا اور
اُسکے باپ محمد علی پاشا والی مصر کے روانہ کیا حاکم مصر نے
یاوری طالع سے صلح اختیار کی اور بغاوت چھوڑکر مطیع ہو گیا
بعد ازان اس سلطان نے تمام شاہان نصاری سے صلح کر لی اور اپنی
فوج قواعد دان کی ترتیب اور آراستگی مین مصروف
ہوا اور ہر طرح سے رعایا مین امن کر دیا اُسکے وقت مین فتنہ
کی بنیاد اوکھڑ گئی یہہ سلطان ۲۳ اپریل سنہ ۱۸۲۳ع مین پیدا ہوا او

دوم جولائی سنہ ۱۸۳۹ء مین تخت پر بیٹھا وہ بہت بڑا عیاش تھا اسکی
پاس چھہ سو عورتین خوبصورت محل سرا مین داخل تھین رات دن
عیش و عشرت مین عورتون مین مشغول رہتا تھا انگریزون کا تقرب اسکو
وقت مین بہت تھا اکثر بندرگاہون پر عرب سے لیکر سرحد مصر تک
انگریزون کا اجارہ تھا۔ اُس کے وقت تمام قلمرو مین ۱۸۴۹ مین جابجا
گرجا تعمیر ہوئے اور خرید و فروخت کنیز و غلام کے بالکل مسدود ہو گئے
چنانچہ یہی سبب تھا کہ مکہ معظمہ اور جدہ پر نوبت کشت و خون کی ہوئی
تھی وجہ اسکی یہہ ہوئی تھی کہ وکیل انگریزی نے کئی برس تک عربونکو
جدہ کے بندر پر بسبب بردہ فروشی کے قید کر رکھا تھا عرب لوگ بسبب
اپنی حمیت جبلی کے ناراض ہو گئے اور کئی انگریزون کو معہ وکیل [illegible]
عربون نے قتل کر دیا اسواسطے ایک جہاز جنگی انگریزونکا سنہ ۱۸۵۸ء جدہ مین آیا
اور توپ لگا کر کئی مکان جدہ کے مسمار کر دئیے بعد ازان شہر مین گھس کر اُن عربونکو
جنہون نے یہہ فساد کیا تھا پکڑ لیا اور ترکون نے اُنکی مدد دی پھر اُن قاتلونکو
بکری کی طرح ذبح کیا اسپر عرب لوگ اسلامبول مین فریادی ہو کر

گئے سلطان سنے اونکی فریاد کچھہ نہ سنی بلکہ او نکو قید کر لیا اور محمد ابن عون شریف مکہ کو معزول کر کے اسلام بول مین طلب کیا اوس پر یہہ جرم ٹھہرایا کہ اوس کے اشتعال سے مکہ کے لوگ سلطان روم کا حکم نہین مانتے ہین اور بیع و شرا لونڈی و غلامون کی جایز کر رکہی ہے

سب سے بڑا ہنگامہ اس بادشاہ کے وقت مین روس سنے درمیان ۱۸۵۶ء سنہ ۱۲۷۲ھ کے کیا تہا اوس کے مقابلے کے واسطے عمر پاشا سپہسالار روم کا گیا انگریز اور فرانسیس نے سلطان روم کو مدد دی بڑی بہاری لڑائی تین برس تک رہی جسمین بیشمار آدمی مارے گئے اور خدا نے سلطان کی عزت رکھہ لی —

اس بادشاہ سنے عمارت مسجد نبوی اور حرم مدینہ کے بہت روپیہ خرچ کر کے نہایت عمدہ اور نفیس بنائی ہے اسی بادشاہ کے عہد مین درمیان نصاریٰ اور اہل اسلام ملک شام کی بہت خونریزی ہوئی مگر غلبہ مسلمانون کا رہا ۱۲ تاریخ ماہ ذی الحجہ ۱۲۷۷ھ سنہ ۱۸۶۱ء انتقال پایا اوس کی قبر مسجد سلطان احمد مین برابر قبر سلطان محمود کے بنائی گئی ہے —

سلطان عبدالعزیز خان

قیصر دوم

یہہ بھائی عبدالمجید خان کا ہے باتفاق ارکین سلطنت وعلماء روم کے
۲۶ جولائی ۱۸۶۱ء مین تخت سلطنت پر بیٹھا اوس کی پیدایش ۹ جولائی
۱۸۳۰ء مین ہوئی جسوقت تاج قیصری سر پر رکھا سب سے اول اوسنے
یہہ کیا کہ جسقدر عرب لوگ قیدخانہ روم مین تھے سب کو رہا کر دیا اور
فرامین اپنی جلوس کے تمام قلمرو مین بھیج دئیے اور جو عہدہ دار سست اور
خاین تھے اونکو معزول کیا اور مردمان کارگذار سلیقہ شعار کو اونکی جگہہ مقرر
کیا بندرگاہون کا اجارہ انگریزون کو دینا بند کردیا اور انتظام مالی اور ملکی
مین خود متوجہ ہوکر بہت شعور اور دانائی سے ترتیب اور تہذیب کی افواج
بحری اور بری جنگی اور جہازات اور اسباب وآلات جنگ کے مہیا کرنی
مین بدل مصروف ہوا تار برقی آہنی سڑک اپنے ملک مین جاری کی او
شاہ ایران ناصرالدین شاہ سے رسم اتحاد مستحکم کی اور سیر وسفر کا کرنا اپنے
ملک مین برخلاف سلاطین ماضیہ کے پسند کیا چنانچہ مصر اور اسکندریہ

۱۸۳۰ء

۱۸۳۰ء

کی اسیر کی اور پہر مراجعت کرکے جتنی عورتین عبدالمجید خان
شاہ مرحوم کے تہین اونکو بعد انقضاے ایام عدت کے اجازت دیدی
کہ جس سے چاہین نکاح کرلین اور خود بہی راغب سواے اپنی ایک منکوحہ
کے کسی عورت کی طرف نہین ہے یہہ بادشاہ تمام سلاطین قیصر گذشتہ سے
نہایت نیک اور عقیل اور پارسا ہے اسوقت مین یہی بادشاہ روم کے ہین

علم ادب ترکی زبان کا

آجکل ترکی زبان کے تین خاندان موجود ہین یہہ تینون ایک ہی باپ
کی اولاد مین اول ترکی زبان بخارا وخوقند وخوارزم ویارقند
وغیرہ کی ہے پہر یہہ ترک جبکہ چنگیز خان اور ہلاکو اور تیمور کی فوج
مین بہرتی ہوکر ایران مین رہے تو اونکی زبان مین بہت الفاظ اور
محاورات فارسی کے مختلط ہوکر کچہہ اور ہی ڈہنگ کی زبان ہوگئی ہے
بعد ازان وہ ہی ترک لوگ جو بدولت سلاطین روم کے قسطنطنیہ
مین پہنچے اور اوس طرف کے زبانون کے الفاظ اور محاورہ بہی

اوسمین اونهون نے غنے ملائے تو وہ زبان کچهہ اور ہی ڈہنگ کی کہلای
دیتی ہے یہہ تین قسم کی ترکی ہے زبان یوغر جونہایت قدیم اور خاص
زبان ہے اور اب تک یارقند کاشغر اور قمل مین بولی جاتی ہے
اوسکے حروف تہجی اور ہی طرح کی ہین -
رسالہ قودت قبلك یعنی علم السلطنت درمیان عہد الپ ارسلان
کے ۱۰۶۷ سنہ مین درمیان ترکی کے تصنیف ہوا - ترکستان وسیع ۱۰۶۷ سنہ
حصہ مین جغتائی ترکی کا میدان بہت وسیع ہے اوس زبان کے چند کتب مذکورہ الذیل
یوروپ مین شایع ہین توزك تیموری کہ امیر تیمور نے خود تصنیف
کی ہے واقعات بابری جو سلطان بابر کی تصنیف کی ہوئی ہے نوادیخ
حسب ونسب ترکان مصنفہ ابو الغازی بہادر خان شاہ خوارزم
میر علی سیر ہم مصری مولوی جامی جو ہرات کا حاکم رہا ہے اوس نے
ایک بہت بڑا دیوان اور خمسہ نظامی کا جواب اور علاوہ اسکے اور
بہت سے کتابین ترکی مین لکھی ہین قبچان اور قرغن وغیرہ گروہ
صحرائی کے زبان مین علم بہت کم ہے خراسان مین زبان

ترکی درباری ہوگئی ہے دربار قیصر روم مین بہی اس زمانہ مین ترکی بولی جاتی ہے اور آج تک یہ زبان بہت علوم پر قابض ہوچکی ہے عثمان اور اوس کے جانشینون کے عہد مین بہت کتابین عربی اور فارسی۔ یونانی اور لاطینی ترکی زبان مین ترجمہ ہوئے ہین چنانچہ محمد ثانی نے بلوتارک کا ترجمہ یونانی زبان سے ترکی مین کروایا اور سلیمان اوّل نے فیثاغورث کی ایک کتاب کا منلڈیو کا ترجمہ ترکی مین کروایا ارسطو اور اقلیدس کی تصنیفات زبان ترکی مین ترجمہ ہوئین مصطفی سوم کے حکم سے میکیاولی اطالیا نے جسکا نام پرنس ہے اور فریڈرک ثانی شاہ پرشیا کی کتاب جسکا نام انیٹی میکیول ہے ترکی مین ترجمہ کروایا۔ زمانہ حال مین کئی کتب زبان انگریزی جرمن فرانسیسی سے علم تاریخ وجغرافیہ قرابادین کیمیا۔ ریاضی اور علم الحرب وغیرہ کی زبان ترکی مین ترجمہ ہوئے ہین

بلوتارک ایک یونانی مورخ ہے اوس نے ۴۶ یونانی اور رومن مشاہیر کا تذکرہ لکھکر بڑی شہرت حاصل کی ہے۔

ترکون کی زبان دانی قدیم اگرچہ بہ نسبت عربی کے نہو تاہم لایق
قدر کرنے کے ہے جسم بہائی بایزید ثانی کا اور سلیم اور بایزید
ثانی کے بیٹی یعنی سلیمان ثانی واحمد سوم اور مصطفے سوم بڑی
مشہور شاعر گذرے ہین اونکی تصنیفات بہی ہمارے ہاتہہ آئے
ہین سب سے مشہور شاعر قدیم ترکی زبان کا عاشق پاشا ہے جو عثمان خان
غازی اور ارخان کے عہد مین زندہ تہا — بایزید ثانی
کے عہد حکومت مین شعرای مندرجہ ذیل مشہور گذرے ہین نجاتی
اپنے زمانہ مین بے نظیر شاعر تہا جس نے کئی عربی کتابون کا ترجمہ
ترکی مین کیا ہے مسیحی جسکی بہار کا ترجمہ سر ڈبلیو جونس اور
بیرن ھمیر نے اپنے زبان مین کیا اوس کی نظم ایک بہت اچہا
عمدہ نمونہ ترکی نظم کا ہے آفتابی ومنیوی اور شاہزادہ کورکد
اور شاعرہ مہری متوطنہ اماسیا کی یہ تمام شعرا د ترکی کا بڑا
جہنڈا جو تین دفعہ سلطنت روم کا صدر اعظم ہوچکا اوس نے سنہ ۱۶۰۰ء ۱۰۰۸ھ
مین وفات پائی اوس کے دیوان کا وان ھمیر نے درمیان

۱۸۲۵ء

۱۸۲۵ء کے ترجمہ کیا ہے بنی افندی - سید رفعت

اور راغب پاشا صدی گذشتہ مین مشہور شاعر گذرے ہین

راغب پاشا وزیر اعظم عثمان سیوم کا تہا اور بڑا مشہور مورخ اور

شاعر گذرا ہے اوسکے ہموطن اوسکو دوم کا ملک الشعراء کہا کرتے تہے

ترکی مورخون کی تعداد بہی بہت ہے اون مین سے اکثر مصنف

بسبب انصاف طبیعت اور فراست طبع اور طرز فصاحت اور اختصار

عبارت اور لطف کلام کے قابل تعریف ہین منجملہ اون کے علی

ہے جو معصر بکی کا تہا جسکی کتاب کنہل اخبار یعنی معدن تواریخ

۱۵۹۷ء

ہے جو ۱۵۹۷ء مین ختم ہوے یہہ کتاب زبان ترکی کے تواریخ

مین زمانہ قدیم اور متوسط کی بابت ایک عمدہ آئینہ انگلستان کا ہے اسکا

مصنف عیسائیون کا حال بڑے انصاف سے لکہتا ہے سلاک

زاد نے ایک کتاب مسمی تاریخ علی عثمان نے سلاک زاد لکہی

ہے اگرچہ وہ کتاب بہت مختصر ہے مگر نہایت صحیح تاریخ خاندان

۱۶۲۴ء

عثمانیہ کی ہے ۱۶۲۴ء مین ختم ہوئی ہے - پچوی نے ایک

تاریخ سلیمان اوّل اور دوم کے عہد سے ۱۶۲۲ع تک لکھی ہے
حاجی خلفہ نے جو درمیان ۱۶۵۸ع مین فوت ہوا اُسکی معدوکتابین تاریخ
وجغرافیہ کے عربی اور ترکی مین لکھے ہین اُسکی تکومیلک
تواریخ باقاعدہ ہے جو مطبع ابراہیم مین درمیان قسطنطنیہ سے ۱۷۳۲ع
مین طبع ہوئی اور اوس کا ترجمہ زبان اٹلی مین درمیان ۱۶۹۷ع کے
ہوا بیون ہیمر نے حاجی خلفہ کی کتاب سلطنت الروم اور ایشیا
کی جغرافیہ کا ترجمہ زبان جرمن مین کیا ہے ـ بایزید ثانی کے
وقت سے مورخان شاہی ترکی زبان مین تاریخ روم کے لکھتے رہے ہین
پر اونمین سے مصنفان مندرجہ ذیل بہت اچھے مورخ شمار کیے
جاتے ہین ؛ ـ
ادریس یہ مورخ ۱۵۲۳ع مین فوت ہوا مصطفی جلال زادہ یہہ
مورخ ۱۵۳۳ع مین فوت ہوا ـ مفتی سعد اللہ بن ۱۵۹۹ع مین فوت
ہوا عابد پاشا درمیان ۱۶۰۱ع کے فوت ہوا نعمہ جسکی تاریخ
۱۵۹۱ع سے شروع ہوکر ۱۶۵۹ع تک ختم ہوتی ہے درمیان

۱۵۷۴ء کے فوت ہوا رشید نے اس تاریخ کو ۱۷۲۱ء تک اور

بڑھا دیا ہے — اعظم نے ۱۷۲۸ء تک لکھی ہے — اعزی

نے ۱۷۴۹ء تک تاریخ لکھی — واصف نے ۱۷۷۴ء تک

لکھی ہے +

نعیمہ کی تاریخ درمیان شہر قسطنطنیہ کے ۱۷۳۴ء مین طبع ہوئی

رشید کی تاریخ درمیان ۱۷۴۱ء کے چھپی — سبحی کی ۱۷۸۴ء

طبع ہوئی — اعزی کی بھی اسی سن مین چھپی — واصف کی ۱۲۱۹ھ

مطابق ۱۸۰۴ء کے طبع ہوئی اور دوسری بار ۱۸۲۷ء کے چھپی

واصف کی تاریخ کا کچھ حصہ زبان فرانسیس مین بھی ترجمہ ہو گیا ہے

اگرچہ سوانح عمری کی صنف ترکی مین بہت ہین پر لطیفی کے تذکرہ

کی بابت اتنا بیان کرنا ضرور ہے کہ اوسنے قریب دو سو ترکی

شاعرون کا اپنی کتاب مین حال لکھا ہے جسمین سے اکثرون کا

ترجمہ زبان جرمن مین ہو چکا ہے —

خاندان سلجوق کا بیان

یہہ خاندان ایک شخص مسمی سلجوق سے تاتار مین شروع ہوا پہلے یہہ لوگ ماوراء النہر مین رہتے تہے پہر خراسان مین جاکر بسے بعدازان جنوبی ایشیا مین ایرانی ۔ کرمانی اور رومی لقب سے حکومت کرتے رہے مورخین ایشیا انکی اصل یون لکہتے ہین کہ سلجوق بیٹا دقاق کا تہا جو کہ بیگو قبچاق تاتاری کے افسرون مین سے جو بحیرہ شام کے قریب بستی تہی بڑا بہادر اور سب سے دل چلا تہا جب اوسکا باپ مرگیا تو بیگو نے سلجوق کی پرورش صرف اس خیال سے کی کہ وہ اپنے باپ کے موافق بہادر نکلے گا اور ایسا ہی ہوا مگر جب سلجوق کی بہادری اور شجاعت مشہور ہوگئی اور وہ اپنے مالک سے خودسری اور گستاخی سے پیش آنے لگا تب بیگو نے اوس کو اپنے ملک سے نکالدیا سلجوق نے وہانسے نکلکر سمرقند اور اوسکی نواح مین ایک چہوٹی بادشاہت قایم کی اور خود مسلمان ہوگیا

اوسکی بدولت اسلام اوس نواح مین پہیلا ایکسو سات برس کی عمر مین
ایک تاتاری کے ہاتہہ سے مارا گیا اوسکے کئی بیٹے تہے مگر
سب سے مشہور دو ہین ایک محمد طغرل بیگ دوسرا داود جعفر بیگ
جنہون نے اپنے چچا مسمی اسرائیل حاکم خراسان کو واسطے
صلح کرنے کے محمود غزنوی کی خدمت مین روانہ کیا تہا جبکہ اسرائیل
سلطان محمود کے دربار مین حاضر ہوا تب بادشاہ نے پوچہا کہ
سلجوقی خاندان کتنا زور آور اور قوی ہے اوس نے جواب دیا
کہ اگر مین اس جگہہ سے اپنے خیمہ کو ایک تیر روانہ کر دون تو پچاس
ہزار سپاہ سوار ون کے میری مدد کو حاضر ہو جاوے اور اگر دوسرا
تیر بہی بہیجون تو پچاس ہزار کا دستہ اور آوے اگر کمان بہیجون
تو دو لاکہہ سوار اسیوقت حاضر ہون محمود یہہ سنکر بہت حیران ہوا
اور اوس کو خراسان کے قلعہ مین قید کیا جب تک جیا رنا اوسی جگہہ
مقید رہا ۔۔

مورخین اسباب مین مختلف ہین کہ قوم سلجوقی خراسان کب گئی بعضی

کہتے ہین محمود غزنوی کے زمانہ مین آئے تہے بعضی لکہتے ہین کہ
مسعود کے زمانہ مین گئے مگر محقق یہہ ہے کہ ابوطالب محمد رکن الدین
جسکا لقب طغرل بیک ہے درمیان نیشاپور کے سنہ ۴۲۹ ہجری مین بادشاہ
ہوا یہہ سلجوقیون کا اول بادشاہ تہا بعد فتح نیشاپور کے قوم سلجوق
نے ہرات اور میرو فتح کئے بعد ازان تمام خراسان اونکے
زیر حکم ہوگیا چہبیس برس تک اوس نے بادشاہت کی اس عرصہ مین
صوبجات ایران کے فتح کئے بعد اوس کے اور جعفر بیک کے
وفات کے اوسکا بیٹا بادشاہ ہوا۔

سنہ ۱۰۳۸ء

الپ ارسلان

اس شاہزادہ نے اپنے باپ طغرل اور چچا جعفر بیک کے وقت مین
بہت شہرت جلادت اور بہادری مین پیدا کی تہی الپ ارسلان کے
معنی دلاور شیر نر اوسکا اصلی نام اسمٰعیل ہے جب اوس نے اسلام
اختیار کیا تو خلیفہ قایم بامر اللہ کے طرف سے اعزاز الدین

اوسکو خطاب ملا - شروع ایام سلطنت مین اوس نے سرکشون

اور باغیون کا بخوبی بند وبست کیا ۴۶۲ھ مین جھیل وان کے — سنہ ۱۰۷۰ع

نزدیک شہر اخلاف پر یونانیون کو اوس نے بہاری شکست دی

اور درمیان ۴۶۳ھ کے شاہ یونان رومانس دائوجینس کو جو کہ خود — سنہ ۱۰۷۱ع

فوج کشی کر کے اوس پر آیا تہا شکست دی اور بادشاہ کو زندہ گرفتار

کر لیا مگر بسبب فیاض دلی کے بادشاہ کو رہا کر دیا اسی سبب مصنفان مشرقیہ

اوسکو بہادر فیاض اور عظیم الشان بادشاہ اپنے کتابون مین لکھتے ہین

الپ ارسلان بعد فتح کرنے جارجیہ کے ترکستان کے فتح کرنے کو

گیا اس مہم مین اوس نے تمام عمر اپنی خرچ کی ترکستان کے قلعہ مین

جو حاکم وہان کا محصور تہا اوس نے بڑی بہادری سے اوسکا مقابلہ

کیا آخر کار جب قلعہ فتح ہوا تو وہان کے حاکم پر بہت خفا ہوا اور بہت ہی

برا بہلا اوسکو کہا یہہ الفاظ دشنام کی اوس حاکم مقید کو ایسے جوش

غضب مین لائی کہ اوس نے تلوار کہینچ کر الپ ارسلان پر ایک

زخم کاری ایسا لگایا کہ اوسی زخم کے صدمہ سے چند ساعت کے

۱۰۶۳ع — بعد فوت ہوا۔ دوس برس اوس نے سلطنت کی یہہ واقعہ سنہ ۱۰۶۳ع مین ہوا۔

ملک شاہ معز الدین
ابو الفتح ابن الپ ارسلان

۱۰۷۳ع — بعد وفات اپنے باپ کے درمیان ۱۰۷۳ع کے تخت نشین ہوا اور
سب سے پہلے اپنے دو چچاؤن کو جنہون بغاوت کی تہی قید کیا جب اسکو
معلوم ہوا کہ فوج بگڑنے والی ہے اور ایک اوسکے چچا کو اپنا سرپرست

۱۰۷۵ع — اور سردار بنایا چاہتی ہے اوسوقت اوس چچا کو زہر دلوا کر مار ڈالا ۱۰۷۵ع
مین اوسکے سپہسالار افتیش نے دمشق اور بہت بڑا حصہ شام کا فتح
کیا مگر مصر کے فتح کرنے مین کامیاب نہوا ملک شاہ نے درمیان
۱۰۸۰ع کے ماوراء النہر کو اپنے زیر حکم کیا اور بعد دو سال کے
ابراہیم غزنوی سے جو ان بادشاہ غزنی کا تہا حملہ
کرنے کا ارادہ کیا۔

۱۰۹۰ع — جبکہ ۱۰۹۰ع مین ملک شاہ کو حشاشین کی فیروزمندی اور غلبہ کی

خبر پہنچی تو ایلچی یہہ سمجھکر اوسکی خواہان صلح کا یہہ اتہو تھوڑے عرصہ کے بعد

اس فرقہ کے ایلچی نے جو حسن بن صباح کی طرف سے آیا تھا

نکالا اور جو کہا ہے نظام الملک وزیر کو قتل کیا اور ملکشاہ

نے بھی [illegible] مہینے میں وفات پائی [illegible] گئے ہیں سلجوقیون ۱۰۹۲ء

میں سب سے [illegible] ہوا ہے —

برکیارق ابن ملک شاہ سلجوقی

یہہ بڑا بیٹا ملک شاہ تخت کا وارث اور حقدار تھا پر اوسکا باپ

چھوٹے بیٹے محمود کے واسطے وصیت تخت کی کر گذرا تھا

اوس لڑکے کی عمر چھہ برس کی تھی اوسکی والدہ تا بالغ ہونے اوس

لڑکے کی اوسکی سرپرست حسب وصیت بادشاہ کے مقرر ہوئی وہ بیگم

اصفہان مین رہتی تھی برکیارق نے اوسکا محاصرہ کیا اس موقعہ پر

ملکہ نے ڈر کر سلطنت کی تقسیم کر دی کہ اصفہان اور اوسکا گرد و نواح

محمود کا رہے اور باقی تمام سلطنت برکیارق کی ہو اوسکے بچہ کی عمر نے

وفات کی چند روز مین وہ مرگیا اوس وقت تمام سلطنت برکیارق کے
ہاتھ آگئی بعد ازان اوسنے اپنی چچا تاج الدولہ حاکم شام سے مقابلہ
۱۰۹۵ء کیا اور ۱۰۹۵ء ۴۸۸ھ مین اوسکو شکست دی اور قتل کیا۔ ۴۸۸ھ
تین برس کے بعد اوسکے بھائی محمد نے سرکشی کی اور حاکم عراق
۱۱۰۲ء کا ہوگیا ۱۱۰۲ء ۴۹۶ھ مین دونون بھائیون نے ملکر حکومت کی تقسیم کرلی ۴۹۶ھ
آخر سنہ مذکور مین اس بات پر صلح ہوئی کہ ملک شام۔ عراق عربی
موصل۔ اذربیجان اور ارمینیہ مین محمد حاکم رہے اور
باقی ملک زیر حکم برکیارق کے رہے مگر اسی سال مین برکیارق
نے وفات پائی اور اوس کے بعد اوس کا بیٹا مالک شاہ
قابض تخت و تاج ہوا اسی زمانہ مین عیسائی مجاہدین جہاد کرنیکے
واسطے ملک شام مین آنے تھے۔

فارس

جبکہ اہل اسلام نے ملک فارس فتح کیا تو دو برس تک کا حال

پردہ ظلمت مین ہے جبکہ اہل فارس نے مذہب اسلام قبول کیا اور
علوم عربیہ سیکہنے لگے اسوقت یہہ ملک ایک صوبہ خلافت اسلام
کا تہا یہانتک کہ خاندان بنی عباسیہ مین لڑائی ہوئی اور بنی امیہ کی اولاد
سے مارے جانے شروع ہوئے اوسوقت سے جسقدر کہ سلطنت
اسلام مین ضعف آتا گیا اور تقسیم ہونے لگئے اوسیقدر اسمین بہی خودسری
کی روح تازہ ہوتی گئی یعقوب ابن الیاس نے بادشاہت کی بنیاد اس
ملک مین از سرنو ڈالی اور سنہ ۸۶۶ع ۲۵۲ہ مین ملک خلفا کی حکومت سے نکالکر
تمام ملک فارس کا شہر شیراز دارالسلطنت مقرر کیا

سنہ ۸۶۶ع

بعد ازان بہائی یعقوب کا سمی عمر جو اسکا جانشین تہا اوسکو تاتاری
کے خاندان سامانی نے درمیان سنہ ۹۰۰ع ۲۸۷ہ کے مغلوب کیا یہہ قوم تاتاری
خراسان اور ماوراء النہر مین سنہ ۹۹۹ع ۳۸۹ہ تک حکومت کرتی رہی مگر
مغربی حصہ فارس تہوڑی مدت کے لئے پہر ماتحت خلفاء کے ہوگیا
جبکہ خلفاء عباسیہ بالکل تباہ ہوگئے تو مغربی حصہ فارس کا پہر حلقہ
خلافت سے نکل گیا اور بویہ کے تین بیٹون احمد الدولہ —

سنہ ۹۰۰ع

سنہ ۹۹۹ع

رکن الدولہ۔ اور معز الدولہ کے ہاتھہ آگیا جنہون نے
اوسکو آپس مین تقسیم کرلیا
معز الدولہ نے بغداد پر قبضہ کیا اور امیر الامراء کا لقب اختیار
کرکے خلیفہ کو اور اوسکی سلطنت کو اپنے ماتحت کرلیا
عماد الدولہ کی موت کے بعد تمام سلطنت بویہ اوسکی جانشین
عضد الدولہ کے ہاتھہ آئی یہ بادشاہ اپنے زمانہ مین عظیم الشان اور
سب سے بڑا ... شمار کیا جاتا ہے اوس نے ۳۴ برس
(یعنی سنہ ۹۴۹ع سے سنہ ۹۸۳ع تک) بادشاہت کی فارس کی فیروزمندی
اور خاندان بویہ کی شہرت اوسکے عہد مین ظاہر ہوئی اُسکے
جانشینون نے اس بادشاہت کو آپس مین تقسیم کرلیا اور اندرونی
فساد کے سبب آخر کو برباد ہوگئی اور چھوٹی چھوٹی خود مختار ریاستین
قایم ہوگئین پر خاندان بویہ کی حکومت پھر بھی بغداد پر قایم
رہی جنہین لقب امیر الامراء کا جاری رہا اور جنکو یہہ اختیار حاصل
تہا کہ جسکو چاہین خلافت کی مسند پر بٹہلا دین اور جب چاہین

سنہ ۳۳۸ھ – ۳۷۲ھ

سنہ ۹۴۹ع – ۹۸۳ع

معزول کردین

دوسری شاخ جو فارس کے مشرقی حصہ مین حاکم تہی وہ محمود غزنوی
کا خاندان تہا جسکی ۱۰۰۰ برس پیشتر کابل خراسان مین اس خاندان
کی بنیاد قایم کی جبکہ سامانی سلطنت برباد ہوگئی تو غزنوی خاندان
کی بنیاد سلطنت اسلام کی ہندوستان مین قایم ہوئی اور قریب تہا
کہ تمام فارس اوسکی اور اوسکی اولاد کے ہاتہ آجاتا مگر اوس وقت اندرونی
ایشیا سے سلجوقی تاتاریون نے جو ابتدا مین غزنوی شاہزادون
کے ماتحت تہی خود مختار ہوکر مسعود ابن محمود کو نیشاپور کی
قریب شکست دیکر ۱۰۴۰ع مین غزنویون کو اودہر سے ہٹا
دیا جسکے سبب تمام فتوحات ہندوستان اور افغانستان ہی
تک محدود رہی اور اپنے بادشاہ طغرل بیگ کو اون لوگون نے
فارس پر قابض کر دیا اوسنے ۱۰۵۵ع مین بغداد عراق اپنی
بادشاہت مین شامل کرلیئے اور خلافت کی محافظت اچھی طرح
پر کی بعد ازان امیر الامراء ملک رحیم کو جو آخر بادشاہ خاندان

۱۰۴۰ع

بویہ سے تہا تخت سے اوتار دیا الپ ارسلان جو طغرل بیک
کا بیٹا تہا اوسکے اور اُسکے جانشینون کے وقت مین فارس کی
بادشاہت کو رونق اور شوکت حاصل ہوئی اور اوج ترقی پر پہنچے اوسکے بیٹے
جلال الدین ملک شاہ کے وقت سلطنت فارس کو بڑی شان
حاصل ہوئی اوسکے عہد مین ۱۵ تاریخ مارچ سنہ ۱۰۹۲ء / ۴۸۵ھ سے سنہ جلالی شروع
ہوا ہے مگر بعد وفات پانے ملک شاہ کی یہہ سلطنت منقسم ہو گئی
اور اوسکے بیٹون مین تنازع قایم ہوا اور جبکہ کرمان - اناطولیہ
اور شام مین حکومت علیحدہ علیحدہ ہو گئی تب شاہ سنجر ابن ملک شاہ
نے درمیان سنہ ۱۱۱۸ء / ۵۱۱ھ کے اپنے باپ کے تخت پر بیٹہ کر صرف فارس کے
حصہ مشرقی پر اپنی حکومت کو محدود کر لیا آذربیجان - فارس - لارستان
وغیرہ صوبے جنکے حکام کا خطاب اتابک تہا پہلے وہ لوگ نایب سلطنت
کہلاتے تہے اب خودسر ہو گئے اور مدعی بادشاہت کی ہو گئے
اسی اثناء مین درمیان اوس حصہ کے جو بحیرہ شام کی جنوب مین
واقع ہے ایک مشہور فرقہ اسمعیلیہ یا حشاشین جنکا ذکر اوپر مفصل

سنہ ۱۰۹۲ء — سنہ ۴۸۵ھ

سنہ ۱۱۱۸ء — ۵۱۱ھ

ہوچکا ہے ملک شاہ کے وقت سے رہتا تہا اونکی خدائی فرقہ سے کسی

نے ۵۵۱ھ ۱۱۵۶ع ملک سنجر کی موت ہوئی اس بادشاہ فارس کے مرنے

کے بعد جہگڑے اور نزاع قایم ہوئی خلفاء عباسیہ نے موقع پاکر بغداد

اور عراق کو پہر اپنے قبضہ مین کرلیا اگرچہ طغول سوم پہر ۵۷۱ھ ۱۱۷۵ع اپنے

قابض ہوا لیکن تکش شاہ خوارزم نے جوکہ سلطان سنجر کے وقت مین نایب

تہا سلجوقیون سے باغی ہوکر ماوراء النہر اور خراسان مین اپنی حکومت

قایم کی طغول سوم کو شکست ہوئی اور ۵۹۰ھ ۱۱۹۴ع مین مقتول ہوا

اُسوقت مین ملک فارس سلاطین خوارزمیہ کے تحت حکومت ہوگیا

تہا اِن بادشاہون نے اپنی سلطنت بحیرہ شام اور جہیل نورال

سے لیکر دریاے سندھ اور خلیج فارس تک بڑہا لی تہی یہہ خاندان تہوڑے

دنون تک رہا محمدؐ جوکہ جانشین تکش کا تہا اپنے ایک حاکم کی بد

چلنی کے سبب مغلون کے حاکم چنگیز خان کی آفت مین خود پہنس گیا

تہا جسنے ۶۱۵ھ ۱۲۱۸ع مین فوج کشی اُسپر کی کہتے ہین کہ سات لاکہہ آدمی

کی فوج محمد پر لیکر چڑہائی کی تہی اور وہ لڑائیون مین محمدؐ کو

۱۱۵۶ع

۱۱۷۵ع

۱۱۹۴ع

۱۲۱۸ع

ایسا بہگایا کہ اوسنے بحیرہ شام کے کسی جزیرہ میں جا کر پناہ لی اور اوسیجگہ

سنہ ۱۲۲۰ء سنہ ۶۱۷ھ

سنہ ۱۲۲۰ء سنہ ۶۱۷ھ مین فوت ہوا

اوسکا بیٹا جلال الدین کئی سال تک بڑی بہادری سے ہنگامی برپا

سنہ ۱۲۳۰ء سنہ ۶۲۷ھ

کرتا پہر آخرکار سنہ ۱۲۳۰ء سنہ ۶۲۷ھ وہ بہی مرگیا اوسکے مرنے پر سلطنت خوارزمی

برباد ہوگئی اور ملک فارس مغلون کے ہاتہ آگیا۔ جبکہ سلجوقیون نے

فارس کو فتح کیا تہا تو بسبب ہونے ہم مذہب اور ہم اطواری اونکے

ساتہ بہت نرمی اور رفاقت سے سلوک کرتے تہی مگر مغل جو مذہب اسلام

اور تہذیب اسلامیہ سے متنفر تہے جہان جہان اونکی حکومت بڑہتی اور

پہیلتی گئی بہت بیرحمی اور خونریزی سے پیش آتے گئے چنگیز خان

کے بعد فارس اوسکے پوتے ہلاکو خان کے حصہ مین آیا جسنے

سنہ ۱۲۵۸ء سنہ ۶۵۶ھ

سنہ ۱۲۵۸ء سنہ ۶۵۶ھ مین اس ملک کو فتح کرکے خاک مین ملا دیا اور آخری خلیفہ

عباسی کو قتل کرکے بموجب بیان فارسی مورخون کے ۸ لاکہہ

باشندگان بغداد کو تہ تیغ بیدریغ کیا

ہلاکو خان کا خاندان فارس مین ۷۸ برس تک حکومت

کرتا رہا اباقاان اوسکا بیٹا سنہ ۱۲۶۴ع ۶۶۲ھ سے سنہ ۱۲۸۲ع ۶۸۱ھ تک وہان کا حکمران
رہا اوسنے انطاکیہ کی سلجوقی شاہزادون کو اپنے ماتحت کیا
اور ملک شام اور پیلسطائن فتح کرنیکے واسطے عیسائیون سے صلح کرلی
لیکن اوسکی فوج نے غلامان کے ہاتھہ سے کئی بار شکست پائی اور چند روز
حکومتون مین کیخاتو کی حکومت کا لکھا ضرور ہے جسنے سنہ ۱۲۹۴ع ۶۹۳ھ
مین درمیان فارس کے نوٹ جاری کیے جو کہ ابتک جاری رہی
شام پر پھر حملہ ہوا مگر کچھہ کام نہ نکلا غازان کے عہد مین جو خاندان
ہلاکو سے سنہ ۱۲۹۵ع ۶۹۴ھ سے سنہ ۱۳۰۴ع ۷۰۳ھ تک حاکم رہا یہہ پہلا بادشاہ
ہے جسنے تاتار کے خان اعظم سے منحرف ہوکر مذہب اسلام اختیار کیا
اسکے بھائی اور جانشین الجایتو خان جسکو خدا بندہ بھی کہتے ہین سنہ ۱۳۰۴ع ۷۰۳ھ
سے سنہ ۱۳۱۶ع ۷۱۶ھ تک فارس پر حکومت کرتا رہا اوسنے مشہور شہر
سلطانیہ آباد کرکے دار الخلافت بنایا مگر اوسوقت صاحب جرأت
اور ہمت مغل تمام ملک کے حکومت مین اپنے ماتحت کرنا چاہتے تھے اور
ابو سعید بہادر الجایتو خان کا بیٹا جو کہ ہلاکو سے آٹھوین پشت مین

تہا اخیر بادشاہ اِس خاندان کا تہا جسنے کچہہ دنون حکومت کی ہے
فارس اب چہوٹے چہوٹے خاندانونمین منقسم ہوگیا جو ہمیشہ کٹتے
مرتے رہتے تہے وہ خان جو بغداد عراق اور آذربیجان وغیرہ پر قابض
تہے ان سب شاہزادون سے قوی تر تہے مظفر فارس اور شیراز
کا حاکم تہا سربداذ ملوش کرمن وغیرہ خراسان اور اوسکے گرد و نواح مین
حکومت کرتے تہے آوارہ گرد اور غارت گر قوم ترکمان جو حال کی فارس
کی قوم کی بنیاد ہین بے مہار بڑہے پہرتے تہے
فارس کا اوسوقت مین یہی حال تہا کہ ایک نیا حاکم اوسپر آپہنچا
اوسکو تمرلنگ کہتے ہین اوسنے سب چہوٹے موٹے خاندان کو
تہ تیغ کرکے برابر کردئے اوس زمانہ مین تیمور ماوراء النہر کا حاکم تہا
مگر سنہ ۷۸۵ہجری ۱۳۸۳ مین اوسنے خراسان پر حملہ کیا تمام گرد و نواح کے شاہزادے
خود بخود اُسکے مطیع ہوگئے ۱۲ برس کے عرصے مین تمام ملک فارس کو اُسنے
اپنے زیر قلم کرلیا اور سواے مظفری شاہزادون کے شیراز کے
اوسکا کوئی سامنا نہ کرسکا اِس عرصہ مین تہوڑی مدت کے واسطے

سنہ ۱۳۸۳ع
۷۸۵ ہجری

سنہ ۱۲۸۳ء اوسکو خانان قپچاق کے روکنے کے لئے اوسکو جانا پڑا جب ۱۲۸۳ء سنہ ۷۸۵ھ
مین شاہزادگان مظفری کو اوسنے مغلوب کیا تو ۷۰ ہزار اہل اصفہان کو
تہ تیغ کرکے اونکے سرون کا ایک منارہ چنا شہر بغداد اگرچہ پہلی
سنہ ۱۴۰۱ء دفعہ اطاعت سے بچ گیا تہا مگر سنہ ۱۴۰۱ء ۸۰۳ھ مین وہان کے باشندون کو
بہی وہ ہی نصیب ہوا جو کہ مظفری شاہزادون کو حصہ ملا تہا باعث
اسکا وہ سرکشی تہی جو انہون نے حاکم فارس میران شاہ ابن تیمور
سے کی تہی امیر تیمور بہی قبیلہ چنگیزی سے تہا اوسنے
سمرقند اپنا پایہ تخت مقرر کیا اور تمام ترکستان تاتار ایران
جارجیہ - اور عراق عرب اور کچہ حصہ روس کا فتح
سنہ ۱۳۹۸ء کرکے سنہ ۱۳۹۸ء ۸۰۱ھ مین ہندوستان پر توجہ کی کابل کی راہ معمولے راستے
سے گذر کر دریائے اٹک کے اوسی گہاٹ سے جہان سے
سکندر نے عبور کیا تہا اتر کر ملتان پہنچا وہان سے پاک پٹن اجودھن
ہوتا ہوا بھٹنیر کو پہونکتا ہوا سامانہ پر پہنچکر کیتہل کی راہ دلی مین
آیا وہان سنے میرٹھ سو کہر دوار کے پہاڑون مین گہس گیا وہان سے

جن ہندون سے نے بہاگ کر پناہ لی ہتی اولتیمور دچار سخت لڑائیان

لڑا باوجودیکہ ۶۳ برس کا بڈہا تہا مگر اُن لڑائیون مین ایسا جی

توڑ توڑ کر لڑا کہ کوئی ادنی سپاہی بہی ایسا بے جگر ہوکر جان پر نہ

کہیلتا ہوگا غرض اسیطرح لڑتا بہڑتا پہاڑون کے نیچے نیچے ہوکر

جموّن مین آن پہنچا اور جس راستہ سے آیا تہا اوسی راہ سے نکلکر

روم مین پہنچا وہان پر بایزید یلدرم سے لڑکر دار الخلافت کو

مراجعت کی پہر ملک خطا کی تسخیر کو چلا راہ مین جان بحق ہوگیا

تیمور کے مرنے کے بعد اوسکی سلطنت کئی حصّون مین منقسم

ہوگئی آخر کار ۱۵۰۰ء مین اوس بادشاہت کا خاتمہ

ہوگیا

ایران اور خراسان مین شاہ صفی ایک سید بزرگ کی

اولاد سے سلطنت نے ظہور کیا اس خاندان کو خاص و عام ایران

وترکستان کے نہایت متبرک سمجھتے تہے اور دل سے اون پر اعتقاد

رکہتے تہے چنانچہ رفتہ رفتہ ایک طرف حدود روم تک اور

دوسری طرف دریائے جیحون تک تمام ملک اونکے زیر قلم ہوگیا
اول شاہ اسمعیل اور پھر شاہ طہماسپ ۔ شاہ عباس ماضی
اور شاہ عباس غازی ایسے بڑے بادشاہ اولوالعزم
گذرے ہین ۔۔ شاہ اسمعیل کی مدد سے بابر بن پوتا تیمور کا سمرقند
وغیرہ سلطنت موروثی پر قابض ہوا اور شاہ طہماسپ کی مدد سے ہمایون
نے دوبارہ سلطنت ہندوستان کے حاصل کی مگر قریب دوسو برس
سنہ ۱۱۳۵ھ کے بعد جو کہ معمولی عمر سلطنت الشیا کی ہوتی آئی ہے سنہ ۱۷۱۹ع
مین غلجیون اور ابدالی افغانون نے ایران کی سلطنت کو ضعیف کرنا شروع کیا
سنہ ۱۱۴۸ھ آخر کار سنہ ۱۷۳۶ع مین نادر شاہ نے سر اوٹھایا اور تاج شاہی سر پر رکھا
خاندان صفویہ کی نام و نشان کو نیست و نابود کر دیا اور ۱۰ برس کی
سنہ ۱۱۶۰ھ عمر مین درمیان سنہ ۱۷۴۷ع کے خود مقتول ہوا اوسکے بعد کریم خان زند
سپہ سالار نے سلطنت کو سنبھالا ۔ ۳۰ برس تک اوسکی حکومت
سنہ ۱۲۱۲ھ رہی اوسکے بعد درمیان سنہ ۱۷۹۴ع کے آغا محمد شاہ قاچار نے بہت
لڑائیان لڑکر ایران کی سلطنت حاصل کی اور اوسکے خاندان

سنہ ۱۷۱۹ع
سنہ ۱۷۳۶ع
سنہ ۱۷۴۷ع
سنہ ۱۷۹۴ع

مین ابتک یہہ سلطنت چلی آتی ہہے

اغا محمد شاہ قاچار

سنہ ۱۷۹۵ع — سنہ ۱۲۱۰ھ

اس بادشاہ نے بہت جنگ اور کوشش کے بعد درمیان سنہ ۱۷۹۵ع ایران کا تخت پایا خراسان مین کئی بار مہم کین تفلیس پر لڑائی ہوئی بہت روسی مارے گئے بعد ازان کیتھرن ملکہ روس زوجہ پطرس سوم شہنشاہ روس نے (۸۰) ہزار سپاہ کی فوج معہ جمعیت کافی توپون اور آلات حرب کے ان مقتولون کا عوض لینے کی واسطے ایران پر لشکرکشی کی جو پہلی لڑائی مین مارے گئے تھے پر بسبب اسکے کہ شاہ روس کے انتقال کے خبر اوسکے لشکر مین آگئی تھی روسی لوگ تتر بتر ہو گئے بعد ازان قلعہ شوشی مفتوح ہوا ۲۱ تاریخ ماہ ذالحجہ

سنہ ۱۷۹۷ع — سنہ ۱۲۱۲ھ

کو سنہ ۱۷۹۷ع مین یہہ بادشاہ خوابگاہ مین اون نوکردن کے ہاتھہ سے مقتول ہوا جنکے قتل کرنے کا حکم اوسنے بسبب کسی گناہ کے دیا تھا۔

فتح علی قاچار

بعد مقتول ہونے اپنے والد آقا محمد شاہ قاچار کے فتح علی شاہ قاچار
ایران کے تخت پر بیٹھا اوسکے مخالف اوسکے دو بھائی خواہان سلطنت
ہوئے بعد لڑائی اور فساد کے ایک کی آنکھیں نکلوا ڈالیں دوسرے کی
خطا ایک دفعہ معاف کی پھر اوسنے شورش کی تب اُسکو قید کیا اس
بادشاہ کے وقت میں مسعود بن عبدالعزیز وہابی نے کربلا کو تباہ
کیا اور وہانکے باشندوں کو قتل کیا

مختصر حال اس فرقہ وہابیہ کا یہہ ہے کہ عبدالوہاب نامی ایک شخص
عرب کا تھا بصرہ میں اوسنے آکر ایک عالم محمد نام کی شاگردی کی
مدت دراز تک اوسکے پاس پڑھا پھر اصفہان میں آکر وہانکے علماء سے
صرف و نحو و اصول و فقہ علم معانی وغیرہ پڑھ کر مسایل شرعیہ میں
اجتہاد کرنے لگا اور اپنے اعتقاد میں اوسنے یہہ خیال کیا کہ خدا تعالےٰ
نے رسول کو — اپنی رسالون کی ایک فہرست بھیجدے اب رسالت

پیغمبر آخر الزمان پہ ختم ہو چکی ہے انہوں نے قران واسطے عمل کرنے کو دیا اور دین اسلام کی پوری ہدایت کر دی اونکے بعد خلفاء اربعہ یعنی ابو بکر عمر عثمان علی یہ مجتہد تھے پہر امام شافعی ابو حنیفہ امام جعفر صادق وغیرہ یہ لوگ مجتہد ہوئے انہوں نے اپنے زمانہ میں استخراج مسایل کا [illegible] بہت باتیں بدعت کی اس امت مجمہ میں اب موجود ہیں ان کی طرف خیال مجتہدین کا نہین ہے چنانچہ گنبد یا قبہ کا مقبرہ پر بنانا اور اونمین آرایش ہونے اور چاندی سے کرنی اور طواف قبر کا کرنا اور قبروں پر غلاف وغیرہ چڑہانا اور زیارت کرنا قبروں کا اور وہ لوگ جو یہ باتین کرتے ہین مانند بت پرستوں کی ہین کیونکہ بت پرست ہی اپنے بتوں کی بہت تعظیم و تکریم اسطرح سے کرتے ہین اور اونکو اپنا شفیع سمجہتے ہین خالق نہین مانتے ہین اسلیے ان مسلمانوں کا عذر ہے یہہ عقیدہ اوسنے خوب تحقیق کرکے اپنے وطن کو مراجعت کی وہان جا کر عبد العزیز ایک شخص سے جو مشایخ کبار سے تہا ملاقات کی اور یہہ نیا عقیدہ اوسے بیان کیا

عبد العزیز بہی اوسکے ہمراہ اس عقیدہ مین شریک ہوا تہا
دونون نے ملکر یہ وہابیہ عقیدہ اپنے مریدون کو سکہلانا اور وعظ
عوام کو کرنا شروع کیا رفتہ رفتہ اونکو قوت حاصل ہوئی چنانچہ
دونون نے ارض درعیہ مین ایک قلعہ آباد کیا اور اوسکے اطراف
لوٹ و غارت کرنے لگے اور اوس نوح بن عبد العزیز نافذ الامر
و حاکم مسعود بن عبد العزیز کے بیٹے جب حد بلوغ کو پہنچے تو مسعود
ابن عبد العزیز کا باپ ہمیشہ عربون سے جنگ و جدل مین غالب آتا
تہا اسلئے مسعود کو سپاہ وہابیہ دیکر اوسکے باپ نے قلعہ نجف
اشرف پر روانہ کیا تاکہ وہان جاکر جنگ کرے اور مقبرہ حضرت
علی رضی اللہ کا لوٹ کرے اور مال و قیمت جو مدتون سے وہان جمع
ہے سب اپنے قبضہ مین لاوے اور ساکنین نجف اشرف کو جو اوسکے
خیال مین کافر ہتے قتل کرے اوس نے کئی حملے کئے پر وہ قلعہ فتح نہو سکا
آخر کو وہ کربلا پر گیا [illegible] اور وہان کے تہے اوسدن
شیعون کی عید غدیر تہی علے الصباح اونکے سر پر جا پہنچا جاتے

ہی قتل اور لوٹ شروع کی ۵ ہزار آدمی قتل کئے اور مقبرہ امام حسین ؑ
کا توڑ ڈالا اور جسقدر آلات زر و سیم کے اور جواہر و لالی بیش قیمت تہی
معہ اور سب اسباب کے مقبرہ مین سے لیکر اونٹ لادے چہہ گہنٹہ
تک جو کچہہ اوس سے ہو سکا اوسنے دریغ نہ کیا اور وہان سے اپنے ماوا
اور مسکن کو مراجعت کی یہہ ہنگامہ سنہ ۱۸۰۲ع ۱۲۱۷ھ

سنہ ۱۸۰۱ع سنہ ۱۲۱۷

شاہ ایران نے عبد العزیز کو لکہا کہ مسعود جسقدر مال و اسباب
کربلا سے لوٹ کر لیگیا ہے اگر وہ سب واپس نہ کیا اور بے گناہ مقتولون
کی دیت نہ دی تو موسم سرما مین تیرا قلعہ اپنے گہوڑون کے سمون سے
روند کر خاک کے برابر کر دونگا اور ایک نامہ سلیمان پاشا حاکم بغداد
کو لکہا کہ اگر سلطان روم کو ناگوار نہ گزرے تو مین بدلا مسعود
سے بندگان خدا اور مظلومان بے گناہ کا لون سلیمان پاشا نے
وعدہ کیا کہ مین خود تمام مال لوٹ کا اوس سے واپس کر لونگا اور اس
فرقہ کے لوگون کو نیست و نابود مین خود کر دونگا اتفاق سے
اوسی سال مین سلیمان کا انتقال ہو گیا

بعد ازاں سنہ ۱۸۱۱ء اس بادشاہ نے وہابیوں پر فتح پائی اور نجد

میں جاکر اُنسے لڑا وہابیوں کے قبضہ میں نجد سے لیکر بحرین

تک کا حصہ ملک کا تھا پہلے اُن کو مسقط پر شکست دی پھر

بمقام عنیزہ پر سخت لڑائی ہوئی بہت آدمی وہابیوں کے

مارے گئے +

اس بادشاہ کے وقت میں کئی بار روسیوں سے لڑائی اور

صلح ہوئی اور خراسان کے نظم ونسق میں بہت بار فوج کشی

کرنی پڑی نپولین شاہ فرانس نے ایک ایلچی واسطے رسم و بنیاد

اتحاد کے بھیجا شاہ ایران نے اُس سے محبت پیدا نہ کی انگریزوں

سے رسم اتحاد کی مستحکم ہوئی - ۱۹ تاریخ جمادی الآخر کو

سنہ ۱۸۳۴ء میں اس جہان سے انتقال کیا +

سنہ ۱۸۳۴ء

وہ بڑا کثیر الاولاد بادشاہ تھا اُسکی وفات کے بعد

پسر اور دختر اُسکی پشت سے موجود تھے +

محمد شاه قاجار

۷ تاریخ ماه رجب ۱۲۵۰ھ مین تخت نشین ہوا۔ اُسکے وقتمین
کئی بار ہرات پر لشکرکشی ہوئی اور محاصره رہا مگر فتح
نہوا افغانون نے شیعون پر جہاد کی نیت سے حملہ کیا
اسی بادشاه کے وقت مین شاه شجاع الملک انگریزون سے
مدد لیکر افغانستان مین گیا تھا +

۱۲۶۰ھ نجیب پاشا حاکم بغداد نے جو شیعون کا بہت
بڑا دشمن تھا اور عداوت قلبی اُسنے رکھتا تھا شہر کربلا
پر چڑھائی کی اور وجہ اُسکی یہہ بیان کی کہ اس شہر
مین اطراف وجوانب کے بدمعاش اور اپنے ملکون سے
نکالے ہوئے لوگ آکر بستے ہین اور فتنہ اور فساد
قائم کرتے ہین چنانچہ ۱۱ تاریخ ماه ذوالحجہ سن مذکور کو کربلا
مین گیا اور تین گھنٹے تک قتل عام کیا نو ہزار آدمی تہ تیغ بیدریغ

گئے جو مال اور زر ہاتھ آیا سب لوٹ لایا اور ایک نیا حاکم اس
شہر مین اپنی طرف سے مقرر کیا بعد ازان بغداد کو مراجعت
کی عبد الباقی حنفی المذہب نے اس معرکہ کی بابت یہہ دو شعر
لکھے ہین ٭ أَحْسَنُ النَّاسِ طَيِّبَ مَوْلِدِكَ الأُولَى

رَفَضُوا الهُدَى وَعَلَى الضَّلَالِ تَمَرَّدُوا

حَتَّى تَرَى فَنَا الفَضَاءِ بِظَهْرِهَا

لَمَّا قَطَعَهُمْ نَجِيبُ مُحَمَّدُ

شاہ ایران یہہ حال سنکر بہت غضبناک ہوا اور چاہا کہ سلطان
روم کے ملک مین دست اندازی کرے اور نجیب بادشاہ
سے عوض اس قتل عام کا لے مگر شاہ لنڈن اور روس
کے ایلچیون نے بیچ بچاؤ کرکے صلح کرادی ٭
یہہ بادشاہ بڑا موحد اور عقلمند اور صاحب ہمت اور منتظم
تھا اسی کے وقت مین ایک شخص مسمے باب موجد مذہب

جدید کا گذرا ہے اُسنے شیعون کو بہت فریب دیا اور ایک بھا قرآن
تصنیف اُسنے کیا مختصر حال اُسکا قابل بیان ہے +

باب   اُسکا نام میرزا علی محمد باب تہا وہ سوداگر بچہ
شیراز کا تھا اُسکا باپ دوکان بزازی کی کرتا تھا اُسنے
ابتدا مین کتب فارسیہ پڑھکر عربی مین استعداد پیدا کی بعد
ازان تکالیف و ریاضات شاقہ اپنے نفس پر گوارا کرکے اپنے
دماغ کو خراب کر دیا کہتے ہین گرمیون کے موسم مین جبکہ آفتاب
تمازت پر ہوتا تھا وہ دہوپ مین ننگی سر کہڑا رہکر ریاضت کیا
کرتا تھا آخر کو اُسکے دماغ مین ایسا خلل آیا کہ موجد مذہب
ہوگیا پہلے وہ کربلا مین گیا وہان پر سید کاظم کے درس مین
دو سال تک رہا بعد انتقال اس عالم کے چند اُسکے شاگردونکو
بہکاکر مسجد کوفہ مین آیا وہان پر اُنکو ریاضت و عبادت
مین مصروف کیا اور آپ پوشیدہ لوگونکو یہہ سکہلاتا تھا
کہ انا باب اللہ فادخلوا البیوت من ابوابہا

سے بعضے مین حضرت سے کہ وصال کا دروازہ ہون پس گہر دن مین
دروازہ ہے اور جو سے کہ اُنکا نام مرزا علی محمد باب
ہو گیا چند روز کے بعد حضرت باب ہی اُسکو کہنے لگی پہر
گروہ مین بابی کے لقب سے کہلائے بہت لوگون کو اپنی
تابعداری مین لایا جو اُسکے مرید ہوئے تھے اُسنے وہ کہتا تھا کہ
مہدی موعود مین ہون اور سبب اسکے کہ حدیث مین آیا
ہے کہ امام مہدی کا خروج مکہ سے ہوگا اسلئے اُسنے
کہتا کہ سال آئندہ مین مکہ معظمہ سے مین تلوار کے ساتھ نکلونگا
اُسوقت اُن لوگون کو قتل کرونگا جنہون نے اب مجکو نہین
مانا ہے اور اپنے شاگردون کو حکم کیا کہ ابھی سے شنجرف
یا سرخی سے خطوط لکہا کرو کیونکہ تلوار کا زمانہ قریب ہے
اور مریدونکو یہہ بھی تلقین کیا کہ اذان اور اقامت مین —
اشہد اَنّ علیًّا محمدًا بقیۃ اللہ کہا کرو اور کچھ عبارت بنا کر کہا کہ
یہہ کلام خدا ہے جو مجپر نازل ہوئی ہے جب علما اُسکی غلطیان

عبارت کی بتلاتے تو کہتا کہ نحو نے گناہ کیا تھا اسواسطے
اتبک وہ قواعد کی زنجیر مین مقید تھے اب کہ زمانہ اظہار حق کا
آگیا ہے میری شفاعت سے اسکی رستگاری ہوگئی ہے
اب اگر مرفوع کی جگہہ منصوب یا مجرور پڑھو تو کچھہ
مضایقہ نہین ہے کیونکہ دین اسلام کمال کو پہنچ چکا اور
مین جو امام برحق ہون ظاہر ہوچکا ہون مین علی اور
محمد کی شکل پر ہون علی اور محمد دو شخص جدا جدا
تھے وہ دونون ملکر اب بنا ہون اسیواسطے میرا نام علی
محمد ٹھہرا ان کلمات پر بھی تو اسکو چین نہ تھا اسنے یہ بھی
تعلی کرکے کہا تھا کہ پہلے محمد نے مجھسے بیعت کی پھر
علی نے مجھسے بیعت کی اور مجھپر ایمان لاے اور جب
کوئی اس سے کہتا کہ تمہارا معجزہ کیا ہے تو کہتا کہ میری کلام
میرا معجزہ ہے مین ایکدن مین ہزار بیت لکھہ سکتا ہون یہہ کیا
کم معجزہ ہے بیوقوف لوگ اسکے فریب مین آجاتے تھے

اور عقلمند عیاش و رند لوگ بسبب خواہش سرداری یا ریاست
... اسکے کہ اُسنے شرع سے اُنکو ازاد کر دیا تھا شبیر
... اُسکے تھے کیونکہ اُسنے قواعد اصول اور فروع
... کے بالکل بدل ڈالے تھے چنانچہ بجاے سلام
... ایام جاہلیت کہ مرحبا لک جاری کی اور
... کے صرف ۱۹ یوم کا روزہ فرض رکھا اور بیان
... تمام دنیا پر مذہب باب کا جاری ہو کر ایک
... سے تب تک زمانہ فترت کا ہے اور
... شرعی اب کسی پر نہیں رہی ہے چنانچہ عورتون
کو ... ت دی کہ دو خاوند کرین تو درست ہی اس فرقہ
... جو لوگ اُسکے اوپر ایمان لاتے تھے اُنکے نام کسی
پیغمبر کے نام پر بدل کئے جاتے تھے اور عورتون
کے نام ال اطہار اور ازواج مطہرات کے نام پر متغیر ہوتے
تھے ... اُسکے مریدون نے ستر بالکل اٹھا دیا تھا اور

حکم عورتون کو دیدیا تھا کہ مردون کی مجلس مین بلا ستر اور بے پردہ
کے چلی آیا کرین اور جب مجلس خاص اُن کی ہوتی تھی
عورتین اور مرد سب ملکر شراب پیتے تھے اور ناچتے
تھے سو کرتے تھے کیونکہ کچھ ممانعت نہ تھی جب وہ اپنے
مذہب کی بنیاد مستحکم کر چکا تب سے ارادہ مکہ مین جانے کا
کیا پر بخیال اسکے کہ حجم غفیر اُسکے مریدونکا تھا اُنکو کہاں سے
کھلاوے اور نیز اس خیال سے کہ مکہ کے لوگ خود اُسکو
زندہ نہ چھوڑینگے شیراز کو مڑا یہہ خود بوشہر
مین ٹھہرا اور چند شاگردون کو شیراز مین بھیجدیا تاکہ مذہب
بابیہ کی تلقین لوگون کو کرین اور اپنی کتاب اُنکو دیکر
کہا کہ یہہ قران ہے اور بعض کلام کا نام مناجات
رکھا اور حکم دیا کہ بجاے قران شریف محمدی کے
یہہ قران بابی اور بجاے صحیفہ سجادیہ کے یہہ
مناجات لوگونکو دو ۔

اُسوقت مین حسین خان حاکم فارس کا تھا جب اُسکو یہہ خبر ملی
اُسنے اُسکی شاگردون کو اپنے سامنے بلوا کر اُنکے پیرون کی
پٹھے جنسے آدمی چل سکتا ہے کٹوا ڈالے اور بوشہر
سے باب کو گرفتار کر کے شیراز مین بلوالیا اور
اُسکو ایک الگ مکان مین رکھا۔ ایکروز تخلیہ کر کے
اپنے پاس بلوایا اور کہا کہ مجھکو آج کی رات معلوم ہوا کہ جو کچھہ
آپ سکھلاتے ہین سب درست اور بجا ہے اور طریقہ آپکا
بہت پسندیدہ ہے کل کی رات آپکو مینے خود خواب مین دیکھا
آپ میری خوابگاہ مین آئے اور میرے پیر کی اُنگلی پکڑکر
آپ نے مجھسے کہا کہ کھڑا ہوا ور راہ راست پر آجا تیری
پیشانی سے مجھکو نور ایمان کا دکھلائی دیتا ہے تو نے جو میرے
شاگردون کے پیر کاٹ ڈالے ہین مین اُن کی عوض مین
تمھکو ہلاک نکرونگا یہہ سنتے ہی باب کو یقین ہوگیا کہنے
لگا کہ یہہ بات تو خواب مین تمنے نہین دیکھی بلکہ بیداری مین تھے

اور مین خود تمھارے سرھانے کھڑا ہوا تھا حسین خان نے اُسکے ہاتھ اور پیر چومے اور بہت عاجزی کی اور کہا کہ میری جان اور مال اور توپخانہ اور سپاہ سب آپکا مال ہے آپکے دشمنون سے لڑونگا دوستونکو مدد دونگا باب بہت خوش ہوا اور کہا کہ جب میرا حکم تمام دنیا پر جاری ہو جاویگا اُسوقت تمکو سلطنت روم کی دونگا اُسنے کہا کہ مجھکو سلطنت درکار نہین ہے مین آپکے ہمرکاب شہادت کا درجہ پانا چاہتا ہون ایسی باتونسے باب کے دل سے سب خوف جاتا رہا +

ایکدن مجلس علمار کی منعقد کرکے باب کو بلوایا اور اُس سے کہا کہ اِن علمار پر وہ مذہب حق جو آپ پر نازل ہوا ہے ظاہر کرو کیونکہ جب یہہ لوگ مان لینگے تب عوام الناس کا ماننا سہل ہے یہہ کلام سنکر باب شیر ہو گیا اور گونج کر بولا کہ تم لوگ کسواسطے میری اطاعت نہین کرتے ہو اور کسواسطے میری اطاعت

سپنے پر فرض نہین سمجھتے ہو تمہارے پیغمبر تمکو صرف قرآن
دیا دیکھو یہہ میرا قرآن تمہارے قران سے زیادہ فصیح
ہے اور اچھا ہے اور میرا دین تمہارے دین کا
بنانے سے کیا تم اُسی وقت مانونگے جب کہ تلوار کہنچے
اور خون ریزی ہو بہتر ہے کہ اپنے جان و مال کی حفاظت
واجب جانو اور خلافت اور نفاق کا طریق مجہسے نہ چلو
یہہ سنکر علما چپ ہو گئے حسین خان نے جواب دیا کہ
جو آپ نے فرمایا وہ بجا اور درست ہے مگر سب سے
بہتر یہہ بات ہے کہ اپنی شریعت کے اصول انکو لکھکر دو
تاکہ ہر ایک شخص اُسکو پڑھکر سمجھ لے اور ایمان لے
آوے یہہ سنکر قلم اُٹھاکر چند سطرین لکھین علما نے
دیکھین اُسمین بہت غلطیان تہین ایکدوسرے کو سب نے
دکھلائین حسین خان اُسوقت غضب مین آیا اور کہنے لگا تجکو
دو سطرین صحیح لکھنے کا شعور نہین ہے اسپر یہہ بیہودہ دعوی

کرتا ہے کہ خاتم الانبیاء پر اپنے تئین فضیلت دیتا ہے
اور کلمات واہیات کو قرآن سے افضل بتلاتا ہے حکم
کیا کہ اسکے ہاتھہ پیر مضبوط باندہو اور بید پڑنے لگے تب تو رونے
اور توبہ اور استغفار کرنے لگا اور اپنی نادانی کا اظہار
کیا حکم ہوا کہ اسکا مونہہ کالا کرکے خدمت مین شیخ ابو تراب
کی مسجد مین لیجادین وہان جاکر اُسنے اپنے فعل اور عقیدہ
پر لعنت کی اور توبہ کی شیخ مذکور کے ہاتھہ اور پیر چومے
وہان پر چھہ مہینے قید رہا ✚

اس عرصہ مین حاکم اصفہان منوچہر خان کو خبر ہوئی وہ سمجھا کہ باب
شاید کوئی بزرگ آدمی ہو اُسکی تقریر سُننے ضرور ہے اُسنے
خفیہ سوار بھیجکہ اُن ایام مین درمیان شیراز کے وبا جاری
تہی نگاہبانون کو غافل پاکر قید سے نکلوا لیا اور اصفہان
مین اُسنے بلاکر جب پوچھا تو وہی واہیات کلمات جو اُسکے
سے تھے سنائے منوچہر خان کو کچھہ اعتقاد اُسسے ہوگیا مجلس

برخاست کی اور اُسکو ایک مکان مین پوشیدہ رکھا اور مشہور کردیا کہ سے مینے اُسکو نکالدیا یہانتک کہ سلطان محمد شاہ قاچار بادشاہ ایران نے درمیان سنہ ۱۸۴۷ع کے وفات پائی ⁂

سنہ ۱۸۴۷ع

ناصرالدین شاہ قاچار

سنہ ۱۸۴۷ع

سنہ ۱۸۴۷ع مین بعد وفات اپنے والد مرحوم کے ناصرالدین شاہ قاچار تخت ایران پر بیٹھے اب ہمارے زمانہ مین یہ بادشاہ ایران کے ہین ان کے وقت مین خراسان پر فوج کشی ہوئی اور قلعہ دژ فتح ہوا اور وکلائے ایران روس و انگریز و سلطان روم مقام ارزن روم پر جمع ہوئے ہر ایک کی حدود کا انتظام ہوا اور عہد نامے لکھے گئے ان ایام مین یہہ بادشاہ روس کے بادشاہ سے ملاقی ہوئے اور بالفعل لنڈن کو واسطے ملاقات ملکہ معظمہ دام حشمتہا تشریف

سے گئے ہین +

۱۸۴۷ء جس سال مین یہہ بادشاہ تخت نشین ہوئے تھے یعنی ۱۲۶۴ھ
مین ایک عورت مسماۃ **قرۃ العین** نے مذہب **بابیہ** کو بڑی
رونق دی اور وہ بڑی خاندان کے بیٹی تھی پہلے اُسکا
نام زرین تاج تہا وہ حاجی ملا صالح قزوینی کی بیٹی تھی اُسکا
بڑا تقیہ اور خاوند اُس کا **محمد تقی** فاضل عالم تھا اور چچا
اُسکا **ملا محمد تقی** بڑا مجتہد مشہور تھا اور وہ عورت خود بھی
قرآن وحدیث **فقہ** اور اصول اور علم ادب مین ماہر
تھی اوسنے باب کے مسائل سنکر پردہ چھوڑکر مردونمین
آنا اور وعظ کہنا شروع کیا چونکہ خوبصورت بہت تھی شیدا و ماہر
اُس کے پیرو ہو گئے اور اُس سے صحبت کرنے لگے
بانی فسق و فجور کی اصفہان مین ہوئی اور سب چچا کو قتل
کروا ڈالا اور ایک جماعت کثیر اپنے عشاق کی لیکر خراسان
گئی اور بڑا فتنہ مذہب اسلام مین برپا کیا اس عورت کے

سنہ ۱۲۶۶ھ مذہب بابیہ کو بہت تقویت ہوئی آخر سنہ ۱۲۶۵ھ سنہ ۱۸۴۸ء
میں حسب الحکم ناصرالدین قاچار کے مذہب باب کے جملہ پیرو
قتل کئے گئے اب اُن کا نام و نشان بھی نہ رہا ۔

ہندوستان

ہندوستان کی تاریخ قدیم کا سلسلہ برہم ہے اور ایران
وخراسان کی سلطنت جو اُس کی ہمسایہ ہے اُنکی تاریخ نظم
میں ہوگی مگر وہ نظم فارسی کی رنگ آمیزی میں آکر گم ہوگئی
ہے جستہ جستہ جو پتے ہیں اُسے دیکھکر نہایت تعجب آتا ہے
کہ یہہ ملک ہمیشہ سے غیر قوموں کی پامالی میں رہا کبھی۔
لہراسپ آیا کبھی گشتاسپ ۔ کبھی بہرام گور ۔ علاوہ اُسکی
تاتاری ۔ ترک ہرسال ہزاروں لاکھوں کا ٹڈی دل
کوہستان ۔ کابل ۔ کوہات ۔ کشمیر کے پہاڑوں سے
اُتر کر تمام ملک میں لوٹ مار کرکے چلے جاتے تھے عہد اسلام تک

بہی اُنکی ترکتازین ہندوُن — کو حیران کرتی نہین خیبر –
دبوہ جات - درہ - گویا اُسکے آنے کے لئے کہلے
ہوئے دروازے ہندوستان کے تہے اول ہی اول جبکہ اسلام
کابل تک آیا تو غالباً قرب وجوار مین ہندو راجہ دست درازی
کرتے ہونگے کیونکہ اول ہی راجہ جیپال نے ابتدا کی اور
فوج ہنود کی لیکر لمغانات پر پہنچا سبکتگین بادشاہ
سے لڑائی ہوئی مگر بے موسم اور بے وقت برف باد و
آسمانی گولا ایسا لگا کہ ہندو لوگ اُسکی تاب نہ لا سکے آخر نقد وجنس
کا وعدہ کرکے اولٹے پہرے یہان آکر راجہ جیپال نے
جواب دیدیا بلکہ آدمیون کو بہی قید کرلیا تب سبکتگین
کو فوج کشی کرنی ضرور ہوئی اُس فوج کے ساتھ اسلام ہندوستان
مین آیا اور ہمیشہ کے لئے اُسکے واسطے شاہ راہ کہل گئی
اگرچہ سندہ کی راہ سے بہی درمیان ۹۶ھ کے اسلام کا
قدم اِس ملک مین آچکا تہا مگر ۳۶۶ھ سے خاندان غزنویہ نے

حکومت اسلامیہ کی بنیاد اس ملک مین ڈالدی سبکتگین
صرف دریائے اٹک کے کنارہ تک لڑتا ہوا آیا مگر محمود کے
حملے قنوج اور سومنات تک پہنچے باوجودیکہ سلطنت پنجاب
ہی مین رہی کیونکہ جب آگے بڑھتی تھی تو ہندو لوگ فوجین لیکر
سامنے ہوتے تھے اور دینیہ جذبہ کا دیگر ہٹا دیتے
تھے مگر رفتہ رفتہ اسلام سارے ملک پر قابض ہو گیا
سنہ ۵۶۲ھ مین غوریون کا خاندان آیا شہاب الدین غوری نے
سنہ ۱۱۹۳ء (۵۸۸ھ) مین راے پتھورا دلی کے راجہ سے نلاوری کے میدان پر
لڑکر ہندوستان کی سلطنت کو برباد کیا اور - دلی - اجمیر -
قنوج - اودھ - بہار - بنگالہ - تک تسخیر کیا
سنہ ۱۲۰۶ء (۶۰۲ھ) سے سنہ ۱۲۸۸ء (۶۸۷ھ) تک انکے غلامون کی سلطنت رہی جن مین
قطب الدین ایبک اور شمس الدین التمش بڑے عالی رتبہ
کے بادشاہ ہوئے انسنے - بنگالہ - گوالیار - اجین - مالوہ
بہار وغیرہ فتح کئے غیاث الدین بلبن کے عہد مین بھی بڑی

بڑی فتحین حاصل ہوئین اور عالیشان عمارتین دہلی وغیرہ مین
تعمیر ہوئین آخر کیقباد کے عہد مین آپسکے فساد سے اُنکی سلطنت
کا خاتمہ ہوا اور خلجیون کی سلطنت شروع ہوئی +

سنہ ۱۲۸۸ء سے سنہ ۱۳۲۱ء تک خلجیون کی حکومت رہی ان مین
سے جلال الدین فیروز خلجی کے عہد مین دیوگڈھ فتح ہو کر دیب آباد
نام ہوا جسمین سے ۱۳ من سے زیادہ جواہرات ہاتھ آئے اور
باقی لوٹ علیحدہ رہی - علاؤ الدین اُسکے بھتیجے نے اضلاع
دکھن - برار - تلنگانہ اور مشرق مین بنگالہ تک عمل کر کے
اسلام کو پھیلایا سنہ ۱۳۲۱ء سے سنہ ۱۴۱۲ء تک تغلق کا خاندان
رہا جسمین فیروز شاہ وغیرہ بڑے نامی بادشاہ ہوئے +

سنہ ۱۳۹۸ء مین امیر تیمور ہندوستان مین آیا ملو خان اور
اکثر راجاؤن سے لڑ کر چلا گیا اور برائے نام اپنی طرف سے
نائب حکومت قائم کر گیا +

سنہ ۱۴۱۴ء سے سنہ ۱۴۵۰ء تک سیدون کا خاندان رہا یہہ خاندان

سید خضر خان سے شروع ہوا جسکو امیر تیمور اپنا نائب قرار دے گیا تھا +

۱۴۵۰ع سے ۱۵۲۶ع تک لودھی پٹھانوں کی سلطنت رہی +

۱۵۲۶ع میں بابر کابل سے اٹھا اور تیمور جو کہ پانچویں پشت میں اسکا دادا تھا اسکے قدموں پر اوپر آکر سلطنت چغتائیہ کی بنیاد ڈالی یہ سلطنت اگرچہ برائے نام ۱۸۵۷ع میں نیست و نابود ہوئے مگر درحقیقت محمد شاہ کے بعد خصوصاً ۱۷۳۹ع میں جبکہ نادر شاہ لوٹ مار کر گیا تھا جبھی سے زیادہ تر ضعیف ہونی شروع ہو گئی تھی مرہٹوں نے جنوب و مشرق میں سکھوں نے شمال و مغرب میں تمام ملک کو پامال کر دیا تھا۔ احمد شاہ درانی سات دفعہ برابر آیا ہندوستان کے جنگلوں اور پہاڑوں کی خاک تک اڑ گئی ہر صوبہ میں برائے نام ایک ایک حاکم تھا مگر بادشاہ کو کوئی خاطر میں

نہ لاتا تھا +

انگریزی سوداگرون کی کوٹھیان کلکتہ ہوگلی وغیرہ مین مدت سے تھین ۱۷۵۶ء ۱۱۶۹ھ مین سراج الدولہ صوبہ بنگالہ کے دل مین طمع نے فساد برپا کیا کہ اُسنے اکثر انگریزونکو گرفتار کرکے سب مال و اسباب اُنکا لوٹ لیا لارڈ کلائیو صاحب فوج لیکر آئے اور بعد جنگ عظیم کے فتح یاب ہوئے اُسوقت سے حکومت انگریزی قائم ہوکر روز بروز ترقی ملک کی شروع ہوئی آج چار دانگ ہندوستان اُنکی زیر قلم ہے +

صحت نامہ حصہ دوم سنین اسلام

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۸	طارق	طارق
۱۱	۱۲	۲ھ	۲۱ھ
۱۴	۴	بہت کم معلوم ہے	انکا حال بہت کم معلوم ہے
۲۱	۳	رياضي	رَیاضیُ
ایضاً	۳	دبضه	ربضه
۲۳	۱	تحیط سیالی	تحمد سایلی
ایضاً	۲	زرلہ	زلزلہ
۲۴	۱۳	اراد	ارادہ
۲۷	۱۳	اوسی	اوسینی
۲۹	۲	مشموئمن	مہموئین
۲۹	۱۱	طبلطا	طیلطله
۳۸	۴	فنونان	فنون
۳۸	۱۳	مناضره	مناظره
۴۰	۶	لبشکول	بشکول

صحیح	غلط	سطر	صفحہ
الحطیب	الحطب	۷	۴۴
روربی ہیے	اوربی ہیے	۱۰	۴۶
نکل	نکاہ	۳	۴۷
شوری	شعوری	۹	۵۳
الصّا	الصّا	۱۰	//
اونہوں نے	اونہوں	۱۰	۵۴
افریقہ	باخیزند	۴	۵۹
ناصرلدین الله	ناصرالدین الله	۶	//
یورپ کی	یوروپ کے	۱۱	//
سنہ ۱۴۱۳ / ۶۱۰	سنہ ۱۴۱۳ / ۲۱۰	۲	۶۰
شوری	شدای	۳	۶۱
محمد بن عمر	محمد بن بو	۱۰	۶۱
الفنسوذهم	الغنودهم	۴	۶۲
سوتا	سونا	۱۰	۶۳
غرناطه	عرناطه	۱۰	۶۴
گرینی کی	گرینگی	۱۱	۶۵
بیوقوفی	بیوقی	۵	۷۰

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۰	۱۲	یہن	یہن آیا
۷۳	۸	علیشاء	عَیْشَاء
//	۹	جورون	جوروان
۷۴	۴	علبشاء	عیشاء
//	۴	ذگرابیس	ذگربیس
۷۶	۲	موز	مور
//	۵	یانون	یانو
۷۸	۱۱	تمبکتو	تُمبُکْتُو
۸۰	۱۳	ہوئی	ہوا
۸۱	۱	کے	سے
۸۲	۱۰	ملوک	مملوک
۸۳	۱۳	آبیکا دیا	رہنی کا دیا
۸۴	۴	شمار کرتی ہین	شمار نہین کرتی
۸۴	۱۲	بل الدین	بدر الدین
//	۱۴	۲-	۲۰
۹۱	۱۱	دصلبیس	دصیس
//	۱۲	خری میس	فری میسن
۹۱	۱۳	فاطمه	فاطمیه

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۴	۳	تعلم	تعلیم
۹۵	۵	سیکے	پر
۹۶	۱۰	آدم	دوم
″	۱۴	واند	براز
۹۷	۴	ایسیا	ایشیا
۹۸	۵	سی گذری	گذری
″	۷	باقی	ابی
الغا	۸	فارس	فاس
۹۹	۶	اولاالعزم	اولوالعزم
۹۹	۱۳	لن تخلق	لن تخلو
۱۰۱	۵	تندخوار	تندخوادہ
۱۰۵	۹	بیساپور	نیشاپور
″	۱۳	دلیل	ذلیل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۹	۱	خفیفہ	خفیہ
"	۸	نہیر	شہر
"	۱۴	مالک شا	مالک شاہ
۱۱۰	۱۲	شہریع	کہ شرع
۱۱۱	۱۰	حاکم رہے	حکومت کی
۱۱۲	۱۴	پیشنگو	پیشنگوئی
۱۱۲	۱۰	یزید	مرتد
۱۱۳	۳	دشمن	دشمنی
"	۴	پیٹہ ہی کھلا	پیتہ ہی نہ کھلا
۱۱۷	۸	دیتا پھیل گئے	دنیا پر پھیل گئے
"	۱۲	ان لوگو پر کہ	ان لوگون کا یہ تھا
"	۱۴	اامہد	امام مہدی
۱۱۸	۲	ہو گئے	ہو گی
"	۵	دیرانی چاہی	دیوانی چاہی
"	۱۰	کیے گو جو	کیے لوگ جو
۱۲۰	۵	خلق اللہ	خلق اللہ کو
۱۲۱	۲	الشادی	اوشھادی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٢٥	٦	ناصرکی	ناصری
١٢٦	١٢	عبوب	ایوب
١٢٧	٩	حاکم فاطمی کا	حاکم مصر کا
"	١٠	اعداد	اعدا
١٢٩	٩	رزیکو	رزیک
١٣٢	٥	کیبای	کیبایہی
"	٥	متبنی	متبنی شاعر کا
"	٨	ناصرالدین	ناصرلدین اللہ
١٣٤	١٢	الناصرلدین	الناصرلدین اللہ
١٣٧	١١	لشایع	لشائع
١٣٨	٨	مُغِزّی	مُعِزّی
١٣٩	١	فجاؤهم	فَجَاءَهُمْ
١٤٢	١٣	منکسر	مُنْکَسِف
١٤٣	١٤	مین	سے
١٤٥	١١	انثینا	أَثْنَيْنَا
"	١٤	نبانه	نباته
"	١٤	السیوقت	السیواسیطی
١٤٦	١٢	تکبری	بکری

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱۴۷	۳	اوستی بیٹے	اوسی پی
۱۴۸	۹	چرادہ	چودہ ۱۴
۱۵۰	۸	مغری	منقری
۱۵۱	۴	بن نوکل مصر	بن المتوکل مصری
"	۱۰	اوسیکے جگہ	اوسی جگہ
"	۱۰	سنہ ۱۴۱ مین	سنہ ۱۴۱ سے
۱۵۴	۲	جقمن	جقمق
۱۵۶	۶	ابی الظاہر	الظاہر
۱۵۷	۲	نمرابغا	تمربغا
"	۱۲	سیے خوش	سی خوش
۱۶۰	۱۱	خوبیریز	خونریز
۱۶۲	۲	شاہون	شاہیون
۱۶۳	۱۲	فراحصار	قراحصار
۱۶۴	۱۳	انتقال کیا	انتقال کیا اس بادشاہ نے ۷۰ برس
۱۶۵	۱	عُزت	عزت
۱۶۶	۴	نصارای	نصارای سے
"	۱۳	۳۰ برس	۳۵ برس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٦٧	٧	بالانوغ	بالا لوغ
″	١٣	ہو	ہوئے
١٦٨	١٤	نورجہیاں	نورجہیان
١٧٢	٩	کرادیا	گرادیا
١٨١	١٥	اوکہیر	اوکہیرکر
١٨٤	١	بادشاہ کو	بادشاہ کے
١٨٥	٩	قائدہ بیگ	قائد بیگ
١٨٨	٧	وناثر	دناثر
١٨٩	١١	الذب	المذہب
″	١٤	اسمعیل صفوی	اسمعیل صفوی نے
١٩٠	١١	نہ ملتی	نہ ملنی
١٩٧	١	گوشی	گوشے
١٩٩	١٠	اوامرة	اَوَامِرُهٗ
٢٠٢	٨	سنہ ١٠٩٥ / ١٠٠٤	سنہ ١٠٩٥ / ١٠٠٤ مین
٢٠٦	١٤	سپہسار	سپہ سالار
٢١٠	١	ہزار اا	ہزارہا آدمی
٢١٠	١٠	مشق	دمشق
٢١٣	١	زمانہ	زنانہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢١٥	١	بادشاؤن	پادشاؤن
٢٣٠	٦	سلیسان	سیستان
٢٣١	٧	بادشاؤن	پاشاؤن
٢٣٥	٥	نائب السلطنت	نائب السلطنت تھا
٢٣٥	٥	کر رکہا	کر رکھا تھا
٢٣٦	٣	روس خبر کی	روس کی خبر لے
٢٤٠	٤	سلطان کو لکھا	اونھون نے سلطان کو لکھا
//	٧	انگریزون نے	انگریزون نے
٢٤١	٢	ہمرا لیکر	ہمراہ لیکر
//	٨	پھر لکھا	پھر لکھا تھا
٢٥٠	١٢	پاس	باس
٢٥٦	٦	تہامہ	تہامہ
٢٥٧	١	اوس کی	روش کی
//	١١	سنہ ١٢٣٢	سنہ ١٨١٦ع ١٢٣٢
//	١٣	سنہ ١٢٣٦	سنہ ١٨٢٢ع ١٢٣٦ ہجری
٢٥٨	١٤	جیسے	جبسے

صفحه	سطر	غلط	صحیح
۲۵۹	۱۰	طاعب	ملاحب
۲۶۱	۴	لحب	سب ہی
۲۶۹	۱۳	سنہ ۸۶۰ء	سنہ ۸۶۰ء مین
۲۷۱	۹	تھمور	تیمور
۲۷۲	۶	ترکستان	ترکستان کی
〃	۷	چغتائے	چغتائی
〃	۱۱	ہم مصری	ہم عصر
〃	۱۱	مولوی جامی	مولو جامی کا یہ
〃	۱۳	قبچان	قبچاق
〃	〃	قرغن	قرغز
۲۷۳	۱۳	۲۶	۴۶
۲۷۵	۱۲	نی	بے
۲۷۶	۳	نکویمک	تقویمک
۲۷۷	۶	سنہ ۱۸۴۷ء	سنہ ۱۸۴۷ء مین
〃	۸	سنہ ۱۸۲۷ء	درمیان سنہ ۱۸۲۷ء
۲۷۸	۴	مروجی	مہاومی
〃	۶	تاتاری	تاباری
۲۷۹	۱۴	خراسان	خراسان مین
۲۸۲	۶	غزنی	عمادی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۸۶	۵	بوبہ	بویہ
۲۸۸	۱	بوبہ	بویہ
ایضاً	۳	شوقت	شوکت
۲۸۹	۲	کسی نی	کسیکے ہاتھہ سی سنہ ۱۲۶ھ مین
۲۹۰	۳	سنہ ۱۲۳۰ھ	سنہ ۱۲۳۰ھ مین
″	۶	لبیب	بسبب
۲۹۱	۴	چند روز	چند روز اور
″	″	لکہا	لکہنا
″	۱۳	حکومت مین	حکومتین
۲۹۲	۵	کرف	کرفت
۲۹۳	۱	اوسکو جانا پڑا	جانا پڑا
″	۱۲	جودہن	اجودہن
۲۹۴	۱۳	بہیٹر	بہٹنیر
″	″	کیہل	کینتہل
″	۱۴	مرہٹہ	مہرٹہ
۲۹۵	۵	کہنرن	کینتہرن
۲۹۶	۱۲	رسول کو	رسولون کو
″	۱۴	اپنی رسالونکی	اور اپنی رسالونکی
۲۵۸	۷	بافنیہ	یافتیہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹۹	۸	بحف	نجف
۳۰۱	۱	سنہ ۱۸۱۱ع	سنہ ۱۸۱۱ع میں
۳۰۳	۴	اَلنَّس	دُنَّس
〃	۹	بادشاہ	پادشا
۳۰۴	۱	مما توان	نیا توان
〃	۸	دسوپ	دھوپ
۳۰۶	۳	فروغ	فروع
〃	۵	مرحبائک	مرحبابک
۳۰۹	۱۰	اجا	اجا جواب میں کہا کہ
۳۱۵	۱۰	امراسیاب	افراسیاب
〃	〃	گشتاس	گشتاسپ
۳۱۶	۷	برف بار	برف و باد کا
۳۱۹	۱	خفرخان	خضرخان

appeared, seem, as a rule, only to require a Dictionary and a docile Munshi ; versions, so intelligible that a lad of fourteen could thoroughly understand them, require the Author to know the subject on, and the language in, which he writes, thoroughly. Indeed, whenever words represent *thoughts*, as may be said to be the case with *Literature*, it is necessary to examine the associations with which either the one or the other are connected, and, if no exact equivalent can be found in the foreign language, then the translator should himself *narrate* these associations and, as it were, build up their history, in his version—his test being a satisfactory answer to the question : "would a native, acquainted with the subject and desirous of teaching it in the most simple manner to those natives to whom it was quite new, express himself in this way ?" Unless this is the adapter's practice, he will teach *sounds* but not *ideas*. Of course, in *scientific* terminology, whose words represent *facts*, or *things*, it is practically immaterial by what combination of sounds the fact or thing is made known. Still, without some imagination and power of assimilation, no one, however great his purely linguistic attainments, can hope to write either "science" or "literature" for the Native of India, so as to be really understood.

In conclusion, I venture to express a hope that this treatise may also prove of some use to those European Students of the History and Literature of Muhammadanism who may be acquainted with Urdu. As far as I know, no brief summary of these subjects has as yet been written in any Language. I also trust that this small work will commend itself to those aspirants for "honors" in Urdu who may require a reading-book in that Language, in addition to those already prescribed."

The price of this volume, which numbers 325 pages, is Rs. 2-4.

about, and to examine critically, the great events of his own or foreign History and Literature, which are here referred to. I also hope that this treatise may induce other and more able writers to prepare books in Urdu on useful subjects, on a somewhat similar plan.

I take this opportunity of pointing out that approved books on Science and Literature, written in any of the European languages, should not be translated, but "ADAPTED" into Urdu. European writers, more especially perhaps those of our own times, appear to delight in generalizing and in the abstract and impersonal, whilst the genius of almost all the "Oriental Languages" is personal, particular, concrete and dramatic. The ordinary difficulties of translation are sufficiently great, even in the case of translation from one European language to another, to render it doubtful whether Shakespeare can be adequately translated into French, Béranger into English, or Dickens into Italian. In the case of Oriental Languages, the difficulties are increased to such an extent as almost to justify the assertion that most European books cannot be translated at all into them —but that they have to be *re-written*. Even in the translation of the New Testament, whose language and spirit are so very "Eastern," into such Oriental Languages as Arabic, Turkish and Urdu, the full meaning of the original (or *our* interpretation of it, or the association which has grown up with it) is rarely rendered. As an instance, I would refer to the 24th Chapter of the Gospel of St. Matthew, in the Turkish version of Turabi, which, I believe, contains 108 mistakes against grammar and sense.

In Urdu we do not want translations ; we want "adaptations." We do not, for instance, require Mill's Political Economy translated, but the *subject* of Political Economy introduced into Urdu in a popular form. The same view holds good with regard to History, Metaphysics and Literature generally, where we want the *subjects* treated in a simple and idiomatic manner, and not the translations of writers *on* these subjects.

What I venture to propose is, I believe, a more useful task than mere translation. Translations, such as have hitherto

EXTRACT FROM PREFACE TO PART I.

"This treatise has been published for the following reasons:—In July last I examined a number of Maulvis in Arabic, who were Candidates for Scholarships in the Panjab University College. I found that in the Panjab, as elsewhere, whilst some of the Maulvis were profound in matters of verbal and grammatical detail, to an extent and in a manner scarcely sufficiently recognized by European Orientalists, all were, more or less, ignorant of some of the most prominent facts of Arabian History and Literature. To supply somewhat this defect in their instruction, I first wrote a chronological sketch of Arabian History, then another of Arabian Literature. This, however, was treating an important Branch of Universal History in a somewhat fragmentary and unphilosophical manner. It, no doubt, was necessary to inform the Maulvis that the History of Arabia had a chronological and well-ascertained sequence which did not allow them to consign it to the age of fable, however advantageous such a course might be in stimulating the sense of reverence for the distant or unknown. It was something to point out that Arabian Literature was not confined to commentaries on the Qurán, to a few Law treatises, erotic poems, or to grammars, but that it also embraced numerous and admirable works on Mathematics, History, Medicine, &c., &c. Still the main object of my Sketches would have remained unfulfilled, which was to impress the Maulvi with the conviction that the history of his country, creed or literature, was merely a part of the *Universal History* of human events and thoughts. I, therefore, became anxious to point out how Arabian History had grown into that of Muhammadanism, and how its Literature had influenced the various populations professing that creed. I also endeavoured to show what place the History of Muhammadanism has in the Universal History of civilization. The result of these attempts is the present treatise.

The aim of this production will be fully answered if it inspires any of the Maulvis who may read it with a wish to learn more

PAGE.

*

PAGE.

PAGE.

INDEX TO HISTORICAL MAPS.

DRAWINGS.

The plans of Mecca and Medina and of the Kaaba at the former, and Muhammad's tomb at the latter, city are in Part I.

Part III. will contain a Map showing the extent of Muhammadanism in 1876 and a Map of the Mogul Empire.

LIST OF CONTENTS OF PART II.

There are also brief accounts of some other men of that period.

SININ-I-ISLAM.

BEING

A SKETCH OF

THE

HISTORY AND LITERATURE

OF

MUHAMMADANISM,

AND THEIR PLACE IN

UNIVERSAL HISTORY.

[With historical and other Maps and drawings of celebrated cities and buildings.]

FOR THE USE

OF

MAULVIS.

BY

G. W. LEITNER,

HON. PRINCIPAL OF THE ORIENTAL COLLEGE, LAHORE.

PART II.

(*The history of Muhammadanism from 711 [in Spain] to the reign of Sultan Abd-ul-Aziz of Turkey, with the exception of the detailed Muhammadan History of India*)

LAHORE:

1876.